ستارهٔ ذکاء لا یزول من عار الخفاش

...ین اوقات میمنت سمات رسالهٔ نافعه مرات شعرای عالی صفات مسمی باسم تاریخی

جواب اعتراضات

۱۸۸۵ع

الملقب به

تردید الایرادات

... جناب مولوی آقا علی صاحب مدرس مدرسه ...

در مطبع اوده پریس لکهنؤ یحیی گنج طبع شد

بسم الله الرحمن الرحیم

…محتاج حمد ما نیست | حق ست این اندرین چون و چرا نیست
…ر آرد حضور پادشائی | ثنائی آنهم از او نی گدائی
…یان او قدسی بر افلاک | چه پروایش بمدح قبضهٔ خاک
…د او را اگر پروا ندارد | خداوند لیست کو همتا ندارد
…ی بندهٔ محروم از ادراک | وجودت قطرهٔ آن نیز ناپاک
…ه سر سد ای هیچ تا چیز | که با پروا شوی از بندگی نیز
…ش کن که کار بنده اینست | بیدهی این راه دینست
…حمد و ثنا گر لب کشائی | ز مومن پرس کافر با چرائی
…ره گر نداری پای رفتار | چو قاصر کن بعجز خویش اقرار

هم اینجا عجز و عرض ناتوانی — ثنائی ماست ار تو نگن

بگو ای وصف تو زینت بیان را — پئی مدح تو گویائی زبا

زبان در کام از وصف تو شد گو — چو چشم مردم اندر حدقه

مگر در خورد تو مدح تو گفتن — زمانا ید ثنا باید حق سهف

ستائیش را دل و جان پاک باید — محمد گوید ار مدح ا

چه آن سه جمله طاعت گذاران — ترا بشناخت یا حیدر ز

فدای نام حیدر وه چه نامست — که جان وا روی مدد خا

نیامد از ازل غیر از علی مرد — که همنام خودش خود کبر

مگر گردون در اوج پایگاهم — بگو چون تشکلم بر سر

محمد شهر علم امد علی در — گدائی آن درم الله اکبر

بحر محمدت کا کنارہ نہین توانائی کی آزمائش فضول ہے قاد
بس یہان عجز ہی مقبول ہے سخن مختصر چاہیے نفس مطلب پر نظر
ہان جناب مولوی عصمت اللہ صاحب اب آپکی خدمت مین گزار
گو پایہ شناسی کی اجازت نہین مگر آپ کی تحریک سبب نگارش
آپکی عنایت سے طومار اخلاص مجھے پہونچا ملنے بکمال شوق دیکھا

انتخاب نقائص مین آپنے امکان سے با ہر کوشش کی ہو صاحب انتخاب
نقص سے بڑھکر داد خوش فہمی دی ہے سخن سنجی کا مرتبہ عنوان ہی سے
آشکار ہے چشم بد دور ہر فقرہ اغلاط کا طومار ہے سبحان اللہ حسن سالک کا
عنوان الانسان مرکب من الخطاء والنسیان ہوا وسہین سہو لبشر یہ عذر ضعف
اور خطاے انسانی کا مدعیانہ بیان ہو آگے اور بھی ستم ڈھایا ہو آپنے
سبب تنبیہ اہل لکھنؤ کو اس عنوان کا سنکر فرمایا ہے نصیب اعدا یہان
کسیکے دماغ مین خلل نہین آپ لوگون کا خود اس کلیہ پر عمل نہین آڑ
لیو ان کیچھی اعلان مین کیا ضرر ہے بہانہ کس لیے نکتہ چینی تو حاسد کا
ہنر ہے ڈرکا حیلہ کیا ضرور تھا صاف کہتے کہ مین تحریک حسد سے مجبور تھا
حاصل کیا بات کیون بنائی ہے مین سمجھا تفضیح دیکھکر غیرت آئی ہے مگر
اس تصنع سے کام نہ چلیگا وہی غلط کارون کا صلہ آپکو بھی ملیگا آپ کیسہ
چاہتے ہین کہ الزامات بیجا سے شرمسارون کی ندامت مٹائیے مگر وہ نداست
خط تقدیر ہے اپنی فکر فرمائیے چاند ن سے زحل کی تیرگی نہ جائیگی
گوہر کی مذمت خزف کی قدر و قیمت نہ بڑھائیگی تعریض بیجا اعتراف
نادانی ہے اخفای حق سورت صید پشیمانی ہی ابر کا چھپانا اوسکی سپیدی کو

بڑھاتا ہے ضیائی بشرین مین کبھی فرق نہین آتا ہی خارنے گل کا زا فزود یا یا
خوار ہی تو رہا اور کیا پایا مثنوی گردہ جب تا بدامن آئیگا یاد رکھئے
خوب جھاڑی جائیگی جب نہین ہے زرہین آمیزش کی بو
قبح سے حق وہو گا زرگذر ورو۔ یہ سخن حق تھا اگر تلخی کی وجہ سے
ناگوار ہو تو کیا بعید ہے معاف فرمائیگا اب سنئے آگے آپ کا اعتراضات
کی تردید ہے۔

اغلاط اشعار جناب شیخ امام بخش صاحب ناسخ

(ناسخ) جب دہان تنگ یکھا گور تنگ آئی نظر + مار دورخ یاد آئی زلف پیچان دیکھ کر
(اعتراض) دہان تنگ یار اور گور تنگ کیا عمدہ تشبیہ ہے۔
(جواب) واہ کیا خوب سمجھے معلوم ہوا کہ تشبیہ کا فقط آپنے نام ہی
سنا ہے یہان تشبیہ سے کچھ تعلق ہی نہین شاعر نے اذیت عشق کا ذکر
مین مبالغہ کیا ہے مقصود یہ کہ عشق دہن تنگ نے مجھے وہ اذیت
پہونچائی کہ گور تنگ کی اذیت یاد آگئی۔
(ناسخ) جلوہ فرما بام پر جو عارض جانان ہوا + ماہ اوسکے سامنے اک کرمک شب تاب تھا
(اعتراض) عارض جانان کا بام پر جلوہ فرما ہونا بھی نئی بات ہے

(جواب) ناواقف کے واسطے ہر ایک بات نئی ہے کچھ اسی پر منحصر نہیں یاں
دعوی باخبری کیا آپنے حافظ کا یہ مشہور شعر بھی کسی سے نہیں سنا وله
جلوہ کرد رخش روز ازل زیر نقاب + عکسی از پرتو او بر رخ افہام افتاد
دیکھیے رخ کا جلوہ کرنا اور عارض کی جلوہ فرمائی ایک ہی بات ہے اور اگر
منشاء شریف یہ ہے کہ بام کو جلوہ فرمائی سے کیا خصوصیت تھی اسکی دو
وجہیں ہیں ایک تو مقابلہ بوجہ حسن عارض کا ماہ سے دوسرے عارض مہوش
کی بلندی پر سے تشبیہ ماہ آسمان کے ساتھ وجہ اول کے واسطے شعر میں
(سامنے) کا لفظ شاہد معتبر اور وجہ ثانی اہل بصیرت پر کالشمس فی وسط السماء
ظاہر بلکہ اظہر۔

(ناسخ) کوئی مرجائے تو مسکا تھ سی نہ دے + خود جو ہو بیمار بنواکر ورق کھا جائے زر
کیا ہیں یکیسی سائیں کچھ نڈی سونٹا چھوڑ مہو + پاس ہے اکسیر کی بوٹی نہیں دیتے ہیں زر

(اعتراض) واہ رے جدت مضمون کی نزاکت لفظ شعر دوم بھی قابل
دید ہے شعر اول کے مصرعہ ثانی کی ترکیب بھی دیدنی ہے۔

(جواب) سعدیا تو کیستی و فرزند چہ + زشت با شد چشم بستن ہوشمند کو
مضمون کی جدت و لطافت میں کچھ شک نہیں اگر چاہو تو دیکھ سکتے ہیں

چشم انصاف دنیا مین منور رہے مرغانہ بولیگا تو کیا صبح نہو گی۔ نزکت
لفظ عبارت اعتراض مین البتہ قابل دید ہے۔

(ناسخ) چاند سورج کو جو ٹکڑے ہین تیغ پی مین ضیغم کیا قیامت ہے بہم شمس و قمر کرتے ہین
(اعتراض) مصرعہ اول مین کو فضول ہے۔

(جواب) فضول وہ الفاظ ہین جو محض وزن پورا کرنیکے لئے داخل شعر
کئے جائین جیسے مولوی نساخ صاحب کے شعر مین (یہان) لفظ محض بیکار آیا ہے
ولہ اک سیمتن کی لکھنی ہے تعریف انگلیان لو درکار یہ کلک ہے یہان یاسمن کی شاخ
اور شاخ یاسمن کی رعایت سے سیمتن کی جگہ گلبدن کہنا تھا سیمتن لغو ہے
کو اور کا وغیرہ تو علامات ارکان جملہ ہین انکا نہ حذف کرنا حذف کرنے سے
بہتر ہے خصوصاً ایسے مقام پر اسواسطے کہ اگر یہان (کو) مذکور نہوتا تو
مصرع مین ایک ثقل پیدا ہو جاتا کیونکہ سورج اور جو ان دونوں لفظوں
کا آخر و اول ایک حرف ہی فافہم۔

(ناسخ) یون لفافہ مین ہمارا ہے کلام شیرین جسطرح باندھتے ہین قند کی اوپر کاغذ
(اعتراض) لفافہ مین کلام کا ہونا نئی ترکیب ہے مصرعہ اول یون ہوتا
مصرع یون لفافہ مین ہے اوس غیرت شیرین کا خط

(جواب) جناب یہان کلام کے معنی ہین وہ اوراق بھی شامل ہین جنمین
کلام مندرج ہو (مثلاً) امہون نے اپنا کلام اصلاح کے واسطے ولایت بھیجا
اس سے مراد وہ اوراق ہین جنمین کلام مندرج تھا نہ صرف کلام جب یہ ثابت ہے
تو لفافہ مین کلام کا ہونا نئی ترکیب کیون ہے اور مصرع سامی اگر سچ پوچھیے
تو (من چہ سرایم و طنبورہ من چہ سراید) ٹھیک ٹھیک اس مثل کا مصداق ہے
اسواسطے کہ شاعر کو تو اپنے کلام کی وقعت کا اظہار منظور ہے آپ شیرین کا
خط لیے پھرتے ہین واہ مطلع کلام ہو تو آپ ایسا ہو آپ نئی ترکیبون کے
بہت بڑے شناسا ہین ایک ترکیب نئی بھی سن لیجئے۔ (ناسخ)
ہو محبت سے رو رو ہماری آنکھ جو پتھرا گئی — انتظاری مین ہے شکل دیدہ اختر سفید
(ہماری آنکھ جو پتھرا گئی) یہان البتہ ایک نئی اور کاواک ترکیب دیدہ بینا
مین حکم شعر منقلب رکھتی ہے۔
(ناسخ) سر ہی بار آور تھا سبا نہ بنیاد ستم — ہے برنگ جوش مے اپنا لہو کیا جوش پر
(اعتراض) جوش اول فضول اور نامعقول لہو اور جوش مے سے
کیسی تشبیہ۔
(جواب) نامعقول تو اوسے کہنا چاہیے جسے عقل سے کچھ تعلق نہو

جوشِ مے اور جوشِ خون دونون بعید از عقل نہین جوش بازیاد و لفظون
کے خواص مین سے ہے جب اشتراک ثابت ہوا تو تشبیہ مین کیا عذر
ہو سکتا ہے۔ زاہد علیخان سخا + بعد از وفات ہم نشود کم جنون ما
چون مے بہ خاک زند جوشِ خون ما + اگر آپ صرف مے اور جوشِ خون مین
تشبیہ سمجھتے ہین یہ آپ کی غلط فہمی ہے شعر مین کوئی نقص نہین
شاعر بہت درست کہ گیا ہے اپنی فہم اور استعداد کی نقائص دیکھیے
(رباعی) آئی بہار ہر بن مو سے ہے جوشِ خون + ہو جائے سرخ پہنون اگر پیرہن سفید
(اعتراض) ہر بن مو سے جوش خون ہے بے معنی وارد اگر اسکے بدلے
مین کہتے تو بھی ایک بات تھی۔

(جواب) اگر شیخ صاحب نے بھی زبان اردو آپ سے سیکھی ہوتی تو شاید
ایسا ہی فرماتے لیکن معاملہ برعکس ہے اسواسطے آپ لوگون کو یہان
قیل و قال کی گنجائش نہین یہ مجتہد فن تھے اور آپ مقلد آپ لوگ یہان
چون و چرا کے مجاز نہین لیکن مگر + اس فن مین کوئی بہہ کیا ہو پیر اسعار
اول تو بہت نہ ہون کہیں سرخی بات ہ + ہر بن مو مین جوش خون ہے ہرگز
نہین بولا جاتا اس محاورہ مین لفظ سید آخر سے محذوف ہے اصل مین

ن ہوسے جوش خون پیدا ہی) تھا یہ باتین آپ نہین جان سکتے
ہم ہر بات مین ہونٹون سے نکلتا ہم شرر* یا واقی ہی حسب ہم تیری گفتار کی گرمی
اض) گفتار مین گرمی کی عوض گفتار کی گرمی کہتے تو اردو زبان کے
ورہ سکے موافق ہو جاتا
واب) سعدی سے ہر کہ با پولاد بازو پنجہ کرد ساعد مسکین خود را رنجہ کرد
یا چھوٹے منھ سے بڑی بات کہکر آخر آپنے منھ کی کھائی نا جناب یہان
آزار مقصود نہین بلکہ گرمی محبوب بحالت گفتار مقصود ہے فافہم
) ملگیا ہی عشق کا آزار قسمت سے مجھے ہون جو عیسی بھی ارادہ ہو نہ استعلاج کا
رض) لفظ استعلاج نے مرض فصاحت کا خوب علاج کیا ہے
ب) رائے العلیل علیل واقعی یہ مثل بہت ٹھیک ہی جو لوگ کما حقہ
اردو سے واقف نہین وہ کیونکر اس زبان کے الفاظ فصیح و غیر فصیح
ی آگاہ ہو سکتے ہین کیون جناب لفظ استعلاج کی عدم فصاحت
ل سے آیا یہ کہ یہ لفظ از روی لغت صحیح نہین ہی یا یہ کہ اہل بنگالہ کی زبان
نا ہے۔ اگر لفظ کی فصاحت کے واسطے اہل زبان اور فصحا کا بولنا شرط
اس لفظ کی فصاحت مین کچھ شک اور شبہ نہین اسواسطے کہ ناسخ

شاعر اسی نظم مین داخل کر چکا اور اگر بنگالیون کا استعمال مشہور ہے تو بہتر آپ اسے فصیح نہ سمجھیے۔

(ناسخ) درفشان ہین نخھ ہین تقریر اسکی کہتی ہاتین × زرفشان کلک سے تحریر اسکی کہتی ...

(اعتراض) کسکے ہین نخھ کسکی تقریر کسکی کلک کسکی تحریر ایسی ہی ترکیب ... سے مشتاق اور غیر مشتاق پہچانا جاتا ہے۔

(جواب) آپ کے اعتراضات آپ کی لیاقت مشتاق شناسی کو بخوبی ثابت کرتے ہین آپ کے اظہار کی کچھ حاجت نہین۔

(جلال اسیر) خرقہ پوشیست خود نمائی نیست × عشق بازیست پارسائی نیست

(ملا شیدا) بہار رفت تمنائی انجمن باقیست × برفت مستی و خمیازہ دہن باقیست

یہان بھی خرقہ پوشی اور عشق بازی پر وہی اعتراض ہوسکتا ہے ا... تمنا و دہن کی نسبت وہی سوال کر سکتے ہین جناب بہت سے ... ایسے ہین کہ وہان مضاف سے مضاف الیہ غیر مذکور پہچانا جاتا۔

(ناسخ) کبھی نہ قطرہ دیا تونے ساقیا مجکو × ادہر نہ آتش می کا کوئی شرا...

(اعتراض) اگر مصرع اول یون فرماتے تو کیا ترکیب بگڑ جاتی م... نہ ایک قطرہ دیا تونے ساقیا مجکو ×

(جواب) یہی باتین تو زبان دانون کو عمر بھر نہین آتین ذرا غور سے دیکھیے
کہ تاکید نہ دینے کی کس مصرعہ مین زیادہ پائی جاتی ہے رہی ترکیب وہ
بہت صاف ہے آپنے اپنے مصرعہ مین ایک بحیث بڑھایا قطرہ اور ایک
قطرہ دونون کا مفہوم ایک ہے۔

(ناسخ) پاک ہے جو حسن محتاج پردہ نہین ☆ حاجت فانوس تھی ناسخ نہ شمع طور پر

(اعتراض) فانوس شمع پر نہین ہوتی بس پر کا لفظ جو فوقیت پر دلالت
کرتا ہے یہان کیونکر درست ہوگا اگر مصرعہ دوم یون کہتے تو درست ہوتا
ع حاجت فانوس تھی ناسخ نہ شمع طور کو ☆

(جواب) اس اعتراض کا جواب پہلے آپکو اپنے استاد حضرت ناسخ سے لینا چاہیے
تاکہ آپکی لیاقت اور سعادتمندی بخوبی ثابت ہو ولہ بے اثر کیون وار
تیغ موج صرصر کا نہو ☆ جسم صاف شمع پر فانوس ہے چار آئینہ
مولانا ایسا نہو کہ آپ جواب لینے مین حجاب کرین اور اس سعادت عظمیٰ سے
محروم رہ جائین اور اگر وہ جواب نہ دے سکین تو آپ پھر مجھسے پوچھیے گا
مین آپ کی تسکین کردونگا ماشاءاللہ کتنی اچھی تحقیق ہے کا کلکتہ مین تو
غالباً اس صفت مین آپ بے عدیل ہونگے

(ناسخ) گردش میں ہیں یہ کرہ زمین آسمان عبث * اس تنگنا ہی دہر میں ہیں یہ دو ہولن عبث
ہارا جنوں نے مجکو شروع بہار میں * لازم ہے شانہ پیا برو ہی فراز سر
(اعتراض) ان شعروں میں تلمیح کا لطف اٹھتا ہے اور انکے کلام میں
ایسے اشعار بہت ہیں۔
(جواب) ہزار شکر کہ آپ لفظ تلمیح تو جانتے ہیں اگر معنی سے واقفیت نہیں نہ
سہی آپ سے یہ بھی غنیمت ہے کچھ شعر میں ذیل میں عرض کرتا ہوں
دیکھئے انمیں کون صنعت ہے
آپکے یہاں (ستارہ جرات) دم گریہ یکنج غم لگن کھو کیا اپنی تنہائی * تسلی کون دیتا ہے بجز لخت جگر
(حکیم مومن خان صاحب) دوزخ میں کچھ عذاب پا از لسکہ میں * خوکردہ تھا تپ و تب شبہائے
(امیر الشعرا حضرت میر) شعر ہے اسپہ مردن دشوار رفتگان * آسان دلکو ہم نے جہاں سے اٹھا سے
(فخر المتاخرین غالب) نقش ناز بت طناز بآغوش رقیب * پای طاؤس پی خامہ مانی مانگے
کیون جناب ان اشعار میں بھی آپکو تلمیح کا لطف حاصل ہوتا ہے یا نہیں مولا
کاش تفضیح پر قناعت کی ہوتی یہ اعتراضات بیجا لکھکر فضیحت تازہ کیوں
مول لی دیکھئے چند اشعار میں اور عرض کرتا ہوں جنمیں تلمیح تو درکنار ز
ہی کا پتا نہیں ملتا۔

(تینقم) ہجر مین تیری صنم پیتا ہون ہر دم اپنا خون × تا لبت آیا ہی دم جینا ہی اب مجھپر زبون
وله زنجیر کی سنکر تیری محبوس کی جھنکار + مجنون نے کہا ہی عجب افسوس کی جھنکار

(وحشت) مصرع باعث چشم حسینون مین تو ممتاز رہا +

یہ آپ سکے اساتذہ سکے اشعار مین بھلا بتلایئے تو (جینا ہے اب مجھپر زبون)
اور (ہے عجب افسوس کی جھنکار) اور (باعث چشم) یہ کس بان کی ترکیبین ہین
یا مین یا پڑھا زسش یالن اعتراض کہوانا آپہی کا کام ہے۔

(پانچ) میری تصویر اگر بتخان چپکا وے ہم ساتھ ہی مست کی بتخانہ کی دیوار چلے
(اعتراض) شیخصاحب کی تصویر چپکا نے سے بتخانہ کی دیوار کو جو حرکت ہو اوسکی
کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی اس شعر کو اگر مجذوب کی بڑ کہیئے تو بجا اور دور ہی
رجواب (۱۴) فہم سخن تا نکند مستمع قوت طبع از متکلم مجوے ؛
بیان و خود پستی مین مبالغہ کیا گیا ہے مقصود شاعر یہ کہ مین وہ مست
اور مستون کا ہم مشرب و ہمقدم ہون کہ اگر بت پرستان میری تصویر کو دیوار
بتخانہ پر چپکا وے تو میری مستی کے اثر سے دیوار بھی مست ہو کر مستون
کا ہمراہی کرے اگر آپ یہ فرمایئن کہ قائل کا مست ہونا کیونکہ ثابت ہی
اس معنی کے واسطے کوئی لفظ شعر مین موجود نہین تو جواب یہ ہوگا

کہ جب قرائن کسی لفظ کے معنی کو بخوبی ظاہر کرتے ہین تو فصحا اکثر صورت
مین اوس لفظ کو ترک بھی کرتے ہین سعدی ؎ آن شنیدستم که در روز جنگ * آن
سیہ روز جنگ بینی پشت من * آن منم کاندر میان خاک و خون بینی سرے
دیکھیے یہان مصرع ثانی مین آن منم سے مراد ہے آن مرد شجاع ہستم ہے
فصحا کے طریقہ سے قطع نظر کیجیے آپ کے استاد فرماتے ہین ولہ ؎
اپنے ویرانے سے گھبرا کے نکلتا ہو جو ان مین * دیکھکے بھاگتے ہین غول بیابان مجکو
یہان اغوال کے بھاگنے کی وجہ کیون نہین بیان کی گئی ۔
(ناسخ) جسطرح کی ابر برپا ہو گیا طوفان نوح * حاجت اپنی چشم گریان کو نہین وہان کی
(اعتراض) اس شعر سے معلوم ہوتا ہے کہ جب تک وہان آدمی آنکھون پر نہ رکھے
تب تک رونا نہین آتا واہ سبحان اللہ اہل لکھنو کی رونیکا بھی نیا ڈھنگ ہے
(جواب) جن لوگون کی غذا یہ لطیف سڑی مچھلی اور البسا بجہات کا گھونہ ہلدی
اور کڑوا تیل ہے وہ لوگ اگر اہل تہذیب اور باتمیز مخلوق کی رسمیات سے ناواقف
ہوں تو مقام تعجب نہین واقعی آپ کو ان رسمیات سے کیا تعلق ہے
یہ تو شرفا اور نجباے ہند و ایران کے طریقے ہین نہ اہل بنگ و سلہٹ کے
(مومن) عدو نے دیکھا کہان اشک چشم گریان آج * نہ آستین ہے نہ رومال ہے نہ دامان آج

دیکھئے اس شعر سے تو معلوم ہوتا ہے کہ دہلی میں بھی ہنگام گریہ رومال نچوڑنا

مرسوم ہے۔

(ناسخ) جو نہ ہو عشق میں ہلاک نہیں ؛ زندگانی کا لطف خاک نہیں

(اعتراض) مصرعہ اول کی ترکیب اور بندش بھی دیدنی ہے۔

(جواب) ترکیب میں کوئی نقص نہیں بندش بہت صاف ہے مگر چشم بینا چاہیئے

(ناسخ) عریاں دیکھ کر جو لپٹنے کو میں چلا ؛ تیوری چڑھائی آپنے کپڑے اتار کے

(اعتراض) اگر بعد عریانی کے کپڑے اتارنا کہا جاوے تو شعر مہمل ہو جائیگا

اور قبل عریانی کے کپڑے اتارنا اس شعر سے مفہوم نہیں ہوتا یہ شعر

بنگلی شاہ کی بڑ سے بھی کچھ زیادہ کرامات رکھتا ہے کپڑے اتارنا محاورہ میں نہیں

آیا البتہ جامہ سے باہر ہونا آیا ہے۔

(جواب) واہ کیا خوب سمجھے سبحان اللہ باین فہم و فراست آپ کرامت

شناس بھی ہیں یہ اور لطیفہ ہے جناب اس شعر میں اور تو کوئی کرامت

نہیں مگر یہ کہ اس سے فہیم اور نافہم ضرور پہچان لیا جاتا ہے گو مطلب اسکا بہت

صاف ہے مگر ناقص و جاہل کی سمجھ میں ہرگز نہیں آتا معنی اسکے یہ ہیں کہ اسے

محبوب بعد کپڑے اتارنے کے تیوری چڑھانے سے کیا حاصل اب کون امر

مانع سواصلت رہگیا ہے اور تیوری چڑھانے کا کون محل ہے۔ اللہ اللہ یہہ

ایک زمانہ کا انقلاب ہے کہ جنکو بات سمجھنے کی لیاقت نہین وہ زبان آورون

کے کلام پر اعتراض کرنیکی جرات کرتے ہین۔

(ناسخ) خوب سا دیکھا جو سینہ صفحۂ خورشید کو ✤ صاف ہے تصویر یہہ میرے دل بیتاب کی

(اعتراض) صفحۂ خورشید کو آدمی خوب سا نہین دیکھ سکتا اور اگر بجای مصرع ثانی

مین دل بیتاب کی جگہہ دل پر نور ہوتا تو خوب تھا۔

(جواب) گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ✤ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

شپرہ اور ہوشنگ کور کی یہہ صفت ہے کہ آفتاب کو نہین دیکھ سکتے

آدمی تو خدا کے نور کا دیکھنے والا ہے اسکے واسطے آفتاب کا خوب سا

دیکھنا غیر ممکن نہین اگر اسنے آفتاب کو خوب سا نہین دیکھا تو اسکی ماہیت

اور کیفیت مین کتابین کیونکر تصنیف کی گئین۔ دوسری دانائی آپکی

یہہ ہے کہ آپ دل بیتاب پر دل پر نور کو ترجیح دیتے ہین حالانکہ مقصود شاعر

اظہار اضطراب دل باوجود صفائی ہے نہ محض صفائی دل اور لفظ بیتاب آفتاب

کی رعایت سے بہ لحاظ معنی دیگر بھی یہان بہت مناسب ہے واہ کیا

لفظ رکھا ہے سبحان اللہ۔

(ناسخ) آگے اُس گل کو دعویٔ خوشبو + باغبان گل کے مُنھ پہ ناک نہین

(اعتراض) دعویٔ خوشبو کی ترکیب کا بھی عجیب رنگ ہے

(جواب ۱۹) یہ ریو ورنگ سب بیکار ہین وانا دام مین نہین آتے ہوشیار دھوکھا نہین کھاتے ترکیب مین کوئی نقص نہین ہے لفظ خوشبو اوسی اعتراض آیندہ کے جواب مین ملاحظہ کیجئے۔

(ناسخ) گردن تحریر کر مضمون کوئی اوسکی گیسو کا + تو خوشبوئی سے خامہ پر لپٹین ہر شاخ سنبل کا

(اعتراض) خوشبوئی نے رنگ فصاحت کو اور چمکا دیا۔

(جواب ۲۰) تعجب ہے کہ رنگ فصاحت کی شناسائی کا دعوی تو اسقدر اور اپنی نیرنگ سکے کہ تفضیح چھپنے کی نوبت نہ آتی۔

(خسرو شیرین نظامی) دہان تنگ شان شیرین چو شکر + بہ خوشبوئی لبش خوشبو تر عنبر ملاحظہ کیجئے یہان خوشبوئی اور خوشبو دو لفظین جو دہین اور اگر آئینہ سکندری تو ذرا رنگ وہی طرفناک ملاحظہ کیجئے گا۔

(ناسخ) اسیری کا جو وقت آیا کہا یوسف نے رو رو کر + مجھے اب کنج زندان مین لیا رشتۂ تقدیر

(اعتراض) یہ شعر سلام مین ہوتا تو بہتر تھا۔

(جواب ۲۱) (غنی) سواد غنچی وزنیاہ پیر کنعان را تماشا کن + کہ روشن

ساخت نور دیدہ اش چشم زلیخارا۔
(اہلی شیرازی) ~~ نہ از یوسف نشان بینم نہ از یعقوب آثار ہی ٭ عزیزان گم شد از یوسف چہ شد یعقوب را باری ٭ یہہ دونون شعر بھی غزل کے ہین آپ کے نزدیک بھلا انکو کہان جگھہ ملنی چاہیے تھی۔
(ناسخ) الا بادہ پری طلعت سلیمان جو لب پا ٭ بجا سے شور ہو گا نغمۂ داؤد بانی مین
(اعتراض) پری طلعت سلیمان کی ترکیب برعایت داؤد ایسی واقع ہوئی ہے کہ نہ دید نہ شنید۔
جوابؔ کیون اس ترکیب مین کیا قباحت ہی آپکا نہ دیکھنا نقص ترکیب کا ثبوت نہین ہو سکتا کیونکہ اول تو آپنے ابھی دیکھا کیا ہے دوسرے بیان جرأت آپ کے رہنما ہے اول ہین ایسی صورت مین آپکا نہ دیکھنا عجب نہین اگر آپکو یہہ قوت نصیب ہوئی ہوتی تو آپکے استاد ہی کے کلام مین یہ ترکیب بہت واقع ہوئی ہے ضرور آپ دیکھتے ولہ ~~ عیب جو حاسد مقابل سے مرے ہو سکتا نہین شوق آہو گیر کوکب ہو اسد ہو جائگا ٭ پری طلعت سلیمان اور عیب جو حاسد مین ایک ہی ترکیب ہے۔
(ناسخ) نشہ کی دوڑ ہی وہ چشم یار کی یاد آگئی ٭ دام مین جسدم کوئی آہو نظر آیا مجھے

(اعتراض) وہ کا لفظ زائد اور فضول ہے۔

(جواب ۲۲) اعتراض کے عبارت مین البتہ لفظ فضول زائد ہے یا زائد فضول شعر مین وہ کا لفظ ڈورون کی کثرت خوبی پر دلالت کرتا ہے بیکار نہین

(ناسخ) کیا میری تربت اثر مین تو وہ بارود ہے ✤ بھاگتا ہی کیون وہ برق طور میری خاک سے

(اعتراض) برق تو بارود سے نہین بھاگتی برق کا بارود سے بھاگنا ثابت نہین۔

(جواب ۲۴) برق طور باعتبار ضیا پرورمی استعارہ ہے محبوب کا یہ ضرور نہین مستعار لہ اور مستعار منہ ہر حیثیت یکسان ہون مطلب شعر یہ ہے کہ ہے برق طور تو میری خاک سے کیون بھاگتا ہے کیا اس خاک مین بارود کا خاصہ ہے کہ تیری ضیا کی گرمی سے وہ جلکر تجھے گزند پہونچائیگی۔

(ناسخ) ہاتھ دورانگی ایکدن میں بہتی کو سبو ✤ بعد مین پیرمغان کو صاحب سجادہ ہون

(اعتراض) بعد مین پیرمغان کی ترکیب بھی نہایت بیہودہ ہے

(جواب ۲۵) ترکیب مین کوئی نقص نہین میرے استاد مسلم الثبوت کے کلام مین بھی ایسی ترکیبین موجود ہین ولہ گیا مین جان سے وہ بھی جو تک آتا تو کیا ہوتا ✤ قدم دو ساتھ میری نعش کے جاتا تو کیا ہوتا ✤

گیا ہین اور قدم دو کو ملاحظہ کیجے یہہ ترکیبین مختار فصحا تو ضرور ہین لیکن
اگر آپ لوگ انکو نہ پسند کرین تو مقام تعجب بھی نہین اسواسطے کہ آپکو جو
ترکیبین سکھائی گئی ہین وہ دنیا سے نرالی ہین شعر ذیل سے کچھ کچھ انکا پتہ چ
(وحشت) خال ہی نور نظر ہین ترے چہرے پہ کہان ؛ پرتو مردم انسان ہین صفا سے ہ
اس شعر مین جو ترکیبین واقع ہین انہین شاید تخلص کی رعایت بھی منظور تھی
نور نظر اور چہرے سے کسقدر وحشت آشکار ہے اور کہان کہان سے کہان پہونچ
یا وحشت نور نظر مین بہی ایک لطف معنوی ہے مگر انکے واسطے جو اس لفظ کا محل
استعمال جانتے ہین یون کیون نفرمایا ؛ ہین کہان خال ترے چہرے پہ اے غیرت حو
(ناسخ) کہتے ہین ہم سمجھ لین تو خوش ہونگے آپ ؛ غیر سے جب کرتے ہین چھیڑون کی جنگ آپ
(اعتراض) چھیڑون کی جنگ بھی نئی ترکیب ہے چھیڑون کی جنگ نہین آتی
(جواب) قیاس تو یہ چاہتا ہے کہ آپکی ولادت سے پہلے یہ شیخ کے سفر مین آچکا
ہو اور آپ نئی بتلاتے ہین وہ بات انسان کو کہنی چاہیے جو قرین قیاس ہو
رہا بولنا نہ بولنا اسے آپ کیا جانین یہ لکھنؤ کی زبان ہے اہل لکھنؤ اسی خوب
جانتے ہین جو کچھ یہان کے فصحا بول گئے اور بولتے ہین وہی صحیح ہے زبان والا
کو اسمین استحقاق انکار مطلق نہین —

(ناسخ) ہوگیا ثابت کہ ہو دس خوش قد ونکا تجھمین حسن ؛ تیری قامت کے الف پر ہی جو نقطہ خال کا

(اعتراض) الف کے اوپر نقطہ ہونے سے کوئی اوسکو دس سمجھیگا جو معنی مصنف نے اپنے ذہن مین ٹھہرائے ہین وہ معنی اس شعر سے نہین نکلتے۔

جواب ؎ پر اصطلاح علم حساب مین یعنی قبل ہندسہ مستعمل ہے مثلاً دو پر ایک صفر بڑھانے سے بیس ہوتے ہین یعنی دو کے داہنے جانب ایک صفر زیادہ کرنے سے بیس ہوا نہ کہ آپ زبان نہین جانتے یہی سبب ہی کہ آپنے ایسا لغو اعتراض کیا دیکھیئے ایک شعر فارسی مین ذیل مین عرض کرتا ہون اس سے بھی میرے قول کی تصدیق ہو سکتی ہے (ملا جامی) فزوده بر الف صفر دہان را ؎ یکی ده کرده آشوب جہان را ؎ اگر یہان بغور ملاحظہ کیجیے تو صاف معلوم ہوتا ہی کہ ایسی صورت مین متقدمین نے فقط لفظ کے معنی کو معتبر سمجھا ہی اور صفر کے واسطے جگہ کی قید نہین کی ہے

(ناسخ) دیکھنا اوس گل کی بد ذاتی نہ چھو سکتا جواب ؛ ہمکو لکھتا ہے تیرا خط لے کے آئی عندلیب ؛۔

(اعتراض) معشوق کی نسبت بد ذاتی کا لفظ کسی شاعر ہند و ایران نے نہین لکھا یہ بیشک شیخ صاحب کی ایجاد خاص ہی روغن گندہ بیروزہ

اگرچہ با نان خوردن گندہ است لیکن ایجاد بندہ است

جواب ۲۲ نان کے ساتھ تو اس روغن کا استعمال واقعی غلط ہی اگر بھی کو
بہات کے ساتھ ارشاد فرماتے تو خیر بفحوای الخبیثات للخبیثین کسیقدر لطیف
یہ تو مذاق سخن تھا اب جواب سنئے شعرائے ایران کیون اس لفظ کا استعما
ایسے مقام پر کرتے اسواسطے کہ فارسی مین بدذاتی بمعنی شوخی نہین آیا
یہ لفظ بمعنی شوخی ہندی ہے فارسی زبان مین اس لفظ کے مترادف شوخ ستمگر
کافر - بدکیش - وغیرہ بہت الفاظ مستعمل ہین - ہا اہل ہند کا استعمال
مین عموماً بدذات بمعنی شوخ بولتے ہین اگر کہئے کہ متقدمین کے نظم مین لفظ
داخل نہین ہو کچھ لفظ فصیح کے واسطے یہ قید نہین کہ اگر اوسکا استعمال
متقدمین نے نہ کیا ہو تو متاخرین بھی نہ کرین سیکڑون لفظین اب داخل
نظم ہوئی ہین جو پہلے نہوئی تھین بدذات کی مترادف الفاظ متقدمین کے
کلام مین بھی موجود ہین (میر) ؎ وہ ستمگر نہ ٹھہرے دلمین آنکھون مین ایک پل
اٹھنے سے مین پایا بہت تم شریر ہو - دیکھئے شریر بھی بدذات کا مترادف
ہے اگر ایجاد کنندہ کی نظیر آپ سنا چاہتے ہون تو یہ ہے (وحشت)
زبانہ آتش دوزخ کا ہو زبان منہ مین ؎ ہما اٹھائے اگر میری استخوان منہ مین

ستغار کی جگہ منھہ کا صرف کرنا اور استخوان منھہ مین اٹھانا بیہہ البتہ ایجاد بندہ اور نشان خیالات پراگندہ ہے

(ناسخ) جو ہو سوار فرس وہ کریم ابن کریم ؛ بلند ابر کرم ہو غبار سکے بدلے

(اعتراض) بیہہ شعر غزل کے اندر ہے اور اسکے اوپر کا شعر معشوق کی نسبت ہے نیچے کا شعر زاہد کی نسبت ہے بیہہ شعر اگر معشوق کی تعریف مین ہے تو ممدوحانہ طور کی ستایش مکروہ ہے ۔

(جواب ۲۹) شعرا تو اسطرح کی مدح کو مکروہ نہین جانتے رہا آپکا اکراہ وہ بھی نہین حافظ

ے ارباب حاجتیم و زبان سوال نیست ؛ در حضرت کریم تمنا چہ حاجت است ؛

ولہ آنکہ انگشت نمائی بکرم در ہمہ شہر ؛ وہ کہ در کار غریبان عجبت اہمال است

غالباً یہ شعر آپکی نظر سے بھی گذرے ہون یہ بھی غزل ہی مین واقع ہوے ہین

یہیم ابن کریم تو معشوق کے واسطے نازیبا اور مکروہ صفت نہین خصوصاً ردو اور فارسی مین اسواسطے کہ ان زبانون مین معشوق کے واسطے مذکر ہونث ہونیکی قید نہین ہان بعض اوصاف ایسے بھی ہین کہ وہ واقعی معشوق کے واسطے حالت تعمیم مین مکروہ ہین اور بعض موزون طبعان برائے آداب نے انکا لحاظ نہین کیا جیسے شعر ذیل مین شہسوار کی صفت

پاک واقع ہوئی ہے (فساخ) گرم جولان ہون جو وصف شہسوار پاک ہین تو
یہہ براق خاصہ اپنا رشک دلدل ہو گیا :: دیکھیے یہہ شعر بھی غزل کا ہے اور
کے شعر مین تو ساقی کا ذکر ہے اور پیچھے کے شعر مین معشوق کا وصف
بیچ مین یہہ شہسوار پاک گرم جولان ہے آداب شناس ایسی ناپاک جگہ
پاک کے واسطے ہرگز نہین پسند کرتے اور بھی ایک بات اس شعر مین
کہ وہ حضرت مصنف کی واقفیت اور لیاقت شعرگوئی کا اندازہ بتلا
ہے وہ یہہ کہ براق خاصہ کو دلدل پر ترجیح دی ہے حالانکہ براق خود
ہے ہان اگر دلدل خاصہ کا رشک براق ہوا کہا جاتا تو البتہ ترقی متصور
(ناسخ) لکھا ہے نقش کوئی ساحری کا خون عاشق ہے :: نظر آتی نہین لال و رچشم
(اعتراض) ساحری کا نقش بھی نئی ترکیب ہے مصرعہ اول یون ہوتا
تو اچھا تھا مصرع کسی عامل نے نقش جب لکھا ہے خون آہو سے
(جواب) کیون جناب نقش ساحری مین جدت کیا ہے یہہ طرز نقد آپنے
خوب اختیار کیا ہے کہ جہان خود کو واقفیت نہین اور تعصب نے اعتراض
کئے چین نہین لینے دیتا وہان ایسے راستے سے نکل بھاگتے ہین کہ حسب
جہالت ثابت نہو مگر یہہ آپکا حسن سمجھتا ہے اہل نظر سے کوئی بات پوشیدہ

نہین ہتی (اسلمان ساوجی) ۵ نہاد شاخ شجر تختہا ہی نرازی ؛ کشا دباد صبا طبلہ ہاے عطاری ؛ ۔ دیکھئے اگر شعر مرقوم بالا مین تختہا ہی نرازی اور طبلہ ہای عطاری پر اقی ترکیبین ہین تو شعر ناسخ مین ساحری کا نقش بھی تو ترکیب نہین ہے اور اگر نئی سے آپکا یہ مطلب ہے کہ آپ لوگون نے اوسے شیوع کا سرٹیفکٹ نہین دیا ہے نہ ہی ہمارے مصرف مین لانیکے واسطے ناسخ کا استعمال کافی ہو رہا آپکا مصرعہ وہ محض لغو ہے ہو اسکو ایسا سحری کو بہ نسبت چشم جادو سے ہے وہ نقش حب کو ہرگز نہین اور خون عاشق بہ نسبت خون آہو کے زیادہ تر رنگین و لذیذ ہے کما لایخفیٰ علی صاحب الذوق دوسرے یہ کہ آپ کے مصرعہ مین نقش حب کا محرر ۔ عامل مذکور ہوا مصرعہ ناسخ مین محرر مذکور نہین اور چونکہ یہ معشوق کے آنکھ کا نقش ہے اسواسطے اسکے محرر کا محجوب اور غیر مذکور ہونا بہتر اور بلاغت افزا ہے مذکور ہونا گنوار ایسی باتون کے دیکھنے کے واسطے نظر چاہیے۔

ناسخ) داغ جنون کھلے ہین پری چشم ارین ؛ حیرت ہی اپنے پھول لگی ایک خار مین

معترض) یون فرمایا ہوتا ۔ داغ جنون ہزارون ہین جسم نزار مین ؛ ۔

جواب ۱۲) جناب مقصود شاعر داغون کی کثرت کا اظہار ہے اسی غرض سے

اوسکے نامحدود اور غیر محدود ہونا داغون کا پسند کیا آپ کے مصرع مین
بہ نسبت مصرع ناسخ کے داغ محدود ہین اور ناشمردہ کا مرتبہ ہین شمردہ
سے زیادہ ہونا اہل وقوف پر ظاہر ہے

(ناسخ) وہ دلا آگو کہ جنین کا کل لہرا دراز ؛ ایکسان زہر ہے کوتاہ ہو یا مار دراز
(اعتراض) یہ شعر غلط ہے اسبات کو ہر شخص جانتا ہے کہ سانپ کا زہر یکسان نہین ہوتا
(جواب) یہ آپکی سمجھ کا قصور ہے کہ آپ تشبیہ کو نہ سمجھے نہین یہان تشبیہ دو چو
زہر مین ہے نہ کثرت و قلت زہر مین مطلب یہ کہ مار کوتاہ ہون یا دراز مادہ
سمی کے رکھنے مین سب یکسان ہین بندہ پرور کلام شیخ کا سمجھنا کام ہے
نہ اسپر اعتراض کرنا ـ

(ناسخ) واعظ تم سنئیے شیخ کی گرفتاری کا ؛ بتیلہ ایسی نے دیا عالم سیماب مجھے
(اعتراض) عالم کا دینا ہی قابل دید اور تعریف ہے
(جواب) عالم یہان بمعنی کیفیت و خاصیت ہے جسطرح کیفیت اور خاصیت
دینا ٹھیک ہے اوسی طرح عالم کا دینا بھی درست ہے ـ

(ناسخ) جو آدمی ہو ظاہر و باطن مین فرق ہے ؛ جو خوبرو نہین وہ کبھی زشت خو نہین
(اعتراض) یہ کلیہ بھی شیخصاحب کا غلط ہے اگر خوبرو کے بدلے معشوق یا محبوب

لفظ استعمال کیا جاتا تو بہتر تھا۔

(جواب ۲۵) آپکی تقریر سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر شیخ صاحب خوبرو کی جگہہ لفظ معشوق کا استعمال کرتے تو کلیہ صحیح ہوتا پس اسمقام پر میرے نزدیک آپکی بد علمی کے اٹھا اور رفع اعتراض کے واسطے خوبرو بمعنی محبوب ثابت کرنا کافی ہے لہذا مین یہ دو شعر عرض کرتا ہون ملاحظہ کیجئے۔

(امیر) شاہد عدل آنکھ میلی گر کرے تو خوبرو ٭ اپنی پلکون سے سیئن عشاق کو زخم جگر

(واقف دہلوی) خوبرو ہو کر با وفا ہوئے ٭ مین نہ مانون اگر خدا ہوئے

دیکھئے ان شعرون مین خوبرو بمعنی محبوب مستعمل ہوا یا نہین اور دوسرے شعر مین تو کلیہ بھی ویسا ہی موجود ہے جیسا ناسخ کے شعر مین ہے ذرا غور فرمائیے۔

(ناسخ) کٹتا ہی نہین ہجر کا دن کیا ہو اٹھو دہوپ ٭ خورشید قیامت نہ بہر گھڑی چڑھتی ہو

ایسا ہے تو خورشید جہانتاب پری رو ٭ سو بار عوض گرد کو دامن جھٹکی دہوپ

(اعتراض) دہوپ کا اٹھنا اور چڑھنا اور جھڑنا ثابت نہین۔

(جواب ۲۶) واہ کیا اچھی سمجھ آپکو عنایت ہوئی ہے اس فہم و فراست کا دوسرا شخص تو یقیناً کلکتہ بھر مین منو گا جناب ہجر کے دن کا نہ ٹلنا بھی دہوپ کے اٹھنے کا ثبوت ہے اس سے زیادہ آپ کیا ثبوت چاہتے ہین اور چڑھنا

محاورہ اردو میں بمعنی پائیدن و بر کیجا ماندن و بر قیام مندوام مستعمل ہے۔ مصرع اول میں شاعر نے دھوپ کا اٹھنا بیان کیا اور مصرعۂ ثانی میں اوسے دھوپ کی تشبیہ خورشید قیامت کی دھوپ کے ساتھ دی ہے شعر ثانی میں دھوپ کا دامن سے جھڑنا بطریق تجرید بیان کیا ہے یہاں ثبوت کی کیا ضرورت تھی معشوق کو شاعر نے خورشید جہانتاب قرار دیکر اوسمین سے دھوپ کا پیدا ہونا ثابت کیا فافہم۔

(ناسخ) وصف حجاب اوس ماہ تابان کی کیونکر رقم ہو * یک قلم اشعار کے حرفون پہ ہالہ ہوگا

(اعتراض) ہالہ چاند کے گرد ہوتا ہی تعدیہ اسکا بلفظ پہ کہ فوقیت پر دلالت کرتا ہے کیونکر درست ہوگا

(جواب) یہ باتین آپ کہانتک جان سکتے ہین زباندان کیواسطے ان باتون کا بخوبی جاننا بہت مشکل ہے۔ جسطرح چاند ہالہ مین ہے اور چاند پر ہالہ ہے دونون بولتے ہین اوسی طرح حرف ہالہ مین ہے اور حرف پر ہالہ بھی بولا جاتا ہے اپنے ۱۱۔ اعتراض کا جواب دیکھیے وہ بھی آپ کی تسکین کر دیگا۔

(ناسخ) تیری مہندی سے ہو نکلنا ہی محال اے قاتل * زلف سے بھی ہین سیہ رشتۂ زنار کے پیچ

(اعتراض) مصرعۂ اول مین قاتل کا لفظ کسقدر بیمناسب ہے اگر یون کہتے تو

اچھا تھا۔ مصرع اے صنم ہی تیرے پھندے سے نکلنا دشوار ہے۔

(جواب ۳۲) مناسبات کی پابندی من قبیل واجبات نہین فصاحت اور صفائی بندش کا لحاظ واجب ہے اگر شیخ صاحب کو تناسب پر یہان نظر ہوتی تو قاتل کی جگہ صیاد کہنے کا فرارشاد فرماتے صنم ہی کو پابزنجیر کرینگی کیا ضرورت تھی مناسبات کی پابندی بعض مقام پر شعر کو پایہ فصاحت سے گرا دیتی ہے جو لوگ مناسبت اور رعایت لفظی کے پابند ہین وہ اس مصرعہ سودا مرحوم کے مصداق ہین ۔ع۔ سو سو پرورش تنا نہین تو ہو سول

(ناسخ) مانند دانۂ غلہ پھر خاک مین ملے ۔ع۔ نکلا جو اسکا سبزۂ خط کہ حجاب رہے

(اعتراض) کسی پہ یا کسی چیز پر خاک مین ملنا خلاف محاورہ ہے (پہ) کے بدلے اگر (سے) کہئے تو خوب تھا۔

(جواب ۳۳) بہت خوب یہ ہمارے محاورات مین آپکو کب سے سند اجتہاد حاصل ہوئی ہے سبحان اللہ کسی پہ مرنا کسی پر زہر کھانا کسی پر جان دینا کسی پر خاک مین ملنا یہ سب ہمارے زبان کے محاورات ہین اور شیخ صاحب کا شعر محاورۂ آخر کے واسطے زبان دانون کے لیے سنداً کافی ہے تو منصب ہمارا ہے کہ آپ لوگون کے محاورات سے انکار کرین آپ لوگون

سکو ہمارے محاورات مین استحقاق انکار ہرگز حاصل نہین خلاف محاورہ کو نظیم

اگر آپ کو مطلوب ہو تو شعر ذیل ملاحظہ کیجئو۔

(وحشت) سی لو وہ لعل تر کہ پیسو انکا آبھو پچر ٭ یہ افعی چاٹتے ہین اوس کو گلگ سوس آ

اس شعر مین دو نقص ہین ایک تو یہ کہ افعی اوس کو چاٹتے ہین فصیح نہین صرف

افعی اوس چاٹتے ہین بولا جاتا ہے اور فصیح سمجھا جاتا ہے دوسرے یہ کہ گلگ

پر اوس کو چاٹنا خلاف محاورہ ہے گلبرگ کی اوس چاٹنا صحیح ہے

(ناسخ) تیغ قاتل نے جو کھولے میری چھاتی کے کواڑ ٭ حسرت دل کی نکلنی کو عجب د

(اعتراض) تلوار کی بہ نسبت سینہ سے خنجر زیادہ مناسبت رکھتا ہو اور کواڑ

کیواسطے تلوار سے کوئی چھوٹی چیز زیادہ موضوع ہو اگر مصرع اولی کو یون ک

تو بہتر تھا خنجر قاتل نے کھولے میری چھاتی کے کواڑ

(جوابا) کہتے آپ بھی سچ ہین مگر فرق اتنا ہے کہ آپکو قصابون کا نہ

ہی اور وہ سپاہی اور فن سپہ گری کے جاننے والے شعر ع فکر ہر کس

بقدر ہمت اوست ٭ قصاب کارد اور خنجر سے کواڑ کھولتے ہین اور سپا

یہ کام تلوار سے لیا کرتے ہین اگر میرے کہنے کا اعتبار نہو تو کسی سپاہی

دریافت کر لیجئے گا۔

(نسخ) تو نہین ساقی تو میخانہ مین اک برپا ہی حشر شیشہ مین نظر آتا ہی نقشہ صور کا

(رض) واہ ری عجز طبیعت اس شعر مین ایک نے کہان جگہ پائی ہی مصرع

اول یون فرماتے مصرع تو نہین ساقی تو میخانہ مین ہی محشر بپا +

(جواب) گو محشر بپا ہونا بھی غلط نہین لیکن جو لوگ سخن فہم ہین وہ چونکہ میخانہ

اسمِ ظرف ہی اسواسطے اسمقام پر محشر بپا ہونے سے حشر بپا ہونا ہی پسند کرینگے

نازک مضمون ہی عجب نہین کہ آپ اسے بھی نہ سمجھین ہا ایک کا لفظ جب زائد

آتا ہے تو حکم صدر رکھتا ہے اور باوجودیکہ اپنی جگہ سے اکثر بہت دور ہو جاتا ہی

مگر مخل فصاحت نہین ہوتا قدما کے کلام مین اسنے اپنی مقام سے جسقدر دور

جگہ پائی ہی اوسکے دیکھتے تو یہان کچھ بھی فاصلہ نہین۔ (میر) ؎ گلشن بھرا

لالہ و گل سے اگرچہ سب ❊ اک سارے تن بدن مین میری پھپکی ہی ہو آگ

دیکھئے یہان یہ لفظ کہان واقع ہوا ہی عجز طبیعت کو یہان مطلق دخل نہین اگر

آپ نظیر عجز کے مشتاق ہین تو یہ شعر ملاحظہ فرمایئے (ناسخ) اسکی انگیا کی

جو چڑیا کا مجھے رہتا ہے دھیان ❊ ہی کف دست آشیانہ طائر افسوس کا

دیکھئے یہ چڑیا کا کیا بڑا پھنسا ہی دھیان کہان پہونچا کی کی سے کیا لطف

پیدا کیا ہی غرض مصرع کے جملہ الفاظ درہم و برہم ہین یون فرمانا چاہیئے تھا

دہان رہتا ہی تری انگیا کی چڑیا کا مجھے ❊ ہر کف دست اشانہ طائر افسون
(ناسخ) دہن یار کی مانند ہوا ہی معدوم ❊ ڈھونڈھتے پھرتے ہین ہم اپنا دہن ان روز
(اعتراض) مصنف کا دہن معشوق کے دہن کے موافق کیون ہو گیا اسکی و
معلوم ہونی حق تو یہ ہی کہ اس شعر کا لطف باوجود غور و تامل کے مصنف کے
بہت سے معتقدون کو بھی نہ معلوم ہوا غالب ہی کہ اسمین کوئی نکتہ پنہان ا
اگر اس شعر کو یون کہتے تو خوب تھا۔ کمر یار کے مانند ہوا ہی معدوم ❊ ڈھونڈھتے
پھرتے ہین ہم اپنا بدن ان روزون ❊
(جواب) اس بدن کے معدوم ہونیکی وجہ سے شاید آپ پیچ کے طور پر واقف
ہونگے غالبًا یہی وجہ ہی کہ آپنے اسکے اظہار کا ترک اپنے مصرعہ مین مناسب سمجھا و
جب آپکو ناسخ کے ترک اظہار وجہ مین عذر ہی تو آپ کیون اسے پسند کرتے وا
کیا کہنا اعتراض ایسا ہی چاہیے جو اپنے کلام پر بھی وارد ہو اور شعر فہمی تو آپکا
حصہ ہی بندہ پرور وجہ تو خود مصرعہ ناسخ کے الفاظ سے ظاہر ہی اگر آپ نہ
سمجھ سکین تو مصنف کا اسمین کیا قصور ہی دہن کے معدوم ہونیکا ادعا البتہ
کرتا ہی کثرت سکوت پر اور مطلب شعر یہ کہ آجکل مین اسقدر ساکت ہون ا
ایسا لب بستہ ہون کہ مجھے اپنے دہن کا نشان خود نہین ملتا اگر آپ کبھی کسی

کیون چپ ہے بیان کی جواب یہ ہوگا کہ اسکی کچھ ضرورت نہ تھی یہ کچھ لازم نہیں کہ آدمی
اپنی ایک حالت کو بیان کرے اور اسکی وجہ کو بھی ضرور بیان کرے (طالب آملی)
لب از گفتن چنان بستم کہ گوئی ؛ دہن بر چہرہ زخمی بود بہ شد
اس شعر میں بھی وجہ خاموشی کی نہیں بیان کی گئی ہے جیسے اور نہیں آتا کہ کبھی
اس صاف شعر کو شیخ صاحب کے مقلدین سے پوچھا ہو اور انہون نے اسکا مطلب
بیان کیا ہو یا وہ نہ بیان کرسکے ہون یہ مین نہیں کہتا کہ آپنے مطلب اسکا پوچھا
نہیں پوچھنا آپکی فہم و فراست سے بعید نہیں مگر جیسے آپنے پوچھا وہ ہی لوگ
وحشت کے مقلد ہونگے آپکو شبہ ہو اپھر دریافت کیجیے۔
(ناسخ) ہیں عنصر کرتے ہیں اپنے مرکز کو رجوع ؛ خاک کا بعد از فنا ہوتا ہے مدفن خاک میں
(اعتراض) لفظ مرکز نے فصاحت کو برباد دیا اور خاک کا خاک میں مدفن ہونا
بھی عجیب ہے علاوہ بریں اس شعر سے معلوم ہوتا ہے کہ تین عنصر اپنے مرکز کی
طرف رجوع کرتے ہیں مگر خاک اپنے مرکز کیطرف رجوع نہیں کرتی اگر
کوئی شخص اس شعر کو نظر غور سے دیکھیگا تو کہیگا کہ جو مطلب مصنف کا مطلب ہے
اس شعر کی بندش سے نہیں نکلتا۔
(جواب الجواب) مرکز کے فصاحت میں بجز آپ کے ہندوستان بھر میں کسکو

حاصل ہوگا لیکن آپکا کسی لفظ کو فصیح جاننا یا نہ جاننا معتبر نہیں لفظ وہی فصیح ہے جو فصحا کی زبان پر ہو اور اساتذہ نے اوسکا استعمال کیا ہو ناسخ کے کلام میں اس لفظ کا موجود ہونا اسکی فصاحت کے ثبوت کو کافی ہے اور عجیب تر یہ ہے کہ آپ خود خاکی ہیں باینہمہ آپکو خاک کا خاک میں مدفن ہونا عجیب معلوم ہوتا ہے کیون عجیب ہے اسکا ذکر نہیں جناب خاک دم سے یہان مراد کل سطح خاک ہے اور خاک اول اس کل کا جزو ہے جزو کا کل میں جگہ پانا غیر ممکن نہیں بلکہ ممکن ہے خدا کے فضل سے آپ جو کچھ سمجھے ہین وہ بہت خوب سمجھے ہین بھلا اس نے کا کہین ٹھکانا ہے کہ آپکو شعر سے خاک کا اپنی مرکز کیطرف رجوع کرنا نہیں معلوم ہوتا کیا خاک کا مرکز خاک کے سوا کہین اور ہے شاید آپ اس مسئلہ سے واقف ہی نہین یہی وجہ ہے کہ آپکو خاک کا اپنے مرکز کیطرف رجوع کرنا شعر سے نہین معلوم ہوا یہ آپنے بہت صحیح ارشاد کیا کہ اگر کوئی شخص نظر غور سے اس شعر کو دیکھیگا تو کہیگا کہ مہمل ہے مگر یہان صرف شبہ کے ذکر سے آپکی مراد نہ سمجھی جائیگی یون فرمایا ہوتا کہ اگر کوئی مجھ سا شخص تو البتہ آپ کے مقصود کی تصریح بخوبی ہوتی کیونکہ اس شعر کو وہی شخص مہمل کہیگا جو معنی سمجھنے کی لیاقت نہ رکھتا ہو ہر شخص شعر با معنی کو مہمل نہیں کہہ سکتا ــــــ

(ناسخ) تری گزک کے لیے مچھلیاں ہیں بخشکہ : ہر ایک موج ہو سیخ کباب دریا میں

(اعتراض) اس ترکیب مبتذل نے شعر کو مہمل کردیا قربان ایسے استادی کے

(جواب ۳۴) غلط چھپے ہوئے اشعار پر اعتراض کرنا آپ سے کچھ بعید نہیں اس طریقہ کو تو آپ کے استادوں نے بھی پسند کیا ہے جناب شعر یوں پڑھئے

تری گزک کو لیے مچھلیاں ہیں بخشکہ : ہر ایک موج ہو سیخ کباب دریا میں

استغفر اللہ بہت تھوڑی سے لیاقت کا آدمی اس شعر میں فوراً غلطی کاتب کو دریافت کرسکتا ہے آپ میں اتنی بھی استعداد نہیں اور باایں ہمہ آپ ناسخ کے استادی پر قربان ہونیکا دعوی رکھتے ہیں تو یہ کہیئے انکی استادی کا مرتبہ اتنا پست نہیں کہ وہ ہر مبتذل کے قربانی کو قبول کرے اس دعوی کیواسطے بڑی لیاقت درکار ہے —

(ناسخ) جینے کا گرمی تپ غم سے گمان ہے : مدت سے جان میری بدن میں رمق نہیں

(اعتراض) رمق کا استعمال اس جگہ پر کیا خوب طور سے ہوا ہے سبحان اللہ استاد کے بھی معنی ہیں —

جواب ۳۵) یا حضرت شعر کے معنی تو آپ سمجھ ہی نہیں سکتے یہ ثابت ہوچکا اور ثابت ہوتا چلا آتا ہے باوجود اس بات کے آپکو استادی کے معنی سمجھنے کا

بھی دعوی ہے ماشاء اللہ ذرا ملاحظہ تو کیجئے سودا نے اس لفظ کا استعمال کس طرح کیا

کیا ہے ولہ ❊ سن لے اک بات مری جان یہ حق باقی ہے ❊ سخن تجھ سے میں کیا جان کرون یا نہ کرون

(ناسخ) یار کسی کو دیکھ کے بولا یہ ظرافت ❊ ثابت ہوا کہ جو رخ اور زلف کچھ

(اعتراض) کیا خوب شعر ہے کیا خوب مضمون ہے کیا خوب تشبیہ ہے استادی کرتے ہو

مین شاید حضرت ظریف نے شیخ صاحب کو دیکھا نہ تھا ورنہ ہرگز ایسا نہ لکھتا —

(جواب) پھر وہی چھوٹا منھ بڑی بات پھر وہی وحشت کے حرکات اور

اس فہم و فراست پر کچھ حضرت کو ظرافت مین بھی دخل ہے کیون نہ ہو

شعر مین کیا قباحت ہے کیا بڑا مضمون ظرافت ہے اس لیے نافہمید اگر

کبھی کوئی شعر آپ نے اساتذہ سے سنا ہوتا تو اس شعر کے مقابلہ مین پیش کیا ہوتا

تو البتہ استادی کا حال معلوم ہوتا سچ تو یہ ہے کہ آپ ان مضامین لطیف کو

کیونکر پسند کرین کبھی کچھ نہ سنے جو مضمون آپ کے پسند کے لائق ہین

وہ یہ ہین (وحشت) ❊ مہر و مہ خدمت عالی مین سدا رہتے ہین ❊

صبح سے ایک کیا کرتا ہے ایک شام سے کام ❊ یہ البتہ مضمون لطیف ہے

واہ کیا کہنا ہے از بام تا شام و از شام تا بام کس وقت مے کام کرا سکے

چین نہین ایک صبح سے کیا کرتا ہے اور ایک شام سے لاحول ولا قوة

اور مضمون لیجئے (قضیعم) سے دنبالہ دار سرمہ نہین چشم یار مین ٭ نکلی ہے
عین مستی مین ہرن کی شاخ ٭ اس ہرن کی شاخ کو عین مستی مین
نکلتے ہوئے دیکھکر آپ بھی غالباً بہت محظوظ ہوئے ہونگے۔ جہان تک اس
کے لوگ ہین وہان ناسخ کے مضامین کیون نا پسند ہون اور سنئیے (قضیعم)
رہ جائیگا ہمسے تو گر شیشہ سے پھوڑینگے سر ٭ کھائی ہے دل مین یہ جو کچھ جی مین ہے
دیکھئے اس ایک شعر مین کتنی خرابیان ہین اول تو یہ مضمون ہی کیا ہے دوسرے
یہ کہ شیشے سے کوئی اپنا سر پھوڑینگے یا رو دیکھنے والیکا یہان ضمیر ضرور چاہئے
تھی۔

(ناسخ) وہ گلو ملتا ہوا لغو اسلیے ہوتی ہے تو ٭ سارے عروض سا کیا عذر قبول تھا
(اعتراض) عروض سالی فصاحت سیر و الست ہین ساری دنیا کو سخن فہم
کر نہین سکتے مگر میان علی عزت
(جواب) یہ حق بات تو یہ ہے کہ سب کر سکتے ہین مگر آپنے صرف میان علی عزت ہی
کو پسند کیا اس سے تیوری چڑھی سبحان اللہ زبان لکھنؤ اور لکھنؤ کا نامی شاعر
آپکے مقابلہ پر فصاحت کے مدعی ہندر کے تعلیم یافتہ لوگ واہ جناب ہیئے
آپ کو فصاحت مین عذر کیا ہے وہ بھی تو فرمایا ہوتا۔

(ناسخ) ہاتھ سے اُس قاتل عالم کے کیونکر جی بچے ؛ جسکا ہر ناخن بریدہ غیرت شمشیر ہے

(اعتراض) ناخن بریدہ کی ترکیب بھی ناخن بدل زن ہے

(جواب ۲) ترکیب مین کوئی نقصان نہین اگر ہے تو اُسکی تصحیح کیجیۓ تاکہ جواب دیا جاۓ -

(ناسخ) دوستونکو روندتا ہے دل پہنکر کفش تنگ ؛ اے پری زیبا ہے کہنا تجکو دشمن سر پا

(اعتراض) مصرعۂ اولی کی ترکیب نے تو وہ ہل چل مچائی ہے کہ فصاحت پامال ہوگئی اسی ترکیب اور بندش پر اُستادی کا دعوی لاحول ولا قوۃ الا باللہ

کوئی جاہل ہے اگر مصرعۂ اول کی ترکیب کو بیان کرے تو ہرگز ہرگز اس سوء ترکیب اور بندش کے ساتھ نہ بیان کریگا مصرعۂ اول کو یون کہتے تو اچھا تھا

روندتا ہے دوستون کے دل پہنکر کفش تنگ ؛ -

علاوہ برین دوست کچھ دشمن نہین ہین کہ دشمن زیر پا کہنا درست ہو -

(جواب ۳) با وحشت معلوم ہوتا ہے کہ تفضیح کے کسی گرم فقرے نے پھر دل مین جوش پیدا کیا بخارات نے دماغ کی خبر لی چاہ مذلت نہ سوجھا پھر منھ کی کھا گئے استغفر اللہ حق یہ ہے کہ آپکو تو جواب دینا بھی خالی از کراہت نہین اتنا آسان شعر اور اسی بھی سمجھنا آپکو دشوار ہے دو اعتراض دونون

ایسے کہ تھوڑی سی لیاقت کا آدمی بھی اُنکی تردید کرسکتا ہے۔
جناب مولوی صاحب آپکو یہ بھی معلوم نہین کہ جملہ فعلیہ مین فاعل اور
مفعول کے بعد فعل کا آنا فصیح ہے اور اگر فاعل نہو تو مفعول کا فعل سے
پہلے ہونا فصیح تر ہے جسقدر فعل اپنی جگہ سے ہٹا جاتا ہے اوسیقدر وہ فصاحت
کے اعلی درجہ سے دور ہوتا جاتا ہے اس قاعدہ کے موافق آپکا مصرع
شیخصاحب کے مصرعہ سے باعتبار فصاحت بہت پست ہے کیونکہ اوسمین فعل
انتہائی بعد پر واقع ہوا ہے رہا یہ کہ شیخصاحب کے مصرع مین فعل مضاف
اور مضاف الیہ کے بیچ مین واقع ہوا ہے یہ ممنوع نہین۔
سیر دلکو اُس بے مہر سے ہنسنے لگایا ہے عبث ؛ مہر کی رکھکر توقع جی کھپایا ہے عبث
ملاحظہ کیجئے مصرعہ ثانی مین اوسیطرح مضاف اور مضاف الیہ کے بیچ مین فعل
واقع ہوا ہے جسطرح شیخصاحب کے مصرع اول مین واقع ہوا ہے تو آپکو کچھ کچھ
جاہل و کامل کا فرق معلوم ہوا ہوگا یہ تو آپ کے پہلے اعتراض کا جواب
تھا اب اپنے علاوہ چرکین و ناپاک کے جھنجھاڑ ملاحظہ فرمائیے آپکی تقریر سے
یہ معلوم ہوتا ہے کہ دشمنون سے شعر مین وہ دوست مراد ہین جنکو دل
معشوق روندتا ہے سبحان اللہ کیا خوب سمجھے واہ یہ شاید علی حزہ کی صحبت کا

فیض ہے سمجہہ کے دشمن جناب مولوی صاحب یہان دشمن کفش تنگ ہی اور اسکو دو وجہون سے دشمن کہا ہی اول تو وہ بسبب اپنی تنگی کے پاے معشوق کو ایذا پہونچاتی ہے اور ایذا رسانی کا دشمن ہی دوسرے ایذا رسانی معشوق عین ایذا رسانی عاشق ہی اس صورت مین کفش تنگ دشمن عاشق بہی ہے اور دونون صورتون مین معشوق کا دشمن سر یا ہونا ثابت ہے اور لطافت سخن ظاہر ہندہ پرور اشعار ناسخ کے سمجہنے کو لیاقت چاہیے اور اعتراض کے واسطے استعداد ضرور ہی آپ نے توسیب غیرون کے واسطے اپنے تئین رسوا کیا (مثنوی) سہل پندار این سخن گستری ؛ مفلس و سودای گہر چون خری ؛ کار تو با دشمن و با دوستان ؛ نسبت ما ہیت ز دست اجل ؛ مرد چو فہمید و نگوید سخن ؛ جامے زبان خاک بہش در دہن ؛ حیف بدانست چہ بیہودہ ناتوان ؛ لیاس سکے در پے آہو دوان ؛ -

(ناسخ) منتہا ہے سعی پا رستا ہی اپنا پانون پر ؛ کاکل سر ہوگئی ہی اندنون تجہیز پا

(اعتراض) کاکل کا لفظ معشوق کیواسطے استعمال کیا جاتا ہی اور اس شعر مین مصنف نے اپنے واسطے استعمال کیا ہی اگر مصنف کو دعوی معشوقی ہی یا کچہ

ہین کیا ہی تو گفتگو نہین ورنہ سند چاہیے اگر مصرعۂ ثانی یون موزون ہوتا تو اس عیب سے بری ہو جاتا ع ناتوانی سے ہوا ہی موی سر زنجیر پا

جواب (۴۹) آپکی اس طفلانہ تقریر پر بے ساختہ ہنسی آتی ہی یہ کہان سے ثابت ہی کہ مرکا کل و گیسوے عنبر معشوق کیواسطے درست نہین ہندوستان مین تو کاکل و گیسو بانکپین کی نشانی ہی اور عرب مین تمغاے شرافت شاید آپنے گلستان کو سیاح کی حکایت تک بھی نہین پڑھا ہی اب میری خاطر سے ملاحظہ کیجیے اگر یہہ فرمایے کہ اساتذۂ سابق نے نہین استعمال کیا تسلیم بہت سی باتین ایسی ہین جو آگے داخل نظم نہین ہوئی تھین اب شامل ہوتی جاتی ہین ہر زبان کے محاورات اور ہر ملک کے اوضاع و اطوار ہمیشہ بدلتے رہتے ہین بہت سے الفاظ ایسے بھی ملینگے جو ایک ہی شاعر کے کلام مین ہین اور شعرا کے کلام مین اونکا وجود نہین لفظ کے واسطے یہی شرط ہی کہ وہ فصیح ہو اور اپنے محل پر اسکا استعمال ہو نہ یہ کہ شعراے سابق اوسکو داخل نظم بھی کر گئے ہون

(ناسخ) اے دل زار شور کیوں غم عشق ہی تو نکہ اواخر ہی سب کا اور اوائل جوانی

(اعتراض) یہ شعر مہمل ہی کہ وہ کا اواخر کیا اور اوائل کیا اور صیغۂ واحد کے

بدلے یہان جمع کا استعمال کیون ہوا۔

(جواب ۵) یہ تو ہم ثابت کر چکے ہین کہ جس شعر کو آپ نہین سمجھ سکتے وہ آپ کے نزدیک مہمل ہو اس سے آپکو کچھ بحث نہین کہ معنی فہم کسی مہمل کہتے ہین اس مقام پر بھی آپکی تقریر سے یہی ثابت ہوتا ہی کہ آپ شعر کو نہین سمجھے ورنہ ہرگز ایسا مہمل اعتراض نہ کرتے جناب شاعر نے کوہ غم عشق کی کیفیت کو بیان کیا ہے مجرد کوہ سے کچھ بحث نہین اور کوہ غم عشق کے واسطے ابتدا اور انتہا کا ہونا ظاہر مطلب یہہ کہ ابتدا مین یہہ کوہ غم عاشق کو گران معلوم ہوتا ہے اور انتہا مین سبک دوسرا جز آپ کے اعتراض کا تو ایسا ہے کہ اُسنے پہلے سے زیادہ آپکو اہل تحقیق کی نظرون مین سبک کیا ہوگا اور باوجود دعوی شعر گوئی وشعر فہمی آجتک ایسے الفاظ کے معنی نہین معلوم جو عوام کے بھی زبان پر ہین بندہ نواز اوائل اور اواخر یہہ الفاظ بحالت جمعیت بھی واحد کے جگہ پر بولے جاتے ہین۔

(سبب ۵) دور مجنون کا ہگیا آخر ٭ یہان جنون کا ابھی اوائل ہی دیکھئے یہان اوائل واحد کی جگہ پر مستعمل ہوا ہی یا نہین۔

(ناسخ) کرے تو سلسلۂ زلف مین اگر دخل ؎ مرید ناکث بیعت ہو ساری پیرون کے

(اعتراض) مصرعۂ ثانی کی فصاحت کچھ کرامت سے کم نہین۔

(جواب) ہان سارے پیرون کا ذکر ہے اگر کرامت نہ بھی ہو تاہم ایکو ضرور مشہور ہونا چاہیے اور اگر آپ ہم سے پوچھتے ہین تو ہم نہ اول کی کرامت کے قائل ہین نہ ثانی کے ہان فصاحت مین کچھ شک نہین

(ناسخ) وہ سہی قامت ہی تو گھر سے چلے جو باغ کو ؎ سایہ کے مانند پیرے ساتھ دوڑا آئے سرو

(اعتراض) اس شعر کے معنی ذہن مین نہین آتے حقیقت مین مہمل ہے وہ بات اس سے ظاہر نہین جو مصنف کے زعم مین ہے ہان اگر مصرعۂ اول یون موزون ہوتا تو شعر فصیح ہو جاتا ع وہ سہی قامت ہی تو پھر کر جو آئے باغ سے

(جواب) گو آپ سمجھے بھی ہون کہ یہان کاتب سے تحریف واقع ہوئی ہے لیکن آپ اوسے بیان کیونکر کر سکتے ہین ایک تو اپنی لیاقت کا اظہار منظور ہے دوسرے سنت استاد پر قیام مطلوب جناب اصل مین مصرعۂ اول یون ہے (مصرعہ) وہ سہی قامت ہی تو گھر کو پھرے جو باغ سے صرف الفاظ کی ترتیب مین فرق آگیا تھا ایسی غلطی اکثر کاتب سے ہو جاتی ہے۔

(ناسخ) بدتر ہی ضرب المثل سے بھی کچھ نہیں کھو کر۔ پٹ لطافت ہیں سعیدہ تو بھی بہتر شایان گون

(اعتراض) یہ کلیہ جو بحث الیاہی اسکی خرابیاں اس قابل نہیں ہیں کہ بیان

میں آویں اگر کوئی شخص بیان بہی کرے تو گستاخی اور بےادبی سے

محفوظ نہیں رہ سکتا لاحول ولا قوة الا باللہ ہاں اگر از راہ انکسار یا بطور

استعارہ مصنف نے اپنی گور کی نسبت ہیں گوئی کی ہو تو جائے

اعتراض نہیں۔

(جواب ناسخ) ایسی ہی مقامات نازک سے کامل و ناقص کا فرق معلوم ہوتا ہے

اور فہیم و نافہم میں تمیز ہوتی ہے گو یہ مضمون ایک حیثیت سے کلیہ ہونے کی

لیاقت رکھتا ہے مگر چونکہ اسکے کلیہ ہونے میں وہی الزام لازم آتا تھا

جو آپنے غلطی سے دیا ہے اسواسطے شیخ صاحب نے ایسے الفاظ کا استعمال

کیا جسسے معترض کو مجال اعتراض باقی نہ رہے اسقدر خیال اور مقصود کو لفظ گور

کی وحدت نے بخوبی ظاہر اور اچھی طرح ثابت کر دیا تعمیم کی جہاں تک بہی

مضمون پہ نہیں پڑتی یا معنی شعر یہ ہیں کہ دنیا میں ایسے بہی گور ملینگی

کہ ظاہر میں اوسکی شان سعیدی سے بہتر ہے لیکن اگر اوسے کھو دکر دیکھیں

تو وہ بدتر از مزبلہ معلوم ہوگی ہر گور کا بدتر از مزبلہ ہونا شعر کے کسی لفظ

سے ثابت نہین یہ غلطی آپ ہی کے استاد یعنی جناب مولوی عبدالغفور خان
صاحب بہادر کا حصہ ہی جسمین مطلق چون وچرا کی گنجائش نہین ولہ
ع جو ہین اہل دول مرتے ہی وہ دوزخ مین پہنچین گے ہو کہنہ ہو جلائین آگ
سے پاپوش پر زر کو :: یہان کیا ارشاد ہوتا ہی یہ کلیہ آپ کے نزدیک
غلط ہے یا صحیح ۔

(ناسخ) خیال زلف مین ہم باغ جو گئے ناسخ :: تمام برگ تھے کفچے ہر ایک مار کی شاخ

(اعتراض) اس شعر کا مصرعۂ ثانی مہمل ہی اگر یون کہتے تو معنی دار ہو جاتا
ع تمام برگ تھے کفچے زبان مار کی شاخ ::

(جواب) پہلے اپنی فہم درست کیجیے پھر شعر کو مہمل کہیے جب آپکے
فہم مین فتور ہی تو شاعر کا کیا قصور ہے شیخ صاحب کا مطلب یہ ہی کہ جب
ہم خیال زلف مین باغ کی سیر کو گئے تو ہمکو سب درختون کے پتے بشکل
کفچہ ہاے مار نظر آئے اسواسطے کہ پتون سے اور کفچہ ہاے مار سے تشبیہ
تمام ہے یہان مشبہ حسی اور مشبہ بہ غیر حسی ہے اور ہر ایک کا لفظ درختون
کی ہر شاخ کا مبین ہی یعنی ہر درخت کی ہر شاخ سانپ کی صورت اور ان
نظر آتی تھی یہان بھی مشبہ حسی اور مشبہ بہ عقلی ہی اور وجہ شبہ درازی

ہے جو مشبہ اور مشبہ بہ دونون کو شامل ہو اور اگر (ہر ایک) کی لفظ کو
ہم سانپون کے جملہ اقسام کا مبین قرار دین تو جب بھی معنی شعر وہی
باقی رہینگے اب فرمایئے اسمین کیا وقت باقی رہی ہان آپ نے جو اونکے
مصرعۂ ثانی مین اصلاح دی ہے وہ البتہ مہمل ہے اس لیے کہ آپنے درازی
شاخ کو زبان مار سے تشبیہ دی یہان تشبیہ تو حسی ہے مگر تشبیہ مین
جو وجہ شبہ ہے وہ اسقدر کہان دراز ہے جو شاعر کے مقصود پر دلالت
کرسکے ہان اگر آپ اپنی زبان سے کہ آپکی زبان بڑی دراز ہے تشبیہ
دیتے تو شاید ہم آپ کی زبان درازی کے مثال کو آپ کے خاطر
سے تسلیم کرلیتے کیا عجب ہے کہ جانصاحب بخیتی گو نے یہ شعر آپ کی
زبان مبارک کے مدح مین تصنیف فرمایا ہو سے خدا کے سامنے
بھی پانچ ہاتھ کی ہوگی ٭ نگوڑی فتنی قیامت ہے یہ زبان میری ٭
(ناسخ) درازی عمر کی ہے یہ کیسی خاکساری سے ٭ نہین بجھتے جو خاکستر
سے اخگر بند کرتے ہین۔

(اعتراض) خاکستر سے اخگر بند کرنا بھی نئی ترکیب اور خلاف محاورہ ہے
(جواب ۵۵) محاورہ آپ کیا جانین محاورہ وہی صحیح ہے جو لکھنؤ کی مستند

شعرا کے استعمال مین ہو کجا ساحل دریاے شور اور کجا اودہ جناب یہ
اردو ملاحون کی زبان نہین ہے اسمین آپکو کیا مداخلت ترکیب بہی بہت
عمدہ ہی اسمین کوئی قباحت نہین اگر تہی تو آپنے بیان کی ہوتی-

(ناسخ) کوئی نامہ بہیج یا پیغام بہیج ۔ ہون مین بے آرام کچھ آرام بہیج

(اعتراض) آرام کا بہیجنا کہان کا محاورہ ہی سند چاہیئے-

(جواب۵۶) محاورات کی نسبت سند زبان دان کو دینی چاہیے نہ اہل زبان کو
آپکے واسطے یہی شعر سند ہی-

(نساخ) ہے بیتاب کاکل کا خیال ۔ کیجیے دیوانون کی کچھ تدبیر آج
یہان خیال بہیجنے کی سند البتہ آپکو دینی چاہیئے یا آپکے استاد
حضرت نساخ کو بے سند کے یہ خیال بہیجنا ہرگز صحیح نہین-

(ناسخ) اوڑ الیجائیگا شوق چمن تکیہ کو تکیہ کو ۔ محبت صیاد تکیہ مین عبث پر بند کرتے (ہین)

(اعتراض) تکیہ مین پر بند کرنا خلاف محاورہ ہے-

(جواب۵۷) جواب نمبری ۵۶ ملاحظہ کیجئے-

(ناسخ) اک ہمین کے عشق مین ہے آنسوؤنکا تار ۔ سبحہ نکالی ہمنے بہی زنار دیکہکر

(اعتراض) آنسوونکا تار چہ معنی دارد-

(جواب ۵۸) تار رشتہ اور سلسلہ کو کہتے ہین ماشاء اللہ ابھی آپ یہ بھی نہین
جانتے یہان معنی دوم مقصود ہین۔

(ناسخ) جام سائل کی طرح پھرتی ہین در در آنکھین ؎ جیسے عاشق ہو کسی ہرجائی کا

(اعتراض) ایسے مقام پر کافر کے لانے کی وجہ نہ معلوم ہوئی علاوہ برین
کاسۂ سائل اور کشکول سائل تو سنا تھا جام سائل نہ سنا نہ دیکھا۔

(جواب ۵۹) کافر یہان بمعنی ظالم و بیرحم ہے اور رعایت تناظر کچھ واجب نہین ہے
(سالم) کمان سخت بخانۂ بتان افتاد ؎ چہ آتشیست کہ در خانۂ کمان افتاد
یہان لفظ بتان کا استعمال کس وجہ سے ہوا ہے۔ جام سائل کی
نسبت بھی آپکا اعتراض ایسا ہی بے اصل ہے یہ خوب بات ہے کہ جو کچھ
آپنے نہین دیکھا یا نہین سنا وہ صحیح نہین آپنے ابھی دیکھا ہی کیا ہے
اور آپ کے دیکھنے سننے کا اعتبار ہی کیا ہے جناب جام اور پیالہ اور
کاسہ مترادف ہین جام کو اشیاے رقیق سے خصوصیت نہین ہے
(اشرف) نہ نشستہ صحن این گریہ سرو ؎ برنگ جام درویشان رخ ازگرد
کیا یہ مشہور مصرع (آتش) کا بھی آپنے نہین سنا ہی (ولہ) ع
گدائی کو بھی ہم نکلے تو لیکر جام جم نکلے ؎ دکھلیے جو باتین دیکھنے کی

کی ہیں وہ یہہ ہیں (ناسخ) جو اسیر خم گیسوی دوتا ہوتا ہے ٭
دہر کے قید علائق سے رہا ہوتا ہے ٭ یہ گیسوی دوتا اردو میں محتاج سند
ولیسے کمر یہ باوجود وہ کاکل دوتا آئی ٭ تو آدھی شب کو میرے سرہانے آکے گئی
یہ کاکل دوتا اور یہہ آدہی شب بہی اردو میں سند چاہتی ہے یہ وہ ترکیبیں
ہیں جو آپ کسی مستند کیا غیر مستند شاعر لکھنؤ و دہلی کے کلام میں نہ پائیگا
(وحشت) کب خیال حلقۂ جعد رسا ہوتا نہیں ٭ کب دل دیوانہ پابند
بلا ہوتا نہیں ٭ یہہ جعد رسا بہی گیسوی دوتا سے کم نہیں اور ایک
تماشا ملاحظہ کیجیے ۔

(ناسخ) ٭ رخ آتش فشاں جو اپنا دکھا دے تو تختۂ سنگ
کے پیر کے تلے چھپا دے چراغ ٭ ایسا جوالا مکھی معشوق بہی آپنے
کبھی نہ دیکھا ہوگا استغفر اللہ چراغ کیا اگر اگیا بیتال بہی دیکھے تو بجھا
چھوڑ دے آتش فشان پہاڑ تو دنیا میں دس بیس مل جائیں گے مگر
ایسے معشوق جو رخ سے آتش فشانی کرتے ہوں کہیں نہ ملیں گے
(ناسخ) نظر آتی ہیں جرم آفتاب افلاک سے جیسے ٭ شراب اسکے تن نازک
سے یوں صاف آشکارا ہے ٭ ۔

(اعتراض) واہ ری تجدید نشہ شراب کا تن معشوق سے آشکارا ہونا واہیات ہے اگر گلو سے کہتے تو اچھا تھا۔

(جواب ۶) اسمین قباحت کیا ہے کیا تن معشوق کی نزاکت وصفا کا ذکر معیوب ہے کسی صاحب تمیز سے اس تشبیہ کی جدت اور لطف کو پوچھیے آپ کیا جانین یا کوئی شعر وصف اندام محبوب مین اس قسم کی تشبیہ کا یاد ہو تو اسکے مقابلہ پر دیکھیئے اوسوقت اس تشبیہ کی قدر ہوگی

(ناسخ) ہم آدمی ہین وصل ہنین کچھ : ہوتا ہے تم نظارہ مردم گیاہ سے

(اعتراض) یہ شعر مہمل ہے مردم گیاہ کا وصل ثابت ہنین اگر مضمون جوڑا کہتے تو شعر درست ہوتا یقین ہے کہ شیخ صاحب نے مردم گیاہ کو دیکھا ہنین اگر میری طرح بچشم خود دیکھتے تو ہرگز ایسا نہ کہتے معلوم ہوتا ہے کہ صاحب مخزن نے شیخ صاحب کو گمراہ کیا۔

(جواب ۷) کیا خوب صاحب مخزن کی تحقیقات تو غیر معتبر ہو حالانکہ وہ طبیب تھے اور آنکی تحقیقات پر جملہ اطباے ہند کی کارروائی موقوف ہے اور سب انکے اقوال کو معتبر جانتے ہین۔ اور آپکا معائنہ اور قول صحیح جنکو آجتک یہ ہنین معلوم کہ جام وپیالہ ایک چیز ہین یا مختلف اگر آپکا

معاینۂ صحیح بھی فرض کیا جائے تاہم شہرت کے مقابلہ میں اوسکو وقعت
نہین حاصل ہو سکتی قول جمہور سے آپ کے قول کی مخالفت عیان ہے
اور جو قول قول جمہور سے مخالفت کرے لائق اعتبار نہین بانگ باکیان
ہے شاعر شہرت کا پابند ہے سب نے سرو کو بے ثمر کہا حالانکہ وہ ہر و سنہ
(ناسخ) پھول لاتے ہین برابر سب گلستان ہر برس ٭ پر ہمارے داغ حسرت
ہین دوچندان ہر برس ٭ —
(اعتراض) مصرعہ اول مین جو کلیہ ٹھرایا ہے وہ محض غلط ہے اور
ایسا وقوع مین آنا محال ہے —
(جواب) ایسا وقوع مین آنا تو محال نہین آپکا شعر کے معنی صحیح نہ پہنچا
البتہ جناب یہان برابر ہمیشہ کا مترادف ہے نہ بمعنی مساوی التعداد
جیسا آپ سمجھے ہوے ہین ہم برابر آیا کئے اسکے معنی یہی ہین کہ ہم ہمیشہ
آیا کیے افسوس جب آپ اس لفظ کے معنے ہی کو نہین سمجھے تو اسکے لطف
کو کیا خاک سمجھے ہونگے معنی شعر یہ ہین کہ سب گلستان ہر سال برابر پھولا
تو کرتے ہین مگر ہمارے گل اے داغ حسرت ہر سال دوچند ہوا کرتے
ہین یہ بات کسی باغ مین نہین یہ لفظ اردو مین کبھی محض تحسین کلام

کے واسطے ہی آتا ہے اگر یہان اسکے استعمال کی یہی وجہہ سمجھین تاہم معنی شعر مین کوئی قباحت واقع نہین ہوتی۔

(ناسخ) جب اُچکتی ہی طبیعت بہر مضمون بلند ؛ طائر سدرہ کو آجاتی ہین شہپر ہمین

(اعتراض) دیکھیے شیخ صاحب کی طبع مبارک دمیلون اُچکتی ہوئی کہان جاتی ہے۔ چابیے دانتون سے لوہے کے چنے کھیل نہین۔

(جواب) واہ جناب مولوی صاحب سبحان اللہ کیا خوب اعتراض کیا اور کیا عمدہ بیان ہے کیون نہو کس عظیم الشان بندر کی تعلیم اور کس ملک کی زبان ہے لکھنؤ کی زبان یہ فصاحت کہان پا سکتی ہے پھر بھلا ناسخ کی بول چال آپکو کیونکر پسند آسکتی ہے بہرحال اہل زبان کو اس شعر کی فصاحت مین کلام نہین بندر کلکتہ کی بول چال سے ہمین کچھ کلام نہین۔

(ناسخ) فراق یار مین بجلی نہین چمکتی ہی ؛ غبار لشکر انجم ہے سحاب کے بدلے

(اعتراض) بجلی نہین چمکتی ہے تو کیا چیز چمکتی ہی اسکا ذکر ضرور تھا جیسے کہ مصرعۂ ثانی مین سحاب کا بدلہ غبار لشکر انجم ٹھہرایا ہے پس مصرعۂ اول مہمل ہے۔

(جواب) واہ کیا خوب سمجھے کیون نہو آپ ہی اپنے وقت کے لال بجھکڑ ہین خفا نہو جیگا لال بجھکڑ کا مرتبہ علی غرہ سے کچھ بڑھا ہوا ہے یہہ نہ فرمائیگا کہ میرا مشبہ بہ مجھسے کم مرتبہ رکھتا ہے یہ تشبیہ میرے شان کے خلاف ہے اوسکو آپ سے بڑھکر بات سمجھنے کی لیاقت تھی اور ہندوستان بھر مین اسکی خوش فہمی کی شہرت آپکو تو سوا میرے ابھی تک کوئی بھی نہین جانتا مگر انشاء اللہ اب آپ بھی ویسے ہی مشہور ہوا چاہتے ہین آمدم بر سر مطلب جناب یہان غبار لشکر غم محض سحاب کا بدلہ نہین ہے بلکہ اس سحاب کا مشبہ بہ ہے جسمین بجلی چمکتی ہو تشبیہ مرکب مین یہ ضرور نہین ہے کہ اجزاے طرفین کی تشریح کیجاے دیکھیے قواعد تشبیہ مطلب شعر یہ کہ نہ یہ سحاب ہے اور نہ اسمین بجلی چمکتی ہے کہ جسکو مین بحالت فراق یار دیکھ رہا ہون بلکہ یہ میرے لشکر غم کا غبار ہے۔ لشکر غم یہان خود بیان کر رہا ہے کہ میرے غبار مین شمشیر و سنان نیزہ آہ آتشناک بمنزلہ برق سحاب ہے نافہم۔

(ناسخ) رنگ تو کیا کٹ رہے ہین دیکھنے والون کے سر پر تیغ بھی ہے چال اُس محبوب چوپڑ باز کی ؏

(اعتراض) محبوب چوپڑباز کی ترکیب بھی خوب ہے

(جواب ۱۵) در سخن گفتن خطائے جاہلان پیدا شود ؛ تیر کج چون از کمان بیرون جہد رسوا شود ؛ نادانستہ سخن کہنا دانائی کے خلاف ہے ایسی باتون کا نتیجہ پشیمانی کے سوا کیا حاصل ہو سکتا ہے آپکو محبوب چوپڑباز کی خوبی مین کیا تامل ہو کیا یہ ترکیب صحیح نہین یا فصحانے اسکا استعمال نہین کیا (آئین اکبری) حضرت شاہنشاہی بساط چوپڑبازی را کرم ساختہ آئین وی خاص درین بازی کہ صد حکمت درضمن آن مندرج است انتظام فرمودہ اس فقرہ مین بساط چوپڑبازی ملاحظہ کیجیو

(ناسخ) کبھی لیلی کبھی شیرین کبھی عذرا سلمی ؛ تیری خدمت مین ہر روز ایک پیپیار نئی

(اعتراض) عذرا سلمی کی ترکیب وہ ہے جس سے سخن فہمون کا دم بند ہوتا ہے شاید یہ کسی لکھنوی معشوق کا نام ہے

(جواب ۱۶) اس عذرا سلمی پر اعتراض کرنے سے شاید آپکا یہ مطلب ہے کہ ہدہد کبوتر اور بوریا سند یہ ترکیبین صحیح ہو جائین سبحان اللہ کجا بست و کجا شیر بست جناب یہان وہ صورت نہین ہے بلکہ یہان عذرا اور سلمی کے درمیان سے (کبھی) کا حذف کرنا ہی فصیح ہے اسواسطے کہ یہ لفظ

ایک ہی فائدے کے واسطے مصرعہ مین کئی جگہ آچکا ہے اور یہان حالت
حذف مین بہی اپنی وجود پر بخوبی دلالت کرتا ہے اور بلاغت یہی چاہتی
کہ وہ الفاظ جو حالت حذف مین بہی اپنے معنی پر بخوبی دلالت کرسکین
ترک کئے جائین اب آپ بوریا مسند اور ہدہد کبوتر کو بچشم انصاف ملاحظہ کیجیے

(ناسخ) سوجہتا ہے نیک و بد غفلت مین کیا انسان کو ۔ بوریا مسند ہو
یکسان کرتی ہے تاثیر خواب ۔ دیکھئے یہان بوریا او مسند بلا حرف
تردید کے حکم شتر گاؤ پلنگ رکھتے ہین یا نہین ذرا آنکھین کھولکر
دیکھیے تو یہان خواب کی بہی حالت دگرگون ہے یہ بہی ہاتہی اور
دہی کی طرح تا دیا گیا ہو گیا ہدہد کبوتر بلبل اوس
گل کا نباڈول نہ کیون ہو آشیانہ طائر افسوس کا ۔ یہان ہدہد کبوتر
کے ساتھ بلبل بہی گرفتار بلا معلوم ہوتا ہے ۔

(ناسخ) ابتدا و انتہا موج ازل ہے اور ابد ۔ کیا تہا اون مین نشان
ساحل دریاے دل ۔

(اعتراض) موج ازل اور ابد کی ترکیب کسقدر فصیح اور درست
اور استادانہ کہ طفل ابجد خوان جس سے پناہ مانگے

اور سکے یہ ترکیب غلط ہو گئی۔

(جواب) سوچ ازل اور ابد کی ترکیب لکھنؤ کے زبان مین تو فصیح ہی چاہیے بنگالہ کی زبان مین فصیح ہو اور یہ (اور) ہی غلط نہین غلط جو ہے اسکی دو مثالین مین ذیل مین عرض کرتا ہون۔

(ناسخ) سے نقش کیا کیسا فتیلہ و کہان کا تعویذ ٭ عشق صادق ہی جو پوچھو تو ہے اچھا تعویذ (ولہ) صاف دو ٹکرے ہوے تیغ اجل سے ناسخ ٭ لاکھ مردون نے زرہ پہنے و باندہا تعویذ ٭ ملاحظہ کیا آپنے یہ بے سروپا (اور) غلط ہے اور یہ فتیلہ ہی اردو مین فلیتہ کی جگہ پر فصیح نہین گو یہ ارزوی لغت صحیح ہے مگر اردو مین فلیتہ ہی فصیح ہے نظم و نثر اساتذہ مین بہی یہ لفظ یون ہی آیا ہے اور خاص و عام اسکو اسی طرح بولتے ہین

(ناسخ) آپ اپنے عیب سے ہوتا نہین واقف کوئی ٭ جیسے لوا پنے دہن کی آدمی کم ناک مین ٭

(اعتراض) جب مصرعۂ اول مین دعوی کلیہ ہی تو مصرعۂ ثانی مین دلیل کلیہ چاہیے دلیل کلیہ نہونے کی وجہ سے شعر غلط ہو گیا اگر شیخ

اس مصرعہ سے کوئی شخص خاص مراد ہے تو وہ بات اس ترکیب سے

نہین نکلتی —

(جواب) بوی دہن کا کم معلوم ہونا یہی کلیہ ہے مطلب یہ کہ ہر گندہ دہن

کو جسقدر بو اصل مین ہوتی ہے اوسقدر نہین معلوم ہوتی اور کمی حد بینی

تک کمی ہے اور اسقدر کمی کہ وہ حد بینی سے قریب ہو داخل عیب نہین

اس صورت مین ہر صاحب بوی دہن کا اپنے عیب پر واقف ہونا نا

ممکن اسم

یہ نقص شعر ذیل مین البتہ ہے (ناسخ) ہمیشہ چپ ہی رہو جو ہی صاحب

زبان تیز چاہیے بیٹھ ... نہ یہان کلیہ اور دلیل کو سطالعہ

ثابت کیجیے تو ہم جانین ایسے سیکڑون شعر ڈپٹی صاحب بہادر کے دیوان

مین موجود ہین —

(ناسخ) باعث گریہ ہوئی فرقت مین محکمہ کشتی نہ سا قیا اشکون سے

مے کا استحالہ ہوگیا —

(اعتراض) مے کے استحالہ سے مضمون کو مارے خوشی کے حال

کی کیفیت حاصل ہوتی ہے —

(جواب ۹۹) یہ حال بے محل دیکھکر اہل تمیز مارے ہنسی کے لوٹے جاتے ہین اور۔ محال ست کہ ہنرمندان بمیرند و بی ہنران جای ایشان گیرند آپ کی شان مین فرماتے ہین (جواب ترکی بترکی)

(ناسخ) دوائر حرفون کے بنتے ہین طوق گردن قمری ؛ رقم کرتا ہون گر مضمون اسکے سرو دلجو کا ؛

(اعتراض) دوائر جمع اور طوق جمع قمری واحد یہ تو شیخ صاحب کا حال ہے کہ جمع اور مفرد کا بھی استعمال ہنوز معلوم نہین واہ رے دعوی استادی واہ پیران نمی پرند مریدان می پرانند۔

(جواب ۱۰۰) پہلے تو حضور اپنی اس گھبراہٹ کو ملاحظہ کرین کہ طوق واحد ہے اور آپ جمع فرماتے ہین اسی مین گھبراہٹ کہون یا طوفان بے تمیزی جناب من طوق گردن قمری مشبہ بہ ہے مطلب یہ کہ حرفون کے دائرے گردن قمری کا طوق معلوم ہوتے ہین اب ایک شعر مین آپکے استاد کا عرض کرتا ہون تا خلعت ندامت اور بھی گران ہو (ولہ) وصف لکھتا ہون جو اوس مست شراب حسن کی ؛ ہے دوائر دار حرفون پر گمان انگور کا ؛ یہ استاد انگور دیکھئے اور بے تکلف بیان ہو جیئے افسوس سعدی اس زمانہ مین نہین

اگر ہوتا تو گجراتیون سے زیادہ آپ لوگون کے فہم و فراست کی تعریف کرتا

(ناسخ) کیا ہوا اسقدر لاغر فراق یار فی محاورہ کہ کہتے ہین سب ہمدم نہ لیلی ہو نہ مجنون ہے

(اعتراض) یہ شعر مہمل ہے ۔

(جواب) دعوی بے دلیل کو لوگ مہمل کہتے ہین شعر بامعنی مہمل نہین کہلاتا لاغری لیلی و مجنون بفراق یکدگر ثابت ہے پھر شعر کو مہمل یون کہہ سکتا ہے یہ تین شعر خسرو کے جنکا مضمون قول لیلی ہے آپ کے اطمینان کیواسطے ذیل مین عرض کئے جاتے ہین ملاحظہ کیجئے ؎ بگداخت ز سوز دل وجودم

از اوج فلک گذشتہ دودم ٭ تا بستر تو زمین شنیدم ٭ من نیز

ہمان زمین سپردم ٭ گر حلہ برآ ... بیرم ٭ بینی ہمہ تنسخت جسم

(ناسخ) پاک ہو کیونکر نہ اپنی چشم گریان کی نگاہ ٭ آب جس شئے سے گذر جاتا ہے وہ شئے پاک ہے ٭

(اعتراض) مصرعۂ ثانیہ کا کلیہ غلط ہے بقول سعدی علیہ الرحمۃ سگ بدریاے ہفتگانہ لبشوے الخ اگر پانی نجاست سے گذر جاے تو نجاست پاک ہو جائیگی شاید کہکر اپنا دل بہلا لیا خواہ ہو خواہ نہو۔

(جواب) آپکو شعر مین بھی تتبع سے چارہ نہین بندر کلکتہ کا اثر کیونکر ...

بہتر جواب سنئے۔ بہت سی باتین ایسی ہین کہ وہ حقیقت مین کلیہ نہین
مگر عام لوگ انہین کلیہ جانتے ہین اور شعرا نے بھی عموماً اس شہرت کی
شائعیت کی ہے از انجملہ آفتاب و آب کا کلیتہ مظہر ہوتا اور عموماً
عورات کا ناقص العقل ہونا حسینون کی بیوفائی بھی اسیطرح مشہور ہے
چنانچہ حضرت سودا فرماتے ہین سے زاہد سمجھے تھا تیرے مجلس ہوتے پر یقین نقل
لیکن جو چیز خشک ہوئی پھر وہ پاک ہے (نظامی) اگر راست بودی سرانجام زن
زنان را مزن نام بودی نہ زن ۔
(ناسخ) ہا جب قبر مین لاشہ بھی اتر لیتا ہے تب وہ بیمار محبت کی خبر لیتا ہے
(اعتراض) بھی زائد ہے۔
(جواب) یہ بھی ہرگز زائد نہین بسبب عدم واقفیت زبان اردو کے
آپکو زائد معلوم ہوتا ہے اس حرف سے ترک جملہ اوقات خبرگیری کی
تاکید ظاہر ہوتی ہے اور حالت حذف معطوف مین معطوف علیہ کے
ساتھ واسطے دلالت حذف معطوف کے یہ جملہ مین ضرور آتا ہے مثلاً ہم
کسی شخص سے کہین کہ کتاب بھی لیتے آنا اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ علاوہ
کتاب کے اور کوئی چیز بھی مطلوب ہے اگر بھی یہان نہ آوے تو پہلے

معنی جلد سے ہرگز نہ سمجھی جائینگے یہی نقص شعر مین بھی ہی کے
علیحدہ کرنے سے پیدا ہوگا مطلب شعر یہ ہے کہ جب بیمار محبت مرجاتا ہے
اور لاشہ قبر مین اتر لیتا ہے اوسوقت وہ اوسکی خبر کو آتا ہے بزبان باتون
کے ہوئے وہ ہرگز نہین آتا تھا قسم حرف زائد کی مثال یہ ہی ملاحظہ کیجئے
(ناسخ) نکالے کون خنجر سوزن نگاہ بتان : کھٹک رہی ہین یہ پہلو مین خار حسرت دل
مصرعہ ثانی مین یہہ بیکار اور خار بہی دام نادانی مین گرفتار و خوار ہے
یون فرماتے کھٹکتا ہے میرے پہلو مین خار حسرت دل :
(ناسخ) دل ہمارا انگریزین جلیبی سے تنگ ہے : رستا ہے ہمین روح کا قید فرنگ ہائے
(اعتراض) ... یہ وزن فا ... کہان کی زبان ہے یہ لفظ محض
غلط ہے —

(جواب) آپکا نا تحقیق ہونا تو کچھ عجیب نہین لیکن باوجود ایسی جرات
اعتراض پر تعجب آتا ہے اور باوصف لاعلمی لفظ کو غلط کہدینا آپ ہی کا
کام ہے ملاحظہ کیجئے یہ کہان کی زبان ہے (وصال) ازین گفتہا اقسم

گشت تیز : کہ سیل دلم بود با انگریز
از اینکہ از انگریزان لیسی : بہ ایران هین بہم انکسی

یہ دونون شعر ... وصال ... ہین

انگریزی کیا منحصر ہے فارسیون نے بہت سے غیر زبان کے الفاظ میں
تصرف کیا ہے (مہر منجات) خوشا دمی کہ کپتان جس یار شو ذر فیض
بادہ کشی سبد گلستانہ: یہہ کپتان انگریزی زبان مین کب صحیح ہے
(ناسخ) سمجھے ہین کمر یار کو نہین ہی ہیچ: اگرچہ ہیچ و ہ ہو روزگار کے نزدیک
(اعتراض) مصرعہ اول کی بندش کیا خوب ہے اور لفظ ہیچ کی تکرار نے
دونون مصرعون مین اور حسن دونا کر دیا۔
(جواب) اے ہیچ برای ہیچ در ہیچ پیچ ہ جب آپکو یہ نہین معلوم ہے کہ تکرار
کس صورت مین مخل فصاحت ہوتی ہے اور کس حالت مین یہ فصاحت
افزا ہے تو آپکو زبان کھولنے کی کیا ضرورت تھی شاید جواب اعتراض
کی ذلت کو آپ برا نہین جانتے۔
(ذوق) بڑے موذی کو مارا نفس امارہ کو گر مارا۔ نہنگ و اژدہا و شیر نر مارا تو کیا مارا
دیکھیے اس شعر مین بھی تکرار ہے۔ اگر تکرار قبیح کی نظائر مطلوب ہون تو
تنقیح ملاحظہ فرمائیے۔ مصرعہ اول کی بندش مین بھی کوئی نقص نہین
اگر آپ کے نزدیک کچھ تھا تو بیان کیا ہوتا۔
(ناسخ) گرچہ پیغام مسیحائی نہین: جان مین جان آگئی پیغام وصل کے پیغام سے

(اعتراض) اس شعر مین لفظ چه زاید ہے عیسائی پیغمبر کی ترکیب غیر مانوس
اور سامع خراش ہے۔

(جواب) بہلا کہین تو سنبہل کر چلتے ہر قدم پر ٹہوکر کہاتے آپہی کو دیکہا
الله رے بیخبری آپ گر اور گرچه کو یہان مترادف سمجہے ہوے ہین
جناب گرچه مفرد اور (ان) وصلیه کا ترجمه ہے اور گر حرف شرط
اگر کا مخفف ہے بڑی شرم کی بات ہے آپ باین دعوی تحقیق
بہی نہین جانتے کہ گرچه کلمه مفرد ہے یا مرکب (عشقی) گرچه داری تو
صورت [illegible] چون خر [illegible] نیست [illegible] بیخبری۔
بہلا اس شعر [illegible] چه کی جگه گر [illegible] دیکہیے پہر بہی معنی [illegible]
[illegible] مین یا شعر [illegible] ہی مین گرچه کی جگه گر رکہکر معنی پر نظر کیجیے کہین
معنی اول کا پته ملتا ہے لاحول ولا قوة الخ باین پایه تحقیق دعوی آخر
اور ترکیب سامع خراش کیسی یه صفت ترکیب کی ہمنے آجتک نہین سنی
جہان ترکیب اس صفت کی بہی ہوتی ہے وہان کے لوگ اگر عیسائی
پیغمبر کی ترکیب کو غیر مانوس کہین تو تعجب کا مقام نہین اہل زبان
ایسی ترکیبون کو غیر مانوس نہین کہہ سکتے فارسی اردو مین یه ترکیب

بکثرت مستعمل ہے عمدہ جراح افلاطون حکیم حسن صباغ عیسائی پیغمبر
ان سب لفظون مین ایک ترکیب ہے اور سب لفظین بولی جاتی ہین جو
ترکیب لائق اعتراض ہے وہ مین عرض کرتا ہون —
(ناسخ) کیا ہی سینہ و پہلو کو چہانکر روزن ہے نوک تیر مگر نوک خار حسرت دل
یہ چہانکر روزن کرنا خلاف ہے چہاننا خود روزن کرنے کے معنی مین
مستعمل ہے —
(ناسخ) بجای شمع یہان سوز داغ حسرت ہے ہر ایک چلتی ہے نخل مزار کی شاخ
(اعتراض) ہر ایک کا لفظ مصرعہ پر اس شان سے واقع ہے
جیسے ٹیلی پر الو ہوتا ہے واہ رے استادانہ ترکیب کہان ہر ایک
کہان شاخ —
جواب ماشاء اللہ اس اعتراض مین تو اپنی بڑی بلاغت صرف کی ہے
تشبیہ تو آپنے اپنے نزدیک بہت اچھی پیدا کی مگر مین اسی آپ کی
شان کے خلاف جانتا ہون بہتر خدا یہ تشبیہین آپ کو مبارک کرے
پہلا شعر ذیل کو تو ملاحظہ کیجیے (ناسخ) ہوئی ہے قید مرے
جسم کے قفس مین روح ہے — یہ جانتی ہی نہین قیدیون کی اسمین روح

(اعتراض) ہین کا لفظ فضول ہی اگر مین کے بدلے بہی کہتے تو اچھا تہا۔
(جواب) مین کو اگر مصرعہ سے علیحدہ کرلین تو معنی بدل جاینگے سو اسطے مین
فضول نہین اور یہان اگر بہی مین کی جگہ کیا جاسے تو نزاکت معنی تشریف
لیجاے گی پہلی صورت مین الفاظ شعر سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ حسینون پر مسلمان ہی
مرتا ہے کافر نہین مرتا کیونکہ مرتے دم مین حور کا دیکہنا مسلمان کیواسطے خاص ہے
دوسری صورت مین یعنی بہی کے استعمال مین یہہ ثابت ہوتا ہی کہ جو حسینون
پر مرے وہ مسلمان ہے اور ہم مسلمان تو ایسے حسینون پر مرنیوالے ہین
کہ علاوہ زندگی کے دم مرگ بہی حور کو دیکہتے ہین۔ اس صورت مین جو لطف
ایہام مرنے مین تہا وہ باقی نہ رہا بلکہ نقص معنی مین بہی کی استعمال سے
پیدا ہوا وہ اہل شعور سے پوشیدہ نہین یہ تو جواب تہا اب ایک شعر ہم
استاد کا سنیے (وله) وقت پیری مین نہین زلف چلیپا سے غرض ۔ نہ کام
راہب سے نہ محبوب ترسا سے غرض ۔ یہان آپکے نزدیک مین کیسا ہے
آیا زائد ہے یا نہین۔
(ناسخ) بخت نے پائی جگہ بیداری ۔ میرے پاے طلب کو خواب ہوا
(اعتراض) کہ زائد ہی اور بیداری پانا کہان کا محاورہ ہے۔

(جوابؔ) اس کاف کو آپ ہی زائد کہتے ہین اور تو دنیا مین کسینے نہین کہا اگر دتنیکہ اور دمیکہ ان لفظون مین کاف زائد ہے (تو جبکہ مین بہی زائد ہوگا اور اگر نہین تو آپکا اعتراض غلط ہے اور بیداری پانا راحت پانا چین پانا آرام پانا فراغت پانا یہہ اہل زبان کی محاورات ہین انمین آپکو کیا دخل

(ناسخ) دامن کوہ سے اوڑا وڑ کر او ہرآتی ہین ؛ شاید اُنکو وحشت جنون نکلی ہین پرچھے بہی

(اعتراض) اگر ہین کیجگہ کے ہوتا تو محاورہ کے خلاف نہوتا۔

(جوابؔ) روزمرہ درست کیجئے جب غیر ذی روح کیواسطے پر نکلنا بولتے ہین تو ایسی جگہہ ہیں آتا ہے اور ذی روح کیواسطے کے بولتے ہین۔

(ناسخ) ساز مطرب میری آواز سے ہی کیا جاموش ؛ احتیاط آ ہوئی داؤد بہی شنا یا خاموش

(اعتراض) لفظ شنا یا سے یہ لفظ مہمل ہو گیا شنا یا کے بدلے گو یا کہتے تو بہی عجز کے ساتھہ ایک طرح شعر سعنی دار ہو جاتا۔

(جوابؔ) ذرا دیکھیئے تو آپکے خیالات مہمل کا اثر عبارت اعتراض پر کیسا پڑا ہے کہ اوسکی عبارت مہمل ہو گئی مگر ہین آپکے مطلب کو سمجہا اس عبارت مہمل سے آپکا مطلب یہہ ہے کہ بسبب لفظ شنا یا کے شعر مہمل ہو گیا یہ آپکی غلط فہمی ہے آپ پہر شیخ صاحب کی غزل کو دیکہہ جایئے یہہ شعر اونہون نے نعت میں

فرمایا اور نعت مین لفظ نشانا بہت مناسب ہے گویا گویا کبھی یہان نہ کہیگا

(ناسخ) ناسخ فلک نے خاک مین لیکر ملادیا ؎ اب چاہیے ہے مجکو مدد بوتراب کی

(اعتراض) ہے کا لفظ حشو ہے

(جواب) یہان (ہے) خواہش مدد کی تاکید کیواسطے آیا ہو زائد نہین ہے اسکو سمجہو

(ناسخ) رنج غربت و وحشت کین شمس ہجر دو کسطرح ہو شادمانی خاطر ناشاد کی ؎

(اعتراض) کی کے بدلے کو کہا ہوتا-

(جواب) دونون لفظین اسجگہ بول سکتے ہین آپنے کو کو ترجیح کیا سمجہکر دی

(ناسخ) مرگیا لیکن وہی رنگین مزاجی ہے ہمین ؎ غازہ بنتا ہے اسے حور میری خاک سے

(اعتراض) ابہی کا لفظ اس شعر مین حشو اور فضول ہے

(جواب) ابہی آپ زبان اردو سے بخوبی واقف نہین یہ لفظ تاکید وجود

رنگین مزاجی کا فائدہ بخشتا ہے مطلب یہ کہ گو فنای شخص مستلزم فنای کیفیت

مزاج شخص ہے لیکن میری رنگین مزاجی ابہی تک باقی ہے اور وہی اسکی کیفیت

ہے یہ متغیر نہین ہوئی دوسرا مصرع اسپر دلیل ہے فافہم-

(ناسخ) یا ایک ہی سو وصل تہا آٹھ پہر ؎ یا دیکھین رنج مجکو حسن شام و سحر } رباعی

یا کاکل دلدار سے تہا ربط مدام ؎ یا لوٹتی ہین سانپ مری چہاتی پر

(اعتراض) معلوم نہین کہ شیخ صاحب کو جن نے کیا تکلیف باطنی دی ہی کہ آہ و فریاد مین مصروف ہین شاید ایسے وقت مین کوئی اونکا سر پکڑنیوالا نہ تھا اگر ایسا ایک واقعہ سخت ہوا تھا تو بھی شیخ صاحب کو اسکا لکھنا مناسب نہ تھا

(جواب) سخن ناسنجیدہ کا نتیجہ شرمندگی ہے بے محل بات کہنے کا ثمر ذلت آپنے سر پکڑنا ایسا بے محل صرف کیا ہے کہ یہ خود آپکی نادانی کا شاکی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپنے سر پکڑنا کبھی سن لیا ہے مگر پکڑنے کا شعور نہین اسیوجہ سے یہ محاورہ بیجا صرف کیا گیا۔ جیسی آپکی زبان دا[illegible] شعر فہمی کا [illegible] اوس سے بھی بڑھا ہوا ہے اس شعر مین جن سے وہ مردم تھی مقصود ہین جنکو یاوہ صفت جہالت دیکھ ہیچ زبانی ہمہ دانی اور سحر بیانی کا دعوی ہو یا وہ مردم صورت و دیو سیرت جنکی صحبت سے آدمی کیا غول نفرت کرتے ہین نہ جن جیسا آپ سمجھے ہین مضمون تو اس لائق نہ تھا کہ کوئی ذی شعور اسپر اعتراض کرے اور اعتراض بھی ایسا کہ جو لائق جواب نہین مگر خیر جیسا آپکا اعتراض تھا ویسا ہی جواب دیا گیا۔

بھلا اشعار ذیل کے مضامین کی نسبت آپ کیا فرماتے ہین۔

(نساخ) انہو ویرانی سی گہبرا کی نکلتا ہون جو ہین ؛ دیکہکر بہاگتی ہین غول بیابان مجہکو

اللہم احفظنا ذرا انصاف سے کہیگا کوئی اور بہی جمال مبارک آپنے دیکہا ہے

جس سے اغول تک بہاگتی ہون یہہ مضامین البتہ آپ لوگون کے پسند کے

لائق ہین مولوی صاحب کیون زبان کہولکر ندامت مول لی۔

اور سنیے ہر طرف سے رندی آشام کا ہی جو ہجوم ؛ ہو گیا دار الحرام ای دوستو میخانہ آج

اس رند کے ہجوم اور دار الحرام کو آپنے دیکہا اسپر طرہ یہ کہ ہر طرف سے ہجوم تہا

یہ وقت تہنائی البتہ بوجہ بیانیکو لائق تہا کیون مولوی صاحب سچ کہیے

یہ کیسا مضمون ہے ۔

(ناسخ) وہ مومن افضال الہی سی ہے ؛ خوش اتدن افضال الہی سی ہی
ہر مصرعہ تاریخ بقول ناسخ ؛ وہ مومن افضال الہی سی ہی
} رباعی

(اعتراض) اس رباعی کا مصرعہ اول و چہارم ایک ہی یہ عیب ابتدائی جاہل سے
بہی افحش اور اقبح ہے بقول ناسخ لکہدینے سے کام نہین نکلتا۔

(جواب) آپکے نزدیک معیوب ہو تو ہوا کرے شعرای ہند و عجم کے نزدیک معیوب نہین

(سودا) پہر نظر تجکو نہ دیکہا کبہی ڈرتے ڈرتے حسین جی کی زین جی ہی ہاتن قمر کی

ع کیا ہمین فائدہ آنکہون سے بقول سودا ؛ حسین جی کی زین جی ہی ہاتن قمر کی

مطلع عرض نیاز عشق کے قابل نہیں رہا ✿ جس دل پہ ناز تھا مجھے وہ دل نہیں رہا

(غالب) بیداد عشق سے نہیں ڈرتا مگر اسد ✿ جس دل پہ ناز تھا مجھے وہ دل نہیں رہا
مقطع

حافظ ای صبا نکہتے از کوی فلانی بمن آر ✿ زار و بیمار غمم راحت جانی بمن آر

مقطع دلم از پردہ بشد دوش کہ حافظ میگفت ✿ ای صبا نکہتی از کوی فلانی بمن آر

(ناسخ) جو یا بدل ما تحمل کا پیٹ ✿ پٹ کر گئی اشتہا تمام اپنا پیٹ

رباعی روٹی ہی کا ہے اسکو تصور دن رات ✿ لگجائے نہ کیوں بہلا چپاتی پتا پیٹ

(اعتراض) مصرع اول کی فصاحت سے ہاری بیہی کہ سخن فہموں کے پیٹ میں بل پڑ پڑ جاتا ہے۔

(جواب) مصرع دو میں تو کوئی لفظ غیر فصیح نہیں کوئی وجہ ہنسی کی معلوم نہیں ہوتی معلوم ہوتا ہے کہ جنکو بیجا ہنسی آتی ہے وہ سخن فہم نہیں اونکو بہی آپکی طرح سخن فہمی کا دعوی ہوگا خندہ بیجا سے سخن فہم کو کیا علاقہ یہ تو مسخروں کی صفت ہے۔

(ناسخ) اوس رشک پری کے ہجر میں اے یارو ✿ پہونچاتی ہیں سب آسیب شیاطین مجھکو
رباعی
یا زلف کے بوسے تھا معطر پیشام ✿ یا مار سیہ کرتے ہیں آکر بیدلو

(اعتراض) معلوم نہیں کہ شیخ صاحب کو ہمیشہ شیاطین ملاعین کیوں چمٹے رہتے تھے اور کیونکر

تکالیف باطنی پہونچاتے تھے علاوہ برین مصرعہ چہارم لفظ بد بو سے مہمل ہو گیا

(جواب) عجب کیا اگر شیاطین کی شکایت شیخ کرتا ہے ؛ چلی آتی ہے مدت سے عداوت شیخ و شیطان مین ؛

ایام زندگی مین تو شیاطین کا شیخ کو ستانا عجیب نہین عجیب یہ ہے کہ بعد مرگ بھی اونکو ان سے نجات نہین ملی لفظ بد بو کی نسبت مہمل ہونے پر کوئی قباحت آپنی نہ بیان کی کیا یہ لفظ فصیح نہین یا معنی نہین کہتا یا بیان اپنے معنی پر دلالت نہین کرتا اگر یہ نقایص اس مین نہین ہین تو پھر مصرعہ کیون مہمل ہو گیا ـــ

(ناسخ) نام تیرا ہی سیر درد زبان و باعث ہے ؛ ہو کسی کو جیسے تیرا زبان عاق و خوات ہین

کب ہین سفید بال کہ تڑپا چو بحر ہین ؛ نکلے ہین استخوان یہ سر جسم زار سے

مار ڈالا ہی جیسے جان کو جون قاتل نے ؛ زلف مشکین ہین یقین ہو وہ سیر اول ہوگا

آبلہ ہین سیر پانو مین نہ سمجھو پاپوش ؛ پنبہ داغ جنون سر پہ ہی دستار نہین

(اعتراض) انشاء اللہ جہان تجدید تشبیہ پر شیخ صاحب متوجہ ہوے ہین ۱۵ ۔۔ اسی طرح کے شعر ہین ــــ

(جواب۹) واقعی یہ نئی تشبیہین آپ کیون پسند کرنے لگے آپ لوگون نے

تو ایک آسان طریقہ تشبیہ کا یہ نکالا ہے کہ قدما کے اشعار فارسی کا
کا ترجمہ کر لیا چلیے اردو میں وہ پرانی تشبیہیں نئی ہو گئیں اگر تصدیق
منظور ہو تو تفضیح ملاحظہ کیجیے دو ایک شعر یہاں بھی ہیں عرض کیے دیتا ہوں

ناسخ سے ہو پسینہ چہ زنخدان میں :: یا کہ یوسف ہے چاہ کنعان میں
قلندر سے عرق ہے اندران چاہ زنخدان :: پری در شیشہ یا یوسف بچاہ است
ناسخ سے کام ادنی ہی نکلتا نہیں اعلی کا کبھی :: ناخن پا سے کہیں عقدہ کشا ہوتا ہے
سیر لطف اللہ سے ز دونان کی بجود درماندگان را کار بکشاید :: گرہ امکان ندارد
باز از انگ :: دن :: بہتر

۔ اور مثال البتہ جدید ہے وہ
صاحب فن ایسے ہی ہوتے ہیں ذرا آنکھیں کھول کر دیکھیے تو اعلی و دوسری
شعر میں چاہ ذلت کے قعر سے کس مظلومی کے ساتھ مصنف کا منہ
دیکھتا ہے اور کس حسرت سے بزبان حال کہتا ہے کہ میں بیچارہ محل آ
کیا گیا اور حق یہ ہے کہ وہ ناحق گرفتار ہوا جب ناخن پا کا عام طور پر
عقدہ کشا نہ ہونا بیان کیا گیا تو صرف اعلی کے پابہ زنجیر کرنے کی کیا ضرورت
تھی دیکھنا آپ نے لطف جدت جدت کی آرزو میں ترجمہ کیا گیا اور پھر
وہ بھی محل بہ این مایہ و لیاقت محبوب محض پر نظر کرنا آپ ہی لوگوں کا کام ہے

(ناسخ) اپنی صورت کا کسی میان اوسکی صورت کے سوا: مول اگر لیتا نہین کوئی خریدار آئینہ

(اعتراض) یہ شعر قصہ طلب ہے اور غالب ہے کہ اہل لسان لکھنؤ اس سے واقف نہین ہین ہمنے شہر الہ آباد مین ایک شاعر ظریف کی زبانی سنا ہے کہ سنہ ۱۲۰ ہجری مین جب شیخ صاحب الہ آباد مین تشریف رکھتے تھے اوسوقت اونسے وہان ایک آئینہ فروش سے نہایت ربط ہو گیا تھا کہ ہر روز اوسکی دوکان پر جا کے بیٹھا کرتے تھے اسمین ایسا اتفاق ہوا کہ کچھ دنون تک ایک آئینہ بھی نہ بکا اسکی شکایت آئینہ فروش نے شیخ صاحب سے بسبب فرط محبت کے کی اوسیوقت شیخ صاحب نے یہہ شعر فی البدیہ پڑہکر سنا دیا جب تک یہ قصہ آدمی نہ سنیگا اس شعر کے معنی معلوم نہون گے اور مصرعہ ثانی مین اگر لفظ زائد ہے —

(جواب) اتنے بڑے استاد کے شاگرد اور بات بنائی وہ بھی بے سلیقہ کاش اس حکایت صحیح کو اس شعر غلط سے کچھ تعلق ہوتا معنی شعر مین جو نقص تھا وہ رفع ہو جاتا نظم کا کمال تو ثابت نثر سے بھی آپ لوگون کی پریشان گوئی ظاہر ہے جناب کسی صحیح دیوان کو دیکھا ہوتا اصل مصرعہ یون ہے

مصرع سوال اب لیتا نہین کوئی خریدار آئینہ ؛

(ناسخ) اب قافیہ بدلکو دلا فکر کیجیے ؛ اشعار اس غزل مین ہین مہمل بھرے ہوئے

اعتراض بعض معتقدین شیخ صاحب کہتے ہین کہ شاہزادہ مرزا قادر بخش صاحب صابر دہلوی صاحب گلستان سخن نے اپنے تذکرہ مین لکھا ہے کہ شیخ صاحب بے معنی گو اور اونکے اشعار مہمل ہین یہہ غلط اور بیجا ہے لیکن راقم الحروف کے نزدیک مرزا صابر صاحب نے جو لکھا وہ غلط اور بیجا نہین چنانچہ شیخ صاحب نے خود شعر مندرجہ بالا مین اسکی تصدیق کی ہے غیر کو شیخ صاحب کے اس [illegible] پر گفتگو کرنیکی جگہ نہین علاوہ برین تہوڑے سے اونکے

مہمل شعر [illegible] رسالہ [illegible] ہین ـ

(جواب ۹۲) اگر مرزا صابر صاحب سے یہ غلطی ہوئی ہو تو مقام تعجب نہین جب اس زمانہ کے خرمن گدا اونکا یہ حال ہے کہ ذرا سی فرصت پر وہ اپنے تئین شاہ وقت جانتے ہین اور بیہودہ و خطر لغویات اور خرافات بک ڈالتے ہین تو اونکو اپنے خیالات کے اظہار مین کیا بیم و باک تھا خواہ وہ کیسی ہی ناقص کیون نہون شاہزادون کے اغلاط پر نظر کرنا ہمارا کام نہین بلکہ اگر آپ لوگ خواہان جواب نہوتے تو آپ کو بھی

اعتراضات کی تردید نہ کیجاتی یہ بخوبی ظاہر ہے کہ زمانہ آپ ایسے حضرات
سے کبھی خالی نہین رہا خدا کے کلام پر اعتراض ہوے انبیا و ائمہ کے
اقوال تعرض سے محفوظ نہ رہے یہہ غریب شاعر کس حساب مین ہین کون
شاعر ایسا گذرا جسنے اپنے زمانہ کے حاسدون اور نافہمون کا شکریہ
ادا نہین کیا فخر المتاخرین مرزا اسد اللہ خان غالب کی فریاد سنیئے
(ولہ) نہ ستایش کی تمنا نہ صلہ کی پروا ۔ گر نہین ہین مرے اشعار مین معنی نہ سہی
غافل اس شعر سے یہ سمجھیگا کہ کسی نکتہ ناتراش نے انپر اعتراض بیجا کیا ہے مگر
اور جو لوگ آپکی سی سمجھ اور طبیعت رکھتے ہین وہ کہتے ہونگے کہ مرزا کی بے معنی
شعر اور یہہ شعر اونکا اونکی مہمل گوئی پر دلیل ہے جسطرح کہ آپنے شیخ کے
شعر کو اونکے بے معنی گوئی کی وجہ ثبوت مین پیش کیا ہے واہ کیا خوب
اعتراض ہے کیا کہنا دانشمند ایسے ہی اعتراض کرتے ہین اور یہ جو آپنے فرمایا
کہ شیخ کے کچھ اشعار مہمل اور بھی اس رسالہ مین درج ہین اس فقرہ کا جواب
دینے کی مجھے یہان کچھ ضرورت نہین جن اشعار کیطرف آپکا اشارہ ہے
اونکے اعتراضات کے جوابات آپکے خجل کرنیکو کافی ہین۔
(ناسخ) باغ مین روندی بہت ہونگی خزان مین پا ۔ لاکھی اپنے شہیدونکو بھی مدفن نہ ملا

؎ برنگ ہالہ ہمیشہ ہی گرد پھرتے ہیں ہم ؛ نظر جو چاند میں آتی تری چمک ہمکو

(اعتراض) شعر اول کی ردیف اول و شعر دوم کی ردیف بیکار ہے

(جواب) اگر یہی ردیفیں بیکار کہلاتی ہیں تو اشعار ذیل کی ردیفوں کا
اور کچھ نام رکھیے جس سے یہ ثابت ہو کہ یہ ردیفیں بدرجہا بیکار ہیں

(ناسخ) سانپ سے ڈرتے ہیں ہم دیکھ کے اوسکو یہی ؛ اک بلا ہی کاکل عنبر فشاں بالا ہو

؎ تیری شوخی سے جو رکھتی ہی لبیں رگ سنگ ؛ نہاں ہے سنگ میں آتش خوف فتنہ گر کے

؎ دیکھی ہے موسم باران میں تماشا بدلی ؛ سووں میں اوس کے لپٹ کر ہی تھا بدلی

شعر اول کی ردیف ہے بیکار محض اور شعر دوم کی ردیف اول کے ساتھ ولیکن بھی بیکار رہی
فقط ڈر رکھتی ہی تھا اور یہ [illegible] رتی کی جگہ ڈر رکھتی ہی [illegible]
اور شعر سوم میں ایک ردیف بیکار محض بلکہ یہ شعر ہی مہمل ہے بدلی کا تھا
رہنا یعنی چہ کیا بدلی اسکے ساتھ ہی رہتی ہے ہاں اگر بدلی کسی معشوقہ کا
نام ہے جسکا اور کچھ پتا دینا نامناسب تھا تو مضائقہ نہیں۔ شاید
آتش کی چال چلنے کا حضرت مصنف نے قصد کیا تھا اسی وجہ سے ٹھوکر
کھائی ہے وہ رہیگی تنہا مخصوص بہت صحیح فرما گئے ہیں حضرت وحشت
کی گھبراہٹ ملاحظہ فرمائیے واسطہ آنگ میں سیندور ہے اونکے کہاں

بالاے سر ؛ سرخی رنگ کف پا ہی عیان بالاے سر ؛
کیا ہی تھی چین بر جبین ڈھونڈہکانی مین شب ؛ اونکو بالون مین جو الجھین چھٹیان بالاے سر
شعر اول کی پہلی ردیف تو انگشت ششم سے بہی زیادہ بری اور الگ
لٹکتی ہوئی معلوم ہوتی ہے دوسرے شعر کی ردیف سے یہ معلوم ہوتا ہے
کہ بالاے سر مصنف کا تکیہ کلام ہے نہ ردیف - یہ ردیفین تو ایسی ہین
نہین کہ جنکا عدم وجود گو برابر نہین تاہم عدم کو تھوڑی ہی سی فضیلت
اونکی وجود پر ہے اور ایک شعر سینے (وحشت) روی جانان کو تر
مین رہا سینہ گرم ؛ برگ گل بہی سبب سوزش احراق رہا ؛
اس ردیف کا عجب ڈہنگ ہی ، اوسکا ٹہکانا عدم مین ہے نہ وجود
حالت وجود مین یہ بے معنی ہی سبب سوزش رہا یعنی جب اور
دور کیجئے تو شعر ناقص ہے اسکو تو ردیف زائد بہی نہین کہہ سکتے
یہ ایک نئی قسم کی ردیف ہے جسکو ردیف غلط کہنا درست ہوگا
کی جگہ رہا بہی شعر مین دیکھا -
(ناسخ) رہگیا مین ہوس کر دل کو ؛ کب میسر مجھے سانس ہوا ؛
ہی بعد فنا بہی تیری ابروے محبت ؛ وہ صورت ہلالون مین کہی نکلو ابرو نہیں

۱۹ سواہی حسرت زرین جو س کیا سنا ہو اگر لگا ؤ میں نہین فرش میں و چار شہو کی

ان شعروں مین جو عیوب فحش ہین رمز شناسان سخن سے پوشیدہ نہین

ان شعروں مین بہت سے الفاظ اس طرح پر استعمال کیے گئے ہین کہ کوئی شاعر

باکمال ان الفاظ کو اس طرح پر استعمال نہ کرے گا۔

جواب ۱۹) اس تقریر اور اس اعتراض سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ اپنے تئین

رمز شناس سخن بھی جانتے ہین سبحان اللہ اگر آپ لوگ ایسے ہی ہوتے تو

پھر تفضیح کیون ہوتی یہ اعتراض خود پکارتا ہے کہ آپکو اس صفت سے مطلق

بہرہ نہین اگر ہوتا تو دعوی غلط ہرگز نہ کرتے جن لفظون پر آپنے نشان

کیے ہین اور جنکی بیجا طور پر ہونیکا آپکو دعوی ہے وہ افضلین اساتذہ

کے کلام مین اوسی طور پر موجود ہین جس طرح پر شیخ نے ان الفاظ کا استعمال

کیا ہے اوسی طرح سب اساتذہ متقدمین و متاخرین اونکو صرف کرتے چلے

آئے ہین نظائر ذیل مین مندرج ہین ملاحظہ فرمایئے۔

(امیر) کوئی سادہ ہو اوسکو سادہ کہو تو لگی ہے نہین تو وہ عیار ساتھ

(غالب) گر کیا ناصح نے ہمکو قید اچھا یون سہی ، یہ جنون عشق کے انداز چھٹ جاوینگے کیا

کرتے ہو مجھکو منع قدمبوس کس لیے ، کیا آسمان کے بھی برابر نہین ہون مین

درد۔ دولت سرا مین اپنی ہی مہمان کر مجھے ٭

(جرات) سنا نہ عزم سفر یار مجکو پھیر پھیر کر

〃 یہ نیم جان ہی باقی کوئی اوسے کہدے ٭ جو قتل ہی مجھے کرنا ہی تو شتاب کرے

〃 ساقی مین کسطرح کہون تیری شراب تلخ ٭ لگتی نہین مجھے تیری خنجر کی آب تلخ

(نساخ) ہنو ہو درد پیدا تو اکھاڑین جڑ سے دندان کو۔

حضرت نساخ کا ایک مصرع بھی اسوجہ سے یہان لکھدیا ہی کہ آپ کے پیر و مرشد ہین انکا مصرع دیکھکر آپکو زیادہ تر شرم آئیگی اور اگرچہ رسالہ آپ کا اونکے نظر سے بہی گذ[را] ہے تو وہ بہی ذرا خوش ہونگے بندہ پرور۔۔۔ نقش کی تلا[ش] ۔ تصحیح ملاحظہ کیجیے اوسمین بہت سی نظیرین موجود ہین۔

اغلاط اشعار فارسی شیخ امام بخش صاحب ناسخ

(ناسخ) جناب میرزا کاظم علیخان ٭ جہان را قبلہ برحق وای افسوس

مجرد از تعلق ہای صدحیف ٭ ز تعقیدات مطلق وای افسوس

گو چاک لحد شد در غم البش ٭ زمین را سینہ شد شق وای افسوس

سیہ شد روزگار اندر غم او ٭ شدہ مشکی ز ابلق وای افسوس

اعتراض) اول کے تین شعر سوای مصرعۂ اول کے زبان فارسی مین
نہین ہین انکی ترکیب و بندش زبان فارسی کی نہین صرف الفاظ
مستعملۂ زبان فارسی ہین ان شعرون کے مصرعون مین کسی طرحکا ربط
ہی نہ مناسبت اور نہ اشعار کے معنی ہین اور سوای مصرعۂ آخر کے چارون
شعرون مین ایک ردیف بھی چسپان نہین اور اضافت تعلق کا طرف
صدحیف کے کیسی -

(جواب ۹۵) چراغی را کہ ایزد بر فروزد ۞ اگر کس پف زند ریشش بسوزد
اس پہلے ہی اعتراض سے آپکی لیاقت کا حال فارسی مین بھی معلوم
ہوگیا عبارت اعتراض سے بخوبی [illegible] ہے کہ آپ زبان فارسی مین
کچھہ اردو سے بھی بڑھکر استعداد رکھتے ہین آپکے اعتراض کا فقرۂ
آخر گواہی دیتا ہے کہ آپ فارسی زبان اور اوسکی بندش و ترکیب کے
نیک و بد سے بخوبی آگاہ ہین اور ربط و بے ربطی مصارع اور خصوصاً
معنی اشعار کو بخوبی سمجھہ سکتے ہین ان دعوی ہای بے دلیل و ادعاہای
پا در ہوا کا رد کرنا میرے نزدیک بیکار ہے انکا بے دلیل ہونا اونکے
عدم استحکام اور اونکے نا قبول ہونے کی دلیل کافی ہے اور قطعہ شیخ سع

آپ کی عبارت کے اوپر بھی مندرج ہے صاحبان فہم خود دیکھہ سمجھکر
آپکی فہم وفراست اور لیاقت واستعداد پر آفرین کرینگے ہان آپکی اس
فقرۂ آخر کے تردید مین ضرور کرونگا کیونکہ یہی آپ کی اعتراض کی
جان اور آپکی فہم ولیاقت کا لکانشان ہی اور شاید آپنے اس طرح
ردیف کا استعمال بھی کبھی نہین دیکھا اسواسطے کچھہ شعر اساتذہ کے بھی
درج کیے جاینگے جنمین اوسی طرح ردیفین آئی ہین جس طرح شیخ صاحب
کے قطعہ مین نظم ہوئی ہین۔
سنیئے وہ مصرع جسمین آپ دعوی اضافت کرتے ہین وہو ہذا۔ مجرد
از تعلق ... یف -- اسمین اضافت کہان ہی آپنے شاید
یہان ہا و الف جمع کا سمجھے ہین ہاے ہاے یہ سمجھ اور کلام اساتذہ پر
اعتراض حیف صد حیف اس مبلغ استعداد پر یہ دعوی کہ قطعہ شیخ
فارسی زبان مین نہین واہ کیا سخن شناس زمانہ مین رہ گئے ہین جو
واحد و جمع مین تمیز نہین کرسکتے بندہ پرور (ہای) حرف ندبہ ہے
نہ علامت جمع (ہای صد حیف میرزا مجرد از تعلق بود) یہ مصرع مذکور
کی نثر ہے فافہم۔

ردیفین دیکھیئے۔

(مومن) کھوئی خزان نے رونق گلزار ہاے ہاے ؛ پژمردہ ہوگئے گل رخسار ہاے ہاے ؛ ہے کچھ خبر بہی گہر میرا ویران ہوگیا ؛ سر پہوڑو اپنا اے در و دیوار ہاے ہاے ؛

(ولہ) پیدا ہاے شعلہ فشان و زبانہ زن ؛ ہیں ہو نگین گے تا بعرش ہیں اے فلک دریغ ؛ –

(سودا) اے امام زمان واویلا ؛ سید دو جہان واویلا

اگر یہ سب ردیفین چہپیان ہین تو تشیخ کی مستعملہ ردیفون کو کون سمجہ سکتا ہے کہ یہ چہپیان نہین

(تاریخ) روضہ عالیہ میرزا کاظم علیت ؛ آدمی حیثیت کہ بقاید ملک انجا خادم

۔ بریاضت چو الیو و بہ تفاوت سایان ؛ ہمچو رستم بشجاعت بہ سخاوت حاتم

۔ بود و صنعت موجود وجود صانع ؛ متفکر شد بہ متامل دائم

۔ بہر رای حکما بود و حکیم حاذق ؛ علم او بود زاسقام صحیح و سالم

۔ گفت روح القدس فکر سخن فوتش ؛ یا الہی بہ جنان باد بہ موسی کاظم

(اعتراض) مصرعۂ اول ناموزون ہے خلیل واضع علم عروض اگر

پھر پیدا ہوا جب بھی اس مصرعہ کو اس بحر مین تقطیع کر نہین سکتا نیز گر کے
الف کا گرنا فارسی زبان مین ہرگز درست نہین پھر یہ مصرعہ کیونکر درست
ہو سکتا ہی جسکو اسکی خلاف مین ثابت کرنا ہو سند لاسئے علاوہ برین
حضرت ابو ذر کی ریاضت کا شہرہ نہین ہے بلکہ صداقت مشہور
ہے شعر ثالث مہمل ہے مصرعہ اول مین شعر چہارم کی پھر ایسے
کہا بھی قابل دید ہے

(جواب ۹۶) مصرعۂ اول مین مرزا سے یاے تحتانی پڑھیے اور علیت کی یا کو
بہ فتح پڑھیے تو ے نکی عوض ہمزہ آواز دیگا اور اعتراض عدم
موزونیت رفع ہ ے گا اگر م پھر بھی آپ سے مصرع
صحیح اور اپنے وزن مین نہ پڑھا جاسے تو یہ یقین جانیے کہ آپ مین
صحیح اور موزون پڑھنے کا مادہ ہی نہین ابو ذر کی صداقت کا آپنے
نسبت اقرار کیا جو لوگ حضرت ثالث رضی اللہ عنہ کو خلیفہ برحق
جانتے ہین یہ اقرار اونکے خلاف ہے یہ غریب اسی دعوی صداقت
پر مدینہ سے نکالے گئے اور جنگل مین مدتون خداوند عالم کی بندگی
کرتے رہے آخر کار اوس بندۂ خاص خداوند غفار نے اوسی منزل

ویران سے گلزار جنان کی طرف کوچ کیا زہی بیخبری خلیفہ عثمان رضی اللہ عنہ
نے تواسکو بہ الزام کذب تاحیات قید شدید مین رکھا
اور آپ اونکی صداقت کا اقرار کرتے ہین دیکھئے تاریخ طبری یا احمد
بن اعثم کوفی کی تاریخ ملاحظہ کیجئے ان دونون تاریخون کے مصنف حنفی
مذہب ہین اور دونون نے بہ تفصیل اس واقعہ کو لکھا ہے اگر ہم آپکا
قول اونکی صداقت کی نسبت صحیح بھی تسلیم کرلین تو کیا ایک شخص کا
دو صفتون سے متصف ہونا غیر ممکن ہے یا کوئی شخص ابوذر کی ریا سے
انکار بھی کرسکتا ہے - پھر اسے حکایت کاتب سے غلطی ہوئی ہے
یہان بجاے حطی سے ے ؛ ہوسے اور اسکے بعد ایک قطعہ اور ہے
(ناسخ) جناب محسن الدولہ بہادر - بہار بوستان جاہ و دولت ؛
زخالق یافت فرزند ہمایون ، چراغ دودمان عز و شوکت ؛
صد و سی سال با اقبال و اجلال ؛ خدای انس و جان دارد سلامت
بود مہر جناب مستطابش ؛ نشاط و خرمی و عیش و عشرت ببین
سال میلادش خرد گفت ؛ کہ بادا آفتاب اوج و حشمت
(اعتراض) مادہ تاریخ کے کیا معنی ہین کیا باد اوسکی خبر ندارد

آفتاب یا دایا مہتاب یا دا ایسی وعا فارسی زبان مین نہین آئی ہے علاوہ برین مادہ تاریخ سے ۱۲۵۹ھ نکلتا ہے اور شیخصاحب کا انتقال ۱۲۵۴ھ ہجری مین ہوا ہے پس شیخصاحب نے قبر مین یہ تاریخ لکھی ہوگی مگر یہ محال ہے تو یہ کہنا ہوگا کہ ماورائے شاعری کے علم حساب مین بہی شیخصاحب کو کمال حاصل تھا۔

(جواب) مادہ آپنے غلط لکھا ہے اوج کے آخر سے جو واو آپنے بڑھایا ہے اوسے نکالڈالیے تو سب اعتراضات آپ کے رفع ہوجائین گر ان حرکات نہ بوجی سے کیا ... ایسے حیلون ... یہان بری محال ہے یہ آپنے خوب ارشاد فرمایا کہ ... وعا فارسی مین نہین آئی جناب زبان لفظ و ترکیب کی پابند ہے نہ مضمون کی۔

(ناسخ) حضرت مخدومہ و معصومہ بن عالم گذشت ؛ زان سبب این انجمن شد تا بہ انجم ہای ہاے ؛ سال این اندوہ و ماتم ہاتف غیبی بگفت ؛ آہ گشتہ یکم شہر چہارم ہاے ہاے +

(اعتراض) مادہ تاریخ کی ترکیب تو ایسی ہے کہ این سنفہ کی خلقت کی ترکیب بہی ایسی نہو گی واللہ اعلم مادہ مذکور کس زبان مین ہے

الفاظ تو بیشک مستعملہ زبان فارسی ہین مگر حاشا وکلا یہ زبان فارسی
نہین کسی جزیرہ یا نسناس کی زبان ہے زہی انجمن شد تا یہ انجم ہاے
ہاے سے کیا معنی اور کیسی ترکیب اور کہان کی زبان ہو لاحول ولا قوۃ
اسی منہ پر دعوی استادی۔

(جواب ۹) چشم انصاف اور دیدہ بینا کی نظر درکار ہے جنہون نے
کبھی کچھ نہین دیکھا اونکے بیان کا کیا اعتبار ہے آدمیون کی صحبت سے
مادہ استعداد بہم پہونچائیے کچہ دیکھئے قدما کے کلام کی سیر فرمائیے اگر
اس نصیحت دوستانہ پر عمل نہ فرمائیگا یا درکہیے جب منہ کہولا ضرور
خفت اوٹھائیگا (تاریخ رحلت ... در کائنات) ... الیٰ المعانی۔
روز دو شنبہ نقل آن محمود ؛ گفت شاہ نحیف دوشنبہ بود
لیک تاریخ آن شفیع امم ؛ از ربیع یکم دواز دہم
(تاریخ رحلت خلیفہ دوم) بست و دوم جمادی اخری بود ؛
کہ بدار البقاش نقل نمود ؛ (تاریخ وفات شاہزادہ محمد اعظم
در دوشنبہ ہشتم شوال سال نقل او ؛ شد رقم سلطان محمد صاحب خلد و جنان
(حافظ) جمعہ بست و یکم وماہ جمادی الاولیٰ ؛ در لسبین بود کہ پیوستہ شد از جزو بہ کل

(و لہ فی التاریخ) صباح جمعہ بدوسا وس ربیع اول ؛ کہ گشت وقت آن مہ بہ گشتنم عاجل ؛ - دیکھیئے یہ تاریخین جس زبان مین ہین اوسی زبان مین شیخ کی تاریخ ہے یا نہین - بڑے افسوس کی بات ہے کہ آپ زین انجمن شد تا بہ انجم ہائے ہائے کے معنی بہی نہین سمجھ سکتے۔ اس جملہ کے معنی تو ایک بچہ بہی جسے کچھ شد بد ہے فوراً بتا دیگا اور ہی تامل کہیگا کہ زین انجمن سے مراد یہ دنیا ہے اور معنی یہ کہ زمین سے آسمان تک ہائے ہائے کا غل گیا -

(تاریخ) از ین دار نصف صفر بخشنبہ ؛ شدہ ہائے مرزا علیخان بہادر

(اعتراض) [illegible] اول [illegible] ہیچ ہے یہ مصرعہ کس زبان مین ہے اور اسکی کیا ترکیب ہے حاشا اگر یہ مصرعہ فارسی ہو -

(جواب ۹۹) جواب بالا مین تاریخون کے مصرعی اور اونکی بندشین اور ترکیبین دیکھیئے وہ آپ کے دعوے بیجا کی تردید اور آپ کی شرمندگی کو کافی ہین -

(تاریخ) محرم شب بست و ہفتم دریغا ؛ رسیدہ اجل بر سر غمگسارم ؛
چو یکپاس ماند از شب پنجشنبہ ؛ سوے خلد رفت آن شکیب و قرارم

بہ ایزار سبوث گرواندا ورا ✤ ز الطاف غفار امیدوارم

(اعتراض) مصرعۂ اول کی ترکیب و معنی کیا ہین اور کس ملک کی زبان ہے اور تیسرے شعر مین مشنور کی جگہ سبوث بے محل ہے اور گروند کے لفظ سے معنی شعر درست نہین ہوتے۔

(جواب) اگر طریقہ ترکیب مین شبہ ہے تو حافظ کی تاریخ اول دیکھئے اور اگر ترکیب سمجھے نہین تو نثر شعر ملاحظہ کیجئے اس سے معنی و ترکیب دونون آپ کے سمجھ مین آجائیگی۔ (وہو ہذا) (در فغا شب لبست و ہفتم محرم اجل بر سر غمگسارم رسیدہ) سبوث کے بے محل ہونے پر کیا دلیل ہے۔ گروند اصل مین نہین یہان سے الف بضرورت اعتراض دور کیا گیا ہے یا کاتب سے اصل مین غلطی ہوئی اسی گرواند پڑہیے تو معنی شعر درست ہونگے

(تاریخ) جناب محسن الدولہ بہادر ✤ باوج جاہ ہمچون آفتاب است
ندیم خاص سلطان است بیشک ✤ برای جملہ اعدا فتحیاب است
بہ دوانم سراسر باہم اخلاص ✤ کہ شہ چون آفتاب او ماہتاب است
سفظم باد اندر ملک عالم ✤ غضنفر جنگ آن عالی جناب است

برای سال سعود خطابش ؛ خسرو گفتا کہ این اعلی خطاب آ

(اعتراض) دوسرے شعر مین برای جملہ اعدا کی جگہ بر جملہ اعدا چاہیے
تھا برای جملہ اعدا محاورہ فارسی کے خلاف ہے تیسرے شعر کا مصرعہ
اول دائم سے ہمراہم اخلاص یہ کس زبان مین ہے اگر فارسی کہیے
تو کسینے دیکھی نہ سنی اور اگر کسینے دیکھی ہو تو دکھائے سنی ہو تو سنائے

(جواب) دوسرے شعر کے مصرعۂ دوم کے اول سے از درگاہ حق
محذوف ہے اس صورت مین برای جملہ اعدا محاورہ کے خلاف نہین
تیسرے شعر کا مصرعۂ اول [illegible] ن کو فارسی زبان مین ہے
اور یہ نسبت [illegible] ن کے [illegible] ناسخ کی فارسی بہت اچھی ہے
بانکہ اونکے وقت مین تحقیقات زبان فارسی بہت دشوار تھی اور
آپ لوگون کو اردو کی تحقیقات بہت آسان ہے

(ناسخ) بلبل نغمہ سرا نوحہ گر است ؛ گشت ماتم کدہ باغ ایجاد
گل بپوشید لباس ماتم ؛ گریہ چون جوی کند ہر شمشاد
جامی بو خاک بسر بست نسیم ؛ زلف سنبل بکف صرصر داد
نام او میرزا کاظم علیست آنکہ با در چمن خلد بہ نہاد

(اعتراض) اس قطعہ مین شعر دوم کی ترکیب کو ذرا ملاحظہ کیجیے مصرعۂ
اول مین گل بپوشید کہا مصرعۂ دوم مین گریہ چون جوی کند کہا
اس سے عجز طبیعت کا حال ظاہر ہے چوتھے شعر کا مصرعۂ اول ناموزون
ہے کہ بیزدا کا الف گرتا ہے یہ جائز نہین شعر ششم مین سیداشت کا
استعمال جائز نہین اس مقام مین صرف داشت کا لفظ چاہیے تھا

(جواب) مولوی صاحب استغفر اللہ مولوی ہوکر ایسا پوچ اور لغو
اعتراض ذرا سمجھکر زبان کھولنی چاہیے اگر شعر دوم کے افعال مین
اختلاف واقع ہوا تو کیا قباحت ہے انتقال میرزا زمانۂ گذشتہ کا
واقعہ تھا جسکے وقوع کے اظہار شیخ نے اوسکی ... بیان کی ہے
گل کا لباس ماتم پہننا ہنگام وقوع واقعہ چاہیے تھا اسواسطے گل کے
فعل کو زمانہ گذشتہ سے متعلق بیان کیا گریہ ایک ایسا فعل ہے
کہ جسکے وقوع کا سلسلہ زمانۂ دراز تک جاری رہ سکتا ہے اور کثرت
بکا دلیل ہے کثرت اندوہ کی اسیکا اظہار مقصود بہی تھا
اسواسطے شیخ نے اس فعل کو زمانۂ موجود سے متعلق بیان کیا ہی
مناسب تھا مطلب یہ کہ شمشاد بسبب کثرت غم کے ابتک روتا ہے

عاقل تو اس اختلاف کو ہرگز ناجائز نہ کہیگا اور نہ کسی صاحب فن نے
اسے ناجائز کیا ہے اختلاف ناجائز کی نظیر مجھسے سنیئے
(ناسخ) ہو جائیگا دم بند ابھی تیغ زنون کا: دیکھیں اگر اوشوخ کی تلوار کی جھنکار
ہو جائیگا اور دیکھیں یہ دونون مختلف فعل یہان البتہ ناجائز ہین
کیونکہ کسی چیز دہشت ناک کو دیکھتے ہی دم بند ہوتا ہے گو خان والاشان
نے ابھی کا لفظ اس نقص کو دفعہ کرنے کے واسطے صرف کیا لیکن
یہ عذر بدتر از گناہ ہے اس سے اور بھی عجز و ناواقفی ظاہر ہوئی
نقص سنہ ... ہو جائیگا غلط سے ہو جائے چاہیے بہ نظر استفادہ
دیکھئے (... ... صاحب ... ش قاتی شاہ جو چل جائے ابھی
مجرئی رنگ قیامت کا بدل جائے ابھی: جھنکار کا دیکھنا بھی دیکھنے کی بات
ہی۔ سپداشت پر جو آپنے اعتراض کیا ہے اس سے بھی لغویت اعتراض
آشکار ہے بلکہ اسکے دیکھنے سے اچھی طرح ثابت ہوتا ہے کہ آپ فارسی
زبان سے محض ناواقف ہین (لیلی مجنون نظامی۔ بیرون بدر مجنون را
(بکعبہ) سپداشت پدر بسوی او گوش: کین قصہ شنید وگفت خاموش
(ایضاً) بر تخت نشستن خسرو۔ زیک سو ملک را برکار سپداشت:

ز دیگر سو نظر بر یار سید اشت :: دیکھئے یہان مید اشت کیون آیا ہے
چوتھے شعر کے مصرعۂ اول مین مرزا بحذف یاے معروف پڑھیے
تو زا کا ظلم بر وزن فالاتن جو منقول بہ مفعولن ہے آیگا —
اور یہ زحاف جسکا نام تشعیث ہے بحر رمل مین آتا ہے افسوس
آپ ہنوز موزون وناموزون کو بھی نہین جانتے —
(ناسخ) آب این چاہ زشیرینی خود :: شربت قند ونبات پاک ہست
راست تر مصرعۂ تاریخ رسید :: چشمۂ آب حیات پاک است ::
(اعتراض) پاک کا لفظ دونون مصرعون مین حشو اور فضول ہے قند
نبات اور آبحیات کے ساتھ ... لفظ زبان فارسی مین نہین ہوتا
سند چاہیے —
جواب ۲۳ اجن چیزون کی صفت شیخ نے پاک لکھی اونکا ناپاک ہونا گر
ممکن نہو تو لفظ پاک دونون مصرعون مین فضول ہونا صحیح ہے ر ہا
جزو ثانی اعتراض اوسکی تردید کیواسطے بمجواے مشتے نمونہ از خروارے
ایک شعر سنداً عرض کیا جاتا ہے (باقر کاشی) سے چو بیخود م
نکنند و اعطا یمذہب سن :: مگو شراب کہ آب حیات ناپاک است

حسب آبحیات کو ناپاک کہنا اہل زبان کا ثابت ہے تو پاک کہنے
مین کیا تردد باقی رہا۔

(تاریخ) بجنت ششم جمعہ ذلقعدہ رفت ؛ ولایت علیخان والانژاد
سرورشی سنین فاتش بگفت ؛ کہ یارب بشبیر و شبر بواد

(اعتراض) مصرعۂ اول کی زبان و ترکیب کیا خوب ہے اور مادہ
تاریخ مین لفظ بواد نے کہ چار حرفی ہے فصاحت کو چار چند بڑھا دیا
یہان بواد کے کیا معنی ہین۔

(جوابنا) زبا [illegible] کی لت [illegible] ۹۶۱ دیکھیے اور لفظ بواد یہان
غیر فصیح اور [illegible] ی ہے [illegible] ہ کیا خوب اعتراض ہے
شعر ذیل ملاحظہ کیجیے اس سے آپکا پورا جواب حاصل ہو سکتا ہے

(شیوای طوس) ہزار آفرین بر چنان زن بواد ؛ ہران زن کہ چون
اونباشد مباد ؛

(تاریخ) محرم بست و ہفتم پنجشنبہ ؛ [illegible] اور رفت سوی باغ رضوان
سرورشی گفت تاریخ وفاتش ؛ بود مشہور پاشاہ شہید [illegible]

(اعتراض) مصرعۂ اول فارسی زبان مین نہین ترکیب اسکی

فارسی ہر بان البتہ الفاظ فارسی ستعملہ زبان فارسی ہین ایمین کسیطرحکا شک و شبہ نہین

(جواب ۱۵) یہی غنیمت ہے کہ آپ الفاظ فارسی پہچانتے ہین زبان مین

اور ترکیب مین شبہ ہے تو جواب ۹۶ دیکھئیے۔

(تاریخ) ز دنیا بہ ذیقعدہ رحلت نمودہ ؛ ولایت علیخان جنت سکان

خرد ہبر سال وفاتش بگفت ؛ ششم جمعہ شد آہ سوئی جنان

(اعتراض) ششم جمعہ کی ترکیب بہی کیا خوب ہے اور آہ کا لفظ خلاف

بلاغت اور حشو ہے کسی کی بہشت مین جانے پر آہ وزاری کرنا اہل

لکہنؤ کا کام ہے ورنہ یہ تو خوشی کا مقام ہے ایسے محل مین آہ افسوس

ہاے واے کوئی شاعر کامل ان نہ کریگا۔

جواب ۱۶) ترکیب پر جو اعتراض ہے اوسکی تردید جواب ۹۶ سے ہوسکتی ہے

اور آہ وزاری کی نسبت آپکا اعتراض اون پیشوایان دین پر بہی ہے

جنہون نے علی الظاہر رسالت مآب کیواسطے گریہ کیا اور اپنے استاد پر

بہی ولہ جبکہ استاد کا وصال ہوا۔ مجھکو تاریخ کا خیال ہوا۔ ؎ یہ ندا دی

سروش نے ناگاہ ؛ مرگئے آہ ایسے فاضل آہ ؛ با وجود وصال ہونے

کے نعرۂ آہ سروش ملاحظہ کیجئے یہ بقول آپ کے سب سے زیادہ خدا

ہین کیونکہ اونہون نے سروش کو بھی اپنے ساتھ سانا ہے

(ناسخ) زین جہان رفت بایام رضاعت افسوس : قرۃ العین امیرالامرا اعدال تیافتہ مصرعۂ تاریخ وفاتش ناسخ : شنبہ و بیست و دوم بود ربیع الاول

(اعتراض) مصرعۂ چہارم کی ترکیب بہت بری ہے اس فارسی کی اہل ایران قدردان ہین -

(جواب ۱) واقعی آپ قدر زبان فارسی کیا جانین اردو تو جانتے ہی نہین کسیکے بساط مین کوئی ایسا مصرع ہو تو دکھائے اپکے پیرومرشد نے کبھی سنا ہو تو سنا ۔ آپکا یہ جاننا ہی کوئی بات نہین بہت سی آنکھون مین دن کی کچھ قدر نہین جو [illegible] تاریخ شیخ نجم الدین کبری) سنہ و ماہ صوم و شنبہ بود ذکر ز دنیا بخلد عزم نمود ۔ دیکھیے اس تاریخ کے مصرعۂ اول اور شیخ کے مصرعۂ چہارم کی ترکیب مین کیا فرق ہے اور زبان مین کیا تفاوت پایا جاتا ہے

(ناسخ) امروز دلا ظلم نمایان گردید : بر من ستم بحید و پایان گردید گشتم چو بخانہ قید گفتم ناسخ : ہی ہی افسوس خانہ زندان گردید

(اعتراض) زبان فارسی مین بر من ستم گردید نہین بولتے ہین مصرع

ثانی غلط ہے جسکو خلاف اسکے ثابت کرنا ہو کسی شاعر مستند ایران کی کلام سے سند دے۔

جواب شافی، ماشاء اللہ آپ فارسی کے محاورہ دان بھی ہیں بہتر سند ملاحظہ کیجیے (واعظ) گردید ستم بسوگواران ؛ رفتند بمجلس اشک باران
(ناسخ) فرسود بکف ہزار خامہ ای وای ؛ ہم ریخت پروبال خامہ ای وای
گشتند چو خط تلف بگفتم تاریخ ؛ صد حیف تلف چہار نامہ ای وای
(اعتراض) مصرعہ سوم میں لفظ خط واحد اور گشتند جمع یہ غلط ہے چوتھے کی ترکیب اور معنی کیا ہیں۔
جواب شافی آپنے اپنی فارسی دانی ... پر بھی رحم نہ کیا جناب اس زبان میں کبھی اسم کی جمع اس طرح سے بظاہر کیجاتی ہے
(نظامی) ہنوزم ہند وان آتش پرستند ؛ ہنوزم چشم چون ترکان مستند
ملاحظہ کیجیے چشم واحد ہے اور مستند جمع مادۂ تاریخ میں تلف کے آخر سے لفظ شد محذوف ہے اور ایسا فارسی میں اکثر ہوتا ہے اور مادہ کی تخرجہ ہوگی افسوس چہار نامہ تلف شد فافہم۔

اغلاط اشعار جناب خواجہ حیدر علی صاحب آتش

(آتش) تیرے کاکل مین پھنسا ہے دل جوان و پیر کا + سیکڑون آزاد ہین پابند اک زنجیر کا

(اعتراض) اگر ردیف کو بدلکر مصرعہ ثانی یون موزون کرتے تو شعر حسب محاورہ درست ہو جاتا (مصرعہ) سیکڑون آزاد ہین پابند اک زنجیر کے ؛

(جواب) محاورہ کی نسبت بجز اہل زبان کے کسی اور شخص کو اہل زبان پر اعتراض کرنیکا استحقاق حاصل نہین خصوصاً ناسخ و آتش وغیرہ یہہ چند نامی شاعر لکھنؤ کے ایسے ہین کہ انپر اہل زبان بھی محاورہ کی نسبت اعتراض ... ہے عام فصحا نے انکی فصاحت کو تسلیم کرلیا ہے پس غیر کو کیا حق پہنچ سکتا ہے کہ وہ انکی محاورات مین عذر ظاہر کرے مگر چونکہ آپ ناواقف از زبان اردو ہین لہذا آپ کی تنبیہ کیواسطے اکثر نظائر لکھدیے گئے ہین اسی نظر سے دو شعر یہان بھی عرض کیے جاتے ہین منظر استفادہ ملاحظہ کیجیے (میر) رباعی ہر روز نیا ایک تماشا دیکھا + ہر کوچے مین سو جوان رعنا دیکھا الخ (مومن) نہ نکلی آہ یون بھی حسرت دل ؛ یہی سو جیب چشم خون فشان ہے ۔ بقول آپ کے یہان بھی دیکھا کیجگہ دیکھی اور یہی

سو بجرہ کیجگہ یہین سو بجر ین حسب محاورہ ہونا چاہیئے زہی محاورہ دانی

(آتش) اوس پر ہی رو نے سنی ایک نہ دیوانون کی ؛ غل رہی خانہ زنجیر کے مہان کرتے ؛

(اعتراض) مصرعہ ثانی مین باعث تعقید فصاحت کا وہ گلا گھونٹا ہے کہ بیان سے باہر ہے واہ رے عجز طبیعت

(جواب) یہان تعقید کا نام نہین آپ تعریف تعقید سے واقف ہوتے تو ایسا نہ فرماتے تعقید جب ہے کہ کلام بسبب تقدیم و تاخیر الفاظ کے معنی مقصود پر بخوبی دلالت نکرے یہان ایسا نہین ہے

(آتش) شعرو نے میرے الٹا سر محفل جو نقاب ؛ ایک پر ایک ہوا ساکن محفل مہاری ؛

(اعتراض) ساکن محفل خلاف محاورہ ہے سند چاہیے اگر ساکن کے بدلے صاحب کہتے تو مضائقہ نہ تھا

(جواب) ساکن محفل کہان کے محاورہ کے خلاف ہے اگر لکھنؤ کے محاورہ کے خلاف کہیے تو غلط ہے اسواسطے کہ خواجہ سی مسلم الثبوت کے کلام مین یہ موجود ہے اور جو کچھ خواجہ صاحب فرما گئے ہین اوسمین

اہل لکھنؤ کو بجز تسلیم کے مقام عذر نہین اور اگر ساکن محفل آپ کے محاورہ کے خلاف ہے تو ہوا کرے اردو کو اوس سے کچھ سروکار نہین اور اگر آپکا یہ مقصد ہے کہ ساکن محفل دہلی کے محاورہ کے خلاف ہے تاہم ہم کہین گے کہ بہتر لکھنؤ اور دہلی کے بہت سے محاورات مین اختلاف ہے یہ تو جواب تہا اب دوستانہ گذارش سنئے کہین آپ ساکن محفل کی جگہ صاحب محفل دہلی یا لکھنؤ کے محاورات کی پابندی مین نہ کہہ بیٹھیےگا ورنہ تہیے جایگا کیونکہ ہماری زبان مین صاحب محفل بانی محفل کو کہتے ہین
[illegible] دہلی سے بہی سنا ہے ان اگر کلکتہ مین کوئی چندے کی محفل ہو تو اوسکے ہر ساکن کو آپ صاحب شوق سے کہین۔

(آتش) کیا کا ٹیکا پہوڑا ہے میرے دل کا بہت سخت بہ زات ہر روئی کا ہے یہ سیماب کا پہاہا۔

(اعتراض) مصرعۂ ثانی کی بندش لسبب لفظ زایدہ کے کسقدر عمدہ اور دلچسپ ہے۔

جواب (۱۳) - اگر زایدہ ناجائز ہوتا تو آپ کو یقیناً بہلا لگتا یہ تو جائے

اسمین عمدگی اور دلچسپی کہان —

(سودا) غم کا ہے لپسر خوانده اور درد کا پالیده ؛ مضمون جو طبیعت
مین سودا کی ہے زائیده ؛ اگر لفظ زائیده کی فصاحت سے آپ کو
انکار ہے تو شعر سودا ملاحظہ کیجئے اگر ترکیب لفظی مین عذر ہے تو بیجا ہے
ہمکو کوئی نقص نہین معلوم ہوتا —

(آتش) پاتا ہون مہر و مہ کو تہی عدل و داد سے ؛ خالی یہ کعبتین ہین نقش مراد سے

(اعتراض) واه رے تجدید مضمون کجا عدل و داد کجا مہر و ماه ؛ اور تہی
کا لفظ تو اس خوبی سے نظم ہوا ہے کہ سخن فہم کا جی بھر آتا ہے مہر و ماه
کا عدل و داد سے خالی ہونا یا مہر و ماه مین عدل و داد کا ہونا نہ دیکھا نہ سنا

(جواب ۱۱۴) واه جی بھر آتا کیا اچھے مقام پر ارشاد ہوا ہے معلوم ہوتا ہے
کہ آپ ہنگام اعتراض انجام کے تصور مین روتے بھی ہین کیون جناب
اگر خواجہ صاحب نے مہر و ماه کو منسوب بعدل و داد کیا تو کیا قباحت
پیدا ہوئی کیا استعاره انکا ممنوع ہے اور لفظ تہی کے خوبی مین
آپکو کیا شک ہے — (سعدی) قطعہ تہی از حکمتی بعلت آن ؛ کہ
پری از طعام تا بینی ؛ اندرون از طعام خالی کن ؛ تا درو نور معرفت بینی

جو کسینے نہ سنا ہوگا وہ مجھسے سنئے (وحشت ہم غضب وزدِ حنا کو تمغ

ہاتھون ہاتھ باندھا ہے ؛ زبان ہو لال کیونکر مدح خوان کی

ایسے عادل پیہ اول تو معشوق کی صفت عادل یہ اردو مین

کسیفے نہ سنی ہوگی دوم عادل پر کیونکر زبان لال ہو یہ پیش پرہاکے

اردو دان بہی نہ بولتے ہونگے سوم مدح خوان کی زبان کیونکر لال آتش

اس جملہ کے معنی کا بہی دنیا سے نرالا رنگ ہے جن لوگون سے

یہ بند شین اور یہ مضامین ہمیشہ دیکھے سنے ہین وہ مضامین فصحای

روزگار سے کہان سمجھ سکتے ہین

(آتش) کیا کیا سون دہان [illegible] اندکو سنکے یار کی فصل بہار مین

(اعتراض) مصرعۂ اول مین تعقید ہے۔

(جواب ۱۱۵) یہان تعقید کا نام نہ لیجئے تعقید کی تعریف جواب ۱۰۹ مین

اور نظیرین تفضیح مین ملاحظہ فرمایئے۔

(آتش) زار ہون ایسا کسیکو مین نظر آتا نہین ؛ عشق مین گھلکر کمر کا یار کی سو ہو گیا

(اعتراض) مصرعۂ ثانی کی خرابی بندش بیان نہین ہو سکتی علاوہ ببرین

ایک صنعت یہ ہے کہ ایک مصرعہ مین چھ کاف موجود ہین شاید جہل کاف

کے جواب مین یہ مصرعہ کہا گیا۔

(جواب ۱۱۶) یہ کیون نہین فرماتے کہ ناطقہ بند ہے جواب دندان شکن کا خوف
سے کچھ کہنے نہین دیتا بات بنانیکو جی بہت چاہتا ہے مگر بن نہین سکتی
واہ کیا خوب اعتراض ہے جب آپ سے خرابی بندش بیان نہین ہو سکتی
تو خدا ہی سے جواب کے بھی منتظر رہیے وہی خوب آپکو جواب دیگا اور دوسرا
عیب تو تصنیف تو آپکے اساتذہ کے کلام مین بکثرت موجود ہے ذرا آپکا
تصنیف اپنی خبر تو رکھا کیجیے (وحشت) کہانے کی تو مدت سے قسم کہا
کے بیٹھا ہون ۔ یہ غم ہے کہ کھاتا ہون کسی رشک پری کا ۔ ذرا دیکھیے تو
مصرعہ ثانی مین کتنے کا [illegible] اسکے مصرعہ ثانی مین ایک صنعت
اور بھی ہے ۔ کھاتا ہون کسی رشک پری کا یہ جملہ اپنے دوسرے معنی پر بھی
بخوبی دلالت کرتا ہے سبحان اللہ کیا خوب بندش ہے اس مصرعہ کے
بندش کے سامنے غیر کے کلام کی بندش کو واقعی کیا رتبہ ہے ۔

(آتش) ہجر کی شب مین لب پہ اشتیاق روز وصل ۔ رات بھر رہتی ہین آنکھین
انتظار آفتاب ۔

(اعتراض) لفظ انتظار بجاے منتظر غلط ہے ۔

(جواب ۱۱) تحریف کاتب پر اعتراض کرنا یہ سنت آپنا دیہی پھر اس سنت آپ کیونکر نہ قائم رہین جناب مصرعہ صحیح یون ہے۔ رات بھر رکھتے ہین آنکھیں انتظار آفتاب ہے۔

(آتش) عشق کا صدمہ نہین اُٹھ سکتا کا معشوق سے۔ پہلے مجنون سے گر گئی لیلی محمل قضا

(اعتراض) لیلی محمل کی ترکیب مہمل ہے سند چاہیئے لیلی محمل نشین کہتے تو شعر درست ہو جاتا۔

(جواب ۱۱۹) دونو ترکیبون سے فائدہ تخصیص یکسان حاصل ہوتا ہے اور بحیثیت ترکیب لیلی محمل مین کوئی غلطی نہین پھر اسکے مہمل ہونیکی کیا وجہ ہے بنظر استعمال سند نہین ہے

(آتش) بوسے سے قد کا تیر لحارہ ... س من ہو

(اعتراض) مصرعہ ثانی کی ترکیب سے دم میرکی جاتا ہے کیونکہ منہو اساتذہ لکھنؤ ہین جو یہین کی ساخ

(جواب ۱۲۰) ہرچند ان اساتذہ مسلم خاص و عام کے اشعار بلیغ و فصیح کے مقابلہ عوام کے سخن کا ذکر مکروہ ہے بلکہ ادشما کے ہنر کو بھی انکے عیوب کے سامنے موازنہ کی نیت سے ظاہر کرنا انکے عیوب کا غماز ہے مگر بضرورت دو شعر اُنہی مین سے یہان عرض کئے جاتے ہین تاکہ فرق آسمان و زمین بخوبی آشکارہ ہو

اور حق سر بلند باطل نگونسار (ناسخ) منفرد ہونے مین جو وہ کرے سوا اک کیا عجب ؛ عالم کہے کہ پھوٹی ہے گویا دہن کی شاخ ؛ یہان میرا تو یہ قول ہے کہ جسکی پھوٹی ہین وہی کہیگا نہ عالم۔ لاحول ولا قوۃ تبدش درکنار اوس معشوق کا تصور تو کیجئے جسکے دہن سے سینہ یا کھجور کی شاخ پھوٹی ہو شاید یہ شعر ہوانی یا دیپی جی کی تعریف مین ارشاد ہوا ہے آدمی کے دہن سے شاخ درخت کا پھوٹنا ایک نیا تماشا ہے یہ دنیا مین کسینے نہ دیکھا ہوگا (ضیغم) دنبالہ دار سرمہ نہین چشم یار مین لا نکلی ہو عین مستی مین ضیغم ہرن کی شاخ ؛ اس شعر مین بھی مصرع ثانی کی بندش اور عین مستی مین ضیغم ہرن کی شاخ کا نکلنا آپ سکے دیکھنے کے لائق ہے یہ ترکیبین البتہ اب لوگون ہی کے پسند کے لائق ہین انکے مقابلہ مین کوئی ترکیب کا ہیکو اچھی معلوم ہونے لگی ۔

(آتش) نکہت گل ہی نہین جامہ سے اپنے باہر کون دیوانہ وہ تیرا ہے جو بیجولیش نہین ؛

(اعتراض) بیجولش کی لفظ سے فصاحت ٹپکتی ہے اور اسقدر ٹپکی کہ شعر خالی ہو گیا بیجوذ کی جگہ بیجولیش نہ دیکھا نہ سنا ۔

جواب(۱۳) بہت سے آدمی دنیا میں اسوقت موجود ہیں جنہوں نے زندگی
بہر نہ کچھ دیکھا نہ سنا آپ ہی ہیں یہ صفت نہیں مگر یہ نہ دیکھنا اور نہ سننا
موجودات کی معدومیت کیواسطے حجت نہیں ہوسکتا۔ سعدی ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ۔ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ۔ اگر آپنے بیچولیش
بیخود کی جگہ نہیں دیکھا ہے تو اب سہی (از بزم وصال) تو بیچولیش شنوا بیہ

خویشت کشندہ زجود و ورشنوا بپیشت کشند (ہم از انجاست) چو
بیچولش گشت آنچہ کرد از خداست ۔ نہ از خشم و کین نی ز آز و ہواست
(خسرو شیرین)

خود پریشان

ہو بات کس سے وہ آپ میں نہیں ہے ۔ اب تو یقین ہے کہ یہ شعر
عمر بہر نہ بہولیں اور پہر کبہی اپنے دیکہنے سننے کا نام نہ لیا جاے
(آتش) دیکھا جو مجھ غریب کو بولے وطن کے لوگ ۔ مدت سے تہا یہ اپنے
وطن سے نکل گیا ۔

(اعتراض) مصرعۂ دوم کی ترکیب خوب ہے اس شعر کا اثر لفظوں
الیسا پڑا کہ اپنے حلقہ ارتباط سے باوجود تعقید نکل گیا۔

(جواب ۱۲۱) یہ نیا مضمون ہی شعر کا اثر لفظون پر پڑا اور شعر نکلا اپنو حلقہ ارتباط سے سبحان اللہ کیا خوب سلجھی ہوئی اور باستنی تقریر ہے مین جانتا ہون کہ شاعر کی عظمت کا اثر آپ پر ایسا پڑا کہ منھو کھولنا دشوار ہو گیا اور یہ بات عبارت اعتراض کے غیر مربوط ہونے سے بخوبی ثابت ہے شعر مین تعقید ہرگز نہین -

(آتش) دنیا کو تہو کتے نہین دیوانگان عشق ؂ یہان طوق ہے طلا سے نہ زنجیر سیم سے ؂

(اعتراض [illegible] طوق سے طلا کا نہ زنجیر سیم کا [illegible] کہتے تو فصاحت کے جان پر آفت نہ لاتے -

(جواب ۱۲۲) مصرعہ قدر جوہر جوہری داند نہ ہر بے جوہری آپ کیا جانین کہ خوب کیا ہے اور زشت کسے کہتے ہین یہ اہل زبان کا حصہ وہی اپنی زبان کے الفاظ کی خوبی اور زبونی سے بخوبی واقف ہوتے ہین جیسا اہل زبان اپنی زبان کے الفاظ کا محل استعمال خوب جانتا ہے دوسرا نہین جان سکتا (مومن) وہ شادین نامہ مضمون وصل نگر ہو خط کاتب تقدیر سے دیکھیے جس طرح پر زنجیر

سیم ت ۔ ۔ ہ صاحب کے شعر مین ہے اوسی طرح چنانچہ خط ت
تقدیرت یہان بھی موجود ہے میرے) ازبیانیہ کی جگہ پر اردو
مین بکثرت مستعمل ہے —

آتش) عشوہ وغمزۂ بدمذہب نا زو انداز٭ واسطے تیری گنہگارون کی جلاد ہین

(اعتراض) عشوہ وغمزہ کی صفت مین کسینے سلف سے آجتک بدمذہب
نہین لکھا یہ دونون لفظ مذکر ہین کچھ عجب نہین کہ خواجہ صاحب نے
سنی المذہب تصور کرکے ان دونون غریبون کی نسبت لفظ بدمذہب کا
استعمال

(جواب) مدمر ۔ ۔ ۔ و ۔ ن

نہ تھا یہ آپکا گمان محض غلط ہے اور اعتراض بھی اسی حکم مین ہے غمزہ
کی صفت کافر و بدکیش ہزار جگہ اساتذہ کے کلام مین موجود ہے
اگر کافر یا بدکیش کے مرادف الفاظ کافرادر بدکیش کی جگہ پر
صرف کیے جائین توکیا قباحت ہے یہ کچھ ضرورت نہین کہ اگر کوئی
لفظ اساتذۂ قدیم کے استعمال مین نہ آیا ہو تو اوسی اساتذۂ
جدید بھی نہ صرف کرین لفظ کو دیکھنا چاہیے کہ یہ فصیح ہے یا غیر فصیح

اور فصحا کے روزمرہ میں داخل ہے یا نہیں بہت سے الفاظ ایسے ہیں کہ جو اساتذۂ قدیم کے استعمال میں تھے مگر اب متروک نہیں بہت ایسے بھی ملیں گے جواب داخل نظم ونثر کئے گئے ہیں۔

(آتش) سامنے سینہ نہ کرائے دل دہن کے خال سے بھڑکتی ہے بندوق کی گولی کہیں بھی ڈھال سے ؎

(اعتراض) قربان اس جدت تشبیہ کے معشوق کا دہن کیا ہے گویا ایک بندوق کی نال ہے

(جواب ۱۲) ناظم بہ این فہم و فراست آپ کو تشبیہ سمجھنے کی لیاقت بھی بہت ہی خوب حاصل ہے اس مایہ و بضاعت پر آپ تشبیہ آتش پر قربان ہونیکا قصد رکھتے ہیں چہ خوش اپنے منہ میاں مٹھو جناب ایسا قصہ نہ کیجیے گا پہلے آپ کچھ علم التشبیہ حاصل کر لیجیے ورنہ قبولیت قربانی میں کامیاب نہ ہو جیئےگا یہ تو آپکا جواب کافی نہیں بلکہ ناظرین کا دل خوش کرنے کی تدبیر تھی اور دریدہ دہنوں کے دانت کھٹے کرنیکو ترشی کے ہم اثر کچھ شیرین لقمہ ہیں اب جواب دندان شکن لیجیے آپ وجہ شبہ غلط سمجھے ہیں اور غرض تشبیہ کو

رنہ الیسانہ فرماتے (ناطق) سے نارون یا سرو یا شمشاد

یا طوبی ست این نہ فتنۂ روز قیامت یا قدرعنا ست این نہ شعر

ناطق مین تشبیہات قدرعنا محبوب کو ملاحظہ فرمایے اب مین

آپ سے سوال کرتا ہون کہ جن درختون کا شعر مین ذکر ہے آیا انکی

طوالت اور حیاست وعظمت کو بھی تشبیہ مین کچھ دخل ہے اگر نہین

تو بندوق کے نال کی ہیئت مجموعی کو تشبیہ سے کیا علاقہ اگر تشبیہ

مین دخل ہے تو اوسکے بھن کی کوتاہی اور استدارت کو بھی نہ ہیئت

مجموعی کو اور اوسمین کچھ قباحت نہین - اس طرحکی تشبیہین اور بھی

شعرا

تو اوس خط لے نہ طوی حد ہین سیدوں کا یہ موصا سے

(آتش) قاصد کیطرح قتل جو کرتے تو خواب مہا نہ ہوتا تھا خط شوق کا

خود نامہ بر مجھے نہ

(اعتراض) خط کا نامہ بر ہونا یعنی چہ یہ من قبیل شب لیلۃ القدر ہے

(جواب ۱۲۵) ای زمین بنگالہ خوشا نصیب تیرے کیا کیا سخن فہم سخن آباد

ہین تیرا بھی ستارہ زمین گجرات کے ستارے سے رتبہ اور قدر

مین کسیطرح کم نہین ہان جناب مولویصاحب خط کا نامہ بر ہونا
اسمین کیا نقص ہے یہہ تو آپکی فرمانیکی بات نہ تہی نامہ بر اسم فاعل
ترکیبی عام طور پر بمعنی قاصد مستعمل ہے چنانچہ آپ کی رنما ہی اول
میان جرات اندہے بہی فرما گئے ہین (ولہ) جہنون کا نامہ پہونچتا ہے
اوس ستمگر تک ؛ انہین کا کاٹ کے جرات بہی نامہ بر ہوتا۔ اپنی
اس ترکیب کو شب لیلۃ القدر کسو جہ سے تصور کیا شب لیلۃ القدر
آپنے ضرور دیکھی ہوگی مگر آپنے اوسکو سچا نا ہوگا پہر تفصیح دیکھئے
(آتش) کنج تنہائی مین بہی چلا کے ۔ وسکتا نہین ؛ لوگ کہتے ہین
درو ۔ ۔ ۔ کہ بہی گوش ہے ؛

(اعتراض) لوگ کہتے ہین کہ دیوار کے بہی گوش ہے یہہ نہین کہتے
کہ درو دیوار کے بہی گوش ہے۔

جواب (۱۲۶) واقعی یہ قول بہت صحیح ہے اور آتش نے بہی ایسا ہی
فرمایا ہے جیسا لوگ کہتے ہین شاعر کی خطا نہین یہ خطا آپ کی ہی
کہ آپ شعر کو صحیح نہ پڑہ سکے درو دیوار نہ پڑہئے ڈرو دیوار پڑہئے
مصرعہ یون ہے ؛ لوگ کہتے ہین ڈرو دیوار کے بہی گوش ہے

(آتش) ہم ہین قطرۂ مے لب سیری چھوڑینگے مال کشتی کو کیا کرتے ہین ساحل لے

(اعتراض) کیا خوب مضمون اور عمدہ مثال ہے کہ سخنوران سخن اسکی کیفیت اٹھاتے ہین مثالیہ کہکر اپنا دل خوش کرلیا۔

(جواب ۱۲۳) اس مضمون پر مثال کی عمدگی مین کچھ شبہ نہین واقعی یہہ سرور افزاے خاطر ہے لیکن فہم اور ذوق چاہیے بی مایہ لطف کشتی نہین اٹھاتا ہے نا آشنا سوقی کی تلاش مین ہمیشہ غوطہ کھاتا ہے

(آتش) کسی نیند آتی ہوا ے صنم تیری طاق ابرو کی یاد مین کبھی آشنای

(اعتراض) اس شعر مین [illegible] مضاف الیہ واقع ہوا ہو ایسے حال مین ابرو کے واو کا گرجانا ہرگز اور ہر آئینہ درست نہین سند لائے

(جواب ۱۲۵) ان باتون کی پابندی خواجہ اور شیخ کے وقت سے شروع ہوئی متقدمین پابند نہ تھے اساتذہ قدیم کے کلام مین نظائر جابجا موجود ہین اگر انکے ابتدائی کلام مین یہ ندرت یہ نقص رہ گیا تو اس فرو گذاشت پہ غفلت کا احتمال نہین ہوسکتا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ انکے ابتدائی زمانہ مین ان باتون پر ایسی توجہ نہ تھی جیسی اب ہے اگر یہہ کہا جاے

کہ اپنی تکمیل کے عہد مین خواجہ صاحب نے اسپر کیون نظر نہ کی جواب
یہ ہے کہ انکے دیوان کی تدوین انکے انتقال کے بعد وقوع مین آئی
ہی خواجہ صاحب کو اپنے کلام کی ترتیب اور نظر ثانی کا موقع نہین ملا
اسے سب جانتے ہین باایمہہ اس مضمون کا ایسا شعر کوئی کائنات
مین ہو تو پیش کیجئے ہم بھی آپ کے کاملین کا کمال دیکھین ۔

(آتش) جوشِ جنون نے فصدون کی مطلق کمی نہ کی ؛ سیرون لہو ہمارے بدن سے نکل گیا

(اعتراض) مصرعۂ ثانی سے ریختی کا مزہ آتا ہے سبحان اللہ

(جواب ۱۲۹) [illegible] اللہ کہ [illegible] آپ خوش مذاق ہین [illegible] راہ کیا مزہ پہچانا ہی

(آتش) باندھتے ہین شعر مین مضمونِ چشم و لب شریک ؛ ایک
مصرع ہے فسون اپنا تو ایک اعجاز ہے ؛

(اعتراض) اس شعر مین لفظ شریک نے فصاحت کے ایک بڑے حصہ پر اپنا
قبضہ کر لیا ہے ۔

(جواب ۱۳۰) محض حسد سے یہ قبضہ نہین اٹھ سکتا دلیل چاہیئے ۔

(آتش) آدمی کیواسطے کچھ اور ہوا یا نہ ہو ؛ ساقی و مے سبزہ و آبِ روان درکار ہے

(اعتراض) درکار ہین فرمایا ہوتا تو شعر فصیح ہو جاتا ۔

(جواب) اعتراض بھی اس بات کی دلیل ہے کہ آپ فصاحت کے
معنی سے آشنا نہین صرف لفظ یاد ہے ایسا اعتراض لکھنا جیسے ایک
جاہل بھی لغو کہدے آپ ہی کا کام ہے (غالب) پیون شراب اگر
خم بھی دیکھ لون دو چار ۔ یہ شیشہ و قدح و ساغر و سبو کیا ہے
یہان بھی آپ کے نزدیک کیا ہین ہوتا تو فصیح ہوتا استغفر اللہ بندہ تو
یہ اہل زبان ہی جان سکتا ہے کہ ایسی صورت مین کہان جیسے
معطوف و معطوف علیہ کے ساتھ جمع کی علامت کا آنا فصیح ہے
اور کہان علامت واحد کا دیکھئے غیر فصیح (وحشت) ۔ کون سی
شب ہے نہ جان سردار

یہان ہوتا نہین کبھی اہل زبان نہ بولین گے (ناسخ) قامت و رخسار
جانان کو چمن مین دیکھکر ہمصفیر و سرو گل قمری و بلبل ہو گیا
یہان قمری و بلبل ہو گیا ایسا ہی جیسا صاحب آپ لوگ پاگل ہو گیا
زبان دان اور خصوصاً آپ ایسا ہرگز یہ باتین نہین جان سکتا
کیونکہ وہ تو قواعد کا پابند ہوگا اور زبان اردو قواعد کے قید سے
آزاد ہے سرکاری مدرسون اور دیوانون کے ذریعہ سے اس زبان

کی تکمیل پوربیون کے واسطے غیر ممکن ہے
(آتش) دیکھتے ہین زور اپنے ہاتھ کا وہ آجکل ؛ خون عاشق لگکے پنجہ کرتے ہین قصاب سے۔
(اعتراض) پنجہ سے اور قصاب سے کیا نسبت ہی شاید لکھنو مین قصاب لوگ ہی پنجہ کرتے ہین۔
(جواب ۱۲۳) پہلے آپکو اپنے استاد سے اس اعتراض کا جواب لینا چاہیئے (ولہ) دل ہوا خون دیکھکر دست حنائی کو ترے ؛ پشت خار اے شوخ پنجہ بنگیا قصاب کا ؛ اونسے پوچھے کہ یہان پنجہ قصاب کو کیون تکلیف دی ہے وہی ہمارا بھی جواب ہے جو آپکو اونسے حاصل ہو واہ کیا خوب اعتراض ہے سبحان اللہ اعتراض کی صفت یہی ہی کہ خود معترض پر وارد ہو
(آتش) سخن از زبان تو گویم جواب است ای بدگو ؛ زنایم از کف تو تیغ بر سر تو زخم ؛
(آتش) پھر اجب باغ سے تیرے قد بالا کا دیوانہ ؛ بہت رویا گلے سے سرو کے مل مل گلستان مین ۔

(اعتر ... تنا السد لمل کا لفظ فصاحت سے ایسا چیپان ہے
کہ چھوڑنا اوسکا دشوار ہے

(جواب۱۳۳) شاید منشا شریف یہ ہے کہ لمل کر ہونا چاہیئے تھا یہ آپ کی
غلط فہمی ہے یہ حرف عطف حالت حذف یہان مخل فصاحت نہین
میرے بست ل اہل دول کے لڑکون سے بہرجی انسی ل حقیر ہوئے
یہان وہ حرف محذوف ہے

(آتش) چھڑکاؤ کا ارادہ ہی چشم پر آب کا نہ گرد و غبار کوچۂ جانان سے دور ہوا
(اعتراض) مین کاکو ... لفظ
آخر کے بدلے کو کہتے

(جواب۱۳۴) ایسے مقام پر کو آپ لوگ بولتے ہین ہماری زبان مین نہین
بولا جاتا اور جزو اول اعتراض بھی غلط ہے اسواسطے کہ مصرعہ اول
مین ایک جگہ کا جزو کلمہ ہے یہ تکرار مین محسوب نہین ہو سکتا تاہم تکرار
مصرعہ مین باقی رہی مگر یہ واجب الترک نہین اسمی فصاحت کو کوئی
ضرر نہین پہونچتا کانون کو بری نہین معلوم ہوتی جسکا ترک واجب ہے
وہ یہ تکرار ہے (ناسخ) سے روز و شب کے حال سے پرچہ لگا دیتے

ہین روزِ یار کے ڈیوڑہی کے نقارے ہین یہ شمش و قمر علاوہ
تکرار کے لگانے مین کی کی جگہ لگا دیتے ہین بہی غیر فصیح اور نہایت مستہجن ہے

(آتش) نہایت عید کی نوروز کی اوس گل کو شادی ہے لڑ اُڑ جائینگے
کیا بیضۂ بلبل قطارون مین

(اعتراض) مصرعۂ اول مین ماورائے بندش معقول کے کی کی تکرار نے
وہ لطف پیدا کیا ہے کہ بیان ہو نہین سکتا۔

(جواب ۱۳۵) یہان اصل مین عید کے بعد سے ہے نہ کی معترض کو لازم ہے
کہ نسخہ معتبر سے غلطی کا انتخاب کرے ایسے نسخون کی صحت پر کیا اعتبار
ہو سکتا ہے جو مصنف کی غیبت مین اہل مطبع نے اپنی منفعت کیغرض سے
چہاپے ہون

(آتش) ایک حرف اُسکی عبارت کا پڑہا جاتا نہین لکہدیا کس خط مین ہے
یہ خط پیشانی مجہے۔

(اعتراض) مصرعۂ دوم مین تکرار خط گلگونۂ چہرۂ شاہد فصاحت سے ہے

(جواب ۱۳۶) یہ دونون خط مختلف المعنی ہین اسوجہ سے یہ تکرار محبوب ہے
نہ معیوب مگر اہل تمیز کے نزدیک۔

(آتش) بو ۔ حال کے سودے مین ہوا ہون یہ زار ۔ تو لیے مجھسے ترازو
مین تو ہو تل بھاری ۔
(اعتراض) ترازو کا لفظ مصرعۂ دوم مین نہایت ثقیل ہے اگر یون
کہتے تو اچھا تھا (مصرع) تو لیے مجکو جو کانٹے مین تو ہو تل بھاری ۔
(جواب ۲) اگر خواجہ صاحب فن شعر مین شعراے بنگالہ کے ہم پلّہ ہوتے
تو شاید ایسا ہی کہتے جیسا آپ فرماتے ہین لیکن وہ تو اہل زبان اور
شاعر نکتہ سنج وشیرین بیان تھے محاورے کو چھوڑکر ایسی لغویت کی
کیونکر مرتکب ہوتے ... تلی کا
لحاظ ہرگز نہین کہ ...
کے ساتھ علامت مفعول یعنی (کو) کا استعمال کیا یہ بھی از روے محاورہ
غلط ہے موزون بہ کے ساتھ (سے) ہونا چاہیے نہ (کو) کوئی چیز کسی
چیز سے تولی جاتی ہے اگر آپ کہین کہ ہمارے مصرعہ مین تل موزون
بہ ہے یہ ہو نہین ہوسکتا اسواسطے کہ ایسی صورت مین موزون بہ کا
مع اپنی علامت یعنی (سے) کے شرط مین مذکور ہونا ضروری ہے
جملہ یون صحیح ہوگا (اگر مجکو تل سے ترازو مین تولیے تو تل بھاری ہو

مجکو تو پیے تو تل بہاری ہو یہ محض مہمل جملہ ہے

(آتش) خالی زمانہ کو نہ سمجھہ حسن و عشق سے پروانہ او شمع ہنوز انجمن مین ہے

(اعتراض) ہے کے بدلے اگر ہین فرماتے تو خوب تھا

(جواب ۱۳۸) ہے سے خوبی مین بہی شک نہین جواب ۱۲۹ دیکھئے۔

(آتش) کوچۂ یار میں ... ہین جو غل نے خوب سجائی

ہوئی ہے ... چاری شکل +

(اعتراض) شکلین فرماتے تو محاورہ کے موا... رست ہوتا کیا کچھ

ضرورت ردیف سے مجبوری تھی۔

(جواب ۱۳۹) یہ آپکی غلط فہمی ہے مصنف کو کچھہ مجبوری نہ تھی جب

مضاف الیہ مرکب تعدادی ہوتا ہے اور انمین سے ہر ایک مضاف الیہ

کیطرف ایک ہی طرح کی ایک شئے کو مضاف کرتے ہین تو ایسی

صورت مین مضاف اکثر واحد بولا جاتا ہے مثلاً دس ببس کی

تلوار ٹوٹ گئی سو پچاس سپاہیون کی بندوق نہ چلی سیکڑون

آدمیون کی جان گئی ابہی آپکو زبان دانی کے لیے ایک مدت

درکار ہے۔

(آتش) رہتی ہے خاطر ہمیشہ ۔ قناعت بھی بہار بے خزان ہے

(اعتراض) بھی کی جگہ وہ کہا ہوتا تو خوب تھا۔

(جواب ۱۴۰) اظہار تعجب اظہار تعظیم سے زیادہ تر لطیف ہے اہل ذوق کی نظر چاہیے۔

(آتش) سودا ہے سر کو زلف گرہ گیر یار کا ۔ دلبستگی ہے کافر خوش اعتقاد سے

(اعتراض) زلف جو کافر خوش اعتقاد ہے اسکا ثبوت نہین لفظ خوش اعتقاد فقط قافیہ کیواسطے لایا گیا ہے اس لفظ کو حشو سے بدتر کہتے ہوئی شرم آتی ہے

(جواب ۱۴۱) آپکو شرم آ
ترک پاکر سے نہین اٹھاتے۔ کافر اوصاف زلف مین سے ہے اور اوسکے خوش اعتقاد ہونیکو اوسکی گرہ گیری بخوبی ثابت کرتی ہے اعتقاد کے معنی لغت مین استوار و محکم گرفتن آئے ہین اور گرہ گیر کی محکم گرفتگی ظاہر۔ فافہم

(آتش) لامکان یار کو لکھتا ہون خط شوقیہ ۔ نہین معلوم پتا ہی ہے کیونکر [illegible]

(اعتراض) لامکان یار کی ترکیب درست نہین۔

(جواب ۱۴۲) یہ ترکیب درست کیون نہین ہے عدم تصریح سے معلوم ہوتا ہے آپ مصرعہ اول کی ترکیب سمجھے ہی نہین

(آتش) محبت دل سے نہ کی کس بے یقین عیّار سے آتش : جو کچھ ہنسی بھی کی ہنسنے کبھی وہ بدگمان کھٹکا :

(اعتراض) بے یقین عیار کی ترکیب کچھ لا مکان یار کی ترکیب سے کم نہین

(جواب ۱۴۳) یہ اعتراض بھی اعتراض مرقومہ بالا سے کچھ جہالت مین کم نہین ترکیب کا نقص بیان کرنا چاہیے تھا

(آتش) کبھی بتخانہ پوجا گھر کیا طوف حرم ہنسنے ۔ اوڑائی تیرے خاطر خاک کس کس [illegible]

(اعتراض) بت پوجے جاتے ہین یا بتخانہ ۔

(جواب ۱۴۴) واے براین بیخبری اگر آپ کچھ بھی علم بیان جانتے ہوتے تو ہرگز ایسا نہ فرماتے جناب محل بمعنی حال مجازاً بولا جاتا ہے ذرا واقفیت حاصل کیجیے گھر لٹ گیا یا مجلس رو پڑی اس سے کیا مقصود ہے چار دیواری لٹی یا وہ مقام رویا جہان اہل مجلس کی نشست ہے زہے جرأت و باتمیزی ۔

(آتش) سے داغ دل سے محشر مین ملایا جائیگا + روز اک خورشید کو ملتا ہے خلعت نور کا +

(اعتراض) ماشاءاللہ اک سنے کہان جگہ پائی ہے۔

(جواب ۱۴۵) ناسخ کے کلام مین جو اس لفظ کی نسبت آپنے اعتراض کیا ہے اوسکا جواب دیکھئے جگہ کا پہچاننا آپ لوگ کیا جانین۔

(ناسخ) میکدہ مین ہے فروغ جلوۂ جانانہ آج + ہر لب پیمانہ پر ہے نعرۂ مستانہ آج + دیکھیے یہان ہرنے واقعی کیا جگہ پائی ہے

اگر یہان ہر لب سے ہر د
ہر لب سیخوار سے لب ہر ...

بری جگہ اسکو کہتے ہین جو ہرنے آپ کی استاد کے شعر مین پائی ہے

(آتش) جمال حور و پری پہ ہے طعنہ زن ہستی + بلا سے جان ہوئی سرخ و سفید بن ہستی +

(اعتراض) حسب محاورہ بن کے بدلے بنکر ہونا چاہیئے۔

(جواب ۱۴۶) گو مین آپکو ایسے اعتراض کا اوپر کہین جواب دے چکا ہون مگر آپکی تنبیہ کیغرض سے ایک شعر میر کا اس جگہ پھر عرض کرتا ہون

(اولہ) رو تے ہین دوست اکثر سن سرگذشت میری ؛ تو بہی تو گوش و اکر ٹک میری داستان پہ ۔ دیکھئے مصرعہ اول مین اسکس صورت سے واقع ہوا ہے وہی صورت یہان بہی ہے یا نہین آپکو اہل زبان کے مقابلہ مین محاورہ دانی کا اظہار کرتے شرم بہی نہین آتی توبہ ۔

(آتش) خوش بیان لاتے ہین ایمان کلام اقدس ؛ کلمہ پڑہتے ہین وہ سنتے ہین جو قرآن تیرا ۔

(اعتراض) ایمان کلام اقدس لانیکی ترکیب نئی ہے اور خلاف محاورہ ہے ۔

(جواب) کلام مستند محتاج سند نہین جو لوگ لکہنؤ کی زبان مین شعر کہتے ہین اونکے واسطے بہی سند ہے

(آتش) عین احسان ہی میری صفحۂ دل پر مجکو ۔ ایک تصویر اگر کہینچ دی مانی تیری

(اعتراض) واہ ری عجز طبیعت کہ نا خواندہ مہمان کیطرح اکو فی کہان جگہ پائی ہے اور یہان یہ لفظ کسقدر فصیح واقع ہوا ہے اور اول مصرعہ کی بندش کیا خوب ہے ۔

(جو [illegible]) خوانده تو اسے بیجا نہ کہین گے ناخوانده کا ذکر نہین اور
اس لفظ کی فصاحت مین بہی یہان کچھ شک وشبہ نہین آپکا تردد
ناواقفیت زبان کیوجہ سے ہے ایسا ہوتا ہے یہ کوئی نئی بات نہین
اکثر عرب کے ناواقفون نے الفاظ قرآنی کے فصاحت سے انکار کیا
وہ بہی آپ ہی کیطرح اوس قبیلہ کے زبان سے ناواقف تہی جسکو زبان
مین قرآن نازل ہوا ہے یہ تو آپنے بہی سنا ہوگا کہ باہمہ کمالات ہی آخر کار
نکتہ چین شرمسار ہوے وہی نتیجہ اب بہی نظر آتا ہے۔ نقص بندش
آپنے صاف طور پر بیان [illegible] الیٰ
کے بہت بڑے شائق تہا [illegible]
مین
آپکو سناؤن التماس ہے گر ہاتہون سے جام مے ہوا پہینکتے مین ایسا
جو ہم ہی مین بیٹہے یاد کی جہینٹان سبگون کو + دوسرا مصرعہ ملاحظہ
کیجیے (بیٹہے) وہی ناخوانده مہمان ہے جسکا شبہ آپکو شعر بالا مین ہوا
اسکا یہان کیا کام تہا اور جہینٹان سبگون کو یاد کی ۔ یہ نیا اشارہ ہے
یاد کیا کہنا چاہیے تہا یہ زبان دانی آپ کے استاد کی ہے آپ کی
نسبت کیا تصور کیا جاے اول مصرعہ دیکہیے اوسمین جام مے ہاتہون

گرا ہے مگر یہ قصور قانون کی رُو سے قابل درگذر ہے اسواسطے کہ بدمستی
مین تمیز باقی نہین رہتی سبحان اللہ جب استادون کی یہ کیفیت ہے
تو شاگرد کیون نہ لائق ہون۔

(آتش) زاری بھی کر کے اپنے نصیبون کو دیکھ لین ؛ ہاتہ آے زور سے
نہ تو ہمکو نہ زر سے آپ ؛

(اعتراض) نہ تو کا لفظ مصرع دوم مین بیکار ہے

(جواب ۱۴۹) نہ تو یہان بیکار نہین ہے یہ حرف نفی مع تاکید ہے شاعر کو
نہ ہاتہ آنا بتاکید ظاہر کرنا منظور تھا پھر کیونکر اسے ترک کرتا یہی باتین ہین
جو آپ نوٹ [illegible] جان [illegible]

(آتش) پروانہ سے لڑایا ہے بلبل کو رات بھر ؛ شمعون کو عطر یار نے
ملکر گلاب کا۔

(اعتراض) مصرعۂ ثانی کی ترکیب بھی دیدنی ہے۔

(جواب ۱۵۰) بشر ملکہ آدمی بینا اور صاحب بصیرت ہو نہ بصیر ؛

(آتش) خرد نیک انسان عاقل ہو بزرگ بد نہو ؛ شور دریا سے ہے
بہتر چشمۂ شیرین ہوا ؛

(اعتراض) خرونیک اور بزرگ بد کی ترکیب عجیب ہے کبھی دیکھی سُنی اس شعر کی ترکیب سے کہہ وہ پھڑک جاتے ہین

(جواب ۱۵) کہہ تو واقعی پھڑک جاتے ہونگے سہ کی نسبت مین آپ کے قول کی تصدیق نہین کرسکتا ہو اسواسطے کہ بیچا پھڑکنا جانور کا کام ہے اس عیب کو وہ ہرگز نہ پسند کرینگے اور اگر یہ قول آپ کا صحیح ہے تو یقیناً جنکو آپ کہہ وہ کہتے ہین انمین کچھ فرق نہوگا آپکی تمیز مین قصور ہے سبحان اللہ کون عاقل کہہ سکتا ہے کہ خرونیک نہین ہوسکتا اور بزرگ یعنی سہ کا [illegible] یہ دونون صورتین غیر ممکن نہین

(آتش) چہرۂ محبوب پر گیسو نہین لہرا رہے ۔ بت کرآگے کرتے ہین کفار زنا فرجام رقص ؎

(اعتراض) اگر مصرعۂ اول کو یون موزون کرتے تو اچھا تھا مصرع
چہرۂ محبوب پر گیسو کہان لہراتے ہین اور نا فرجام فضول ہے

(جواب ۱۶) گو اسوقت لہرا رہے نہین بولتے ہین متروک ہی تاہم اس شعر مین لہراتے مین سے (لہرا رہی) ہی خوش آیند ہے اسواسطے کہ

دوسرے مصرعہ میں ہین کا لفظ پھر واقع ہوا ہے اور

ایسے متصل ہوجاتے ہین کہ اچھے نہین معلوم ہوتے اسوجہ سے آپکا

مصرعہ اچھا نہین وہی خوب ہے جو آتش فرما گئے ہین - لہذا یہ

اسوقت کے لوگون کو نظر نہین کرنی چاہیئے آتش کیوقت مین بھی

فصیح اور داخل محاورہ تھا اور نافرجام کو فضول سمجھنا پورا ثبوت

آپ کے فن شعر سے واقف نہونیکا ہے اور آپ کی تقریر سے معلوم

ہوتا ہے کہ آپ اس لفظ کے معنی بھی نہین جانتے کسی استاد سے

پوچھیئے کہ تشبیہ زلف وگیسو مین محض کفار سے کفار نافرجام سے تشبیہ

اچھا ہے یا نہین نافرجام [illegible] ملاحظہ کیجئے (ناسخ) کار زلت

کب شعر یعون کو گوارا ہو کبھی ٭ بزم دنیا مین کرین اشخاص نافرجام رقص

اس شعر سے بخوبی ظاہر ہے کہ آپ کے استاد بھی اس لفظ نافرجام

کے معنی سے واقف نہین اسواسطے کہ شخص نافرجام صفت لغو

نہین ہو سکتا فضل خدا سے یہ ساری غزل مجموعۂ فضول ہے چند

شعر آگے عرض کیئے جاتے ہین ملاحظہ کیجئے -

کار زلت کے رہین پابند جو کجیاریان + روز و شب کرتے رہین افلاک مینا فام رقص

یہان ہنیا مفصول ہے ؛ رقص جانان کی تصویر میں جو بھر کو چلا
ہو گیا ہو گا بیسے گردون میرا ہرگام رقص ؛ یہان لوے لنگڑے کی کیا ضرورت
ہی اور ہر گام پر رقص ہو جانا یعنی جسے جان جان بیتابی دل کا گھ
بیسلے اثر خوب ابھی کرنے لگین دیوار وسقف و بام رقص ؛ یہان
بس فضول ہے اور نہایت بدنما ہاتھو اٹھانے مین جو ہوتا ہے
بدلگیری کا شک ؛ وصل کا دیتا ہے اب نساخ کو پیغام رقص ؛
یہان اب محض فضول ہے بلکہ بدتر ازان ؛ آسمان پر کون سے
کوکب کی شادی کی ہے ؛ سیارۂ گردون ہو صبح و
شام رقص ؛ مضمون ہے اس نے اول مصرع کو
اور بھی رونق دی ہے یون فرماتے کس بلند اختر کی شادی کا ہے

جلسہ جیج پیچ ؛
(آتش) بعد شاعر کے ہو مشہور کلام شاعر شہرۂ البتہ کہ مردہ کی گویائی کا
(اعتراض) البتہ کہ اس شعر مین اس فصاحت سے آیا ہے کہ کاو
کاو زاغ کو اسکے سامنے کچہ رتبہ نہین اور البتہ کی لفظ سے البتہ
خوبی شعر دونی ہو گئی اور مادراے اسکے مصرعۂ ثانی کا دعوی البتہ

ساتھہ ہی غلط ہے

(جواب ۱۵۳) دنیا مردہ پسند ہے یہ مثل شاید آپنے نہین سنی اگر سنی ہوتی تو دعوی مصرعۂ ثانی کو غلط نہ فرماتے ہی فصاحت البتہ کہ اسے آپ کیا جانین رنگین نوائی بلبل کے ہزار قدر دان ہین زاغ نا ہنجار ایسے حبس دم کے معتقد تم ہوگئے شیخ شہر کے یہ تو البتہ کو سنکر یعنی وہم کھانے لگا - دیکھئے لفظ البتہ کہ بابل ہندوستان کے کلام مین -

(آتش) ہوندا وس لیلی وحشی کا دل دیوانہ مجبوب بید مجنون کہان پیوند نخل طور کا

(اعتراض) لیلی وحشی کی ردہ کہ [illegible] نئی ہی جسکو دیکھکر سخن فہمان لکھنؤ کا دل مجنون ہو -

جواب ۱۵۴) آپ سچ کہتے ہین آپ لوگ اسکے لطف سے واقف نہین ہوسکتے حسن ترکیب و لفظ سخن آشنا وانذ مرغ سخن کو فہم سخن نتوانذ

(آتش) غش سے لگتے ہین ہیر یار مین تار شعاع ٭ آسمان نیلگون چھپتا ہی اک زنبور کا -

(اعتراض) شاید اودہ کے چھتے ہین ایک ہی زنبور ہوتا ہے

ماسٹر حب تجدید تشبیہ کیطرف متوجہ ہوتے ہین تب ایسی ہی شعر فرماتے ہین کاشکے ستارون کو زنبور کہا ہوتا۔

(جواب ۱۵۵) زنبور درشت و بمروت راگوئی نبارسے چو عسل نمی دہی نیش مزن: جناب اگر آپ شعر نہین سمجھہ سکتے تو خاموشی مین کیا نقصان ہے بیجا اعتراض سے کیا فائدہ یہ آپکو کس لفظ سے معلوم ہوا کہ شاعر نے آسمان کو ایک زنبور کا چھتا قرار دیا ہے سبحان اللہ بندہ نواز مصرعۂ ثانی مین ایک عدد ہے اور چھتا اوسکا معدود ہے آپ زنبور کو معدود سمجھتے ہین یہ آپکی سمجھ کا [illegible] مصرعہ یہ کہ آسمان نیلگون گویا ایک شانۂ زنبور ہے [illegible] استاد جناب مولوی عبدالغفور خانصاحب بہادر بالقابہ پر کرنا چاہئیے تھا ولے ہر مکان

خاص مین لازم ہے جنبر خاص بھی نو محفل میخوارین کرتا ہے مے کا جام رقص: مصرعۂ ثانی کو ملاحظہ کیجئے ایک میخوار کی محفل آپنے کبھی نہ دیکھی ہوگی اور جب محفل مین ایک میخوار ہوا سمین آپنے جام کو رقص کرتے بھی نہ دیکھا ہوگا اس شعر پر البتہ آپکا اعتراض استحکام کے ساتھ وارد ہوسکتا ہے یہان مصنف کو مطلق عذر کی گنجایش نہین علاوہ ۱۵۹ سکے

ادہر) بھی مصرعہ ٹیلے پر کا وہ جانور معلوم ہوتا ہے جیسکے پیچھے لوگ تالی
دیتے ہین اسکی یہان ضرورت ہی کیا تھی اور مکان خاص ہین جنمین خاص
لازم ہے اس فقرے کی بلاغت کا تو کچھ پوچھنا ہی نہین عجیب معنی لطیف
انسے پیدا ہین واہ —
(آتش) تیری دانتون سا کوئی موتی سمندر مین نہین ۔ لعل لب سا اک بدخشان کی نہین کہسار پر
(اعتراض) پر کیجگہ مین ہوتا تو خوب ہوتا ۔
(جواب) پر اور مین مترادف ہین شاید آپ واقف نہین (زید گہر پر ہے
اسکے یہی معنی ہین کہ زید گہر مین ہے فافہم ۔
(آتش) مردہ تہی دیکھے سے [illegible] ہو گئے ؛ جان مین جان آگئی
دم مین ہمارے دم ہوا +
(اعتراض) دم ہوا بھی کیا خوب —
(جواب) اسکی خوبی مین کیا شک اہل زبان کا کلام ہے غیر کو یہان
مجال دم زدن نہین مصرعہ میر اپنی آگاہی کیواسطے ملاحظہ کیجئے مصرع
ہون ہزارون دم الہی میر کے اک دم کے بیچ ؛
(آتش) کوئی تو دوش سے بار سفر اتاریگا ؛ ہزار راہزن امید وار راہ مین ہے

(اعتراض ۱) ہے کے عوض میں کہا ہوتا باوجود اس استادی کی خواجہ صاحب کو جمع اور مفرد کا استعمال معلوم نہ تھا

(جواب۱۵) جواب ۰۰ اس میر کا شعر ملاحظہ کیجئے : وایک مصرع آپ کی ہماسیان جرات کے ذیل میں عرض کیئے جاتے ہیں ایسے سبق حاصل کیجئے دلہ ہر گھڑی دل میں صد آفات نظر آتی ہے : ایضاً۔ قوافی شعر ہراک مصر میں سو ماہ کنعان ہے : بڑے شرم کی بات ہے کہ آپ ان طفلانہ اعتراضات کی بدولت بصیرت سے بھی زیادہ تر بے بصیرت ثابت ہوتے ہیں اور چونکہ ۔۔۔ آپ نے اسے استادوں کے حیات میں لکھا ہے اسوجہ سے آپ ۔۔۔ م کے استادی پر بھی حرف آگیا آپ لوگوں کو اپنی پیرانہ سری اور دعوی بیجا ے زبان دانی اسوقت تک یہ بھی معلوم نہیں کہ جب عدد یا شنو یا شنوا کی کوئی قوت ہوتا ہے تو اوسکے معدود کی اظہار جمعیت کے لیے علامت جمع نہیں بھی لائی جاتی ہے اور کبھی لاتے بھی ہیں۔

(آتش) غیرت کے مارے غیر ہوا یار سے خلاف × یہ اتفاق بھی ہے خداداد ہو گیا۔

(اعتراض) مصرعۂ ثانی کی ترکیب طفلانہ ہے

(جواب ۱۵) آپکی غرض اس تقریر سے یہ ہے کہ مین بھی ایسی ترکیبین کہہ سکتا ہون تو کچہ تعجب نہین (سعدی) گاہ باشد کہ کودک نادان: بغلط بر ہدف زند تیرے۔

(آتش) تیرے نظارہ کے لیے ہی ہوئی: مہ و خورشید، وزوشب کی آنکہ

(اعتراض) مصرعۂ اول مین ہے ہوئی وہ چیز ہے کہ میان ہدہد الشعراء سنین تو پہڑک جائین۔

(جواب ۱۶) ہدہد الشعراء پر کیا موقوف ہے جنکو وحشت سے ذرا بہی تعلق ہوگا وہ سیکڑون پہڑکین گے ۔۔۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ بہی پہڑکے ہین اگر غلبۂ اضطراب نہوتا تو مصرعہ صحیح پڑہتے صحیح یہ ہے (مصرع) تیرے نظارے کے لیے ہین ہوئے۔

(آتش) قد موزون رخ رنگین دکھا قمری و بلبل پر: قیامت سرو و گلہاے چمن بیداد کرتے ہین:

(اعتراض) دکھا کے بدلے دکھا کے یا دکھا کر چاہیئے۔

(جواب ۱۷) یہ حروف عطف کبہی محذوف بہی رہتے ہین کہین جواب

با ... سطائر موجود ہین دیکھ لیجئے

(آتش) سیری ہنو گی تشنۂ دیدار کے لیے ؛ پانی نہین چہ ذقن یار کو لیے

(اعتراض) ہر دو مصرعہ مین لیے کا استعمال نہایت بری طرح سے ہوا ہی حسب محاورہ درست نہین۔

(جواب ۱۶۲) فصحاے لکھنؤ کے محاورات اور اہل بنگالہ کے اینر اعتراضات اے چرخ ہے تمیز نواز ہیہات ہیہات جناب اگر آپکے اعتراض مین محاورہ سے مراد محاورۂ لکھنؤ ہے تو تو آپ غلطی پر ہین خواجہ صاحب نے لیے کا استعمال بہت صحیح طور پر کیا ہے۔

(انیس) تنہا نہین ہے بلندی وہ اسمان دو ... اوج ہے تیری نعلین کے نشان کو لیے
نہین ہے شغل کوئی غیر مرثیہ خوانی ؛ خدا نے کام یہی چہا دیا زبان کو لیے

ان دونون شعر و نمین لیے کا استعمال ملاحظہ کیجیے اور اگر محاورہ سے آپکی مراد اپنا محاورہ ہے تو ہمین اوس سے غرض نہین ایسا ہی ہوگا جیسا آپ فرماتے ہین۔

(آتش) شمع سان اظہار کا یارا نہ آتش کو ہوا ؛ سرگذشت اپنی زبان تک آ نہی کر رہ گئی

(اعتراض) تکرار لفظ واحد مین قند مکرر کا مزہ ملتا ہے

(جواب ۱۶۳) یہ ہین کیونکر باور کرون اسواسطے کہ آتش کا کلام حاسد کیواسطے
حکم زہر ہلاہل اور منصف کے لیے حکم قند رکھتا ہے اور آپ لوگون سے
تو ہرگز امید نہین کہ یہ تکرار آپ لوگون کو ابھی معلوم ہو اس لیے کہ بعض
زبان کے سیکھنے والے جنکو مذاق سخن حاصل نہین طوطی کیطرح زبان
غیر کو سیکھا کرتے ہین اور ابجد استاد اول گفت ہان سیکھو ہم سے کے
مصداق ہوتے ہین آپنے بھی یہ سُن لیا ہے کہ تکرار معیوب ہی حضور کو
اسوقت تک یہ معلوم نہین کہ کہان تکرار معیوب ہے اور کہان محبوب
اور کہین نہ معیوب ہے نہ محبوب یہی وجہ ہے کہ آپنے جہان تکرار دیکھی
اعتراض کر بیٹھے ہنوز آپ ایسے لوگون سے کوئی با مذاق اس تکرار کو
بُرا نہ کہیگا تکرار معیوب یہ ہے (ناسخ) گلستان جہان مین نیک و بد
کا ساتھ ہوتا ہے ؛ رہین کانٹے ہمیشہ پھول کے پہلو مین گلشن مین
(آتش) نہا کر بحر مین آتش آب تیغ قاتل سے ؛ خدا چاہے تو
پاک اس زندگی کا گند کرتے ہین ؛
(اعتراض) گند کے لفظ نے اس شعر کو گندہ کر دیا خدا کے بدلے
نعوذ باللہ پیشہ کہتے تو کاتبون کے محاورہ کے موافق شعر درست ہو جاتا

جواب) شعر کی پاکیزگی مین کچھ شک نہین ہان یہ البتہ ہے کہ اسکا
حظ حاصل کرنیکے واسطے دماغ کا پاکیزہ ہونا بھی ضرور چاہیے شد
بین الصبح لذی عینین سبحان اللہ جو لفظ شعر بھر کی جان ہے وہ آپکے
نزدیک باعث خرابی شعر ہے

(آتش) اوس نوجوان کا ناز یہ کہتا ہی کہ چھوڑ ۔ وہ ظلم جو فلک کو نہین ہے پیر ہوا

اعتراض) سبحان اللہ مصرعہ ثانی کی ترکیب کیا استادانہ ہے

(جواب ۱۶۵) آپکی تعریف معتبر نہین ؎ صائب دو چیز میشکند قدر شعر را
تحسین ناشناس و سکوت سخن شناس

(آتش) یار کو دیکھیے پہنا کے سب ۔ ۔ ۔ ۔ ہے ملگیا کوئی اگر پھولون کا گہنا

(اعتراض) اوسے اور کوئی کا لفظ بیکار ہے

(جواب ۱۶۶) کوئی لفظ بیکار نہین بلکہ ہر ایک نگین جیسا ہے نگین کے ...
ہے آپ زوائد کی تعریف سے واقف نہین زوائد کی شناخت
ہو تو بغور ملاحظہ کیجیے (ناسخ) ؎ دفور جوش گریہ سے ہنوز ...
داغ دل زائل نہ کبھی دہونے سے مٹتا ہی نہین ہے نقش خاتم کا
دفور اور جوش مین ایک لفظ زائد ہے اور مصرعہ ثانی مین ...

ان دونون مین سے ایک بیکار ہے بلکہ ہی نے بسبب بے محل صرف ہونے کے مصنف کے ناواقف از زبان ہونیکو داغ دل کے نہ سٹنے سے زیادہ ثابت کیا ہے۔

(آتش) المنت للله بصد منت ادہر وہ انکار تھا جس شے کا اب اقرار ہوا

(اعتراض) شے کا اب کے بدلے بات کا لکھتے تو اچھا تھا

(جواب ۱۶) زہے درک سخن شاید آپ اب کو بھرتی کا لفظ سمجھے ہین یہہ آپکی غلط فہمی ہے یہی تو شعر مین ایک لفظ ہے جسکے معنی نازک نے شعر کو چمکا دیا غالباً آپ معنی مقصود شاعر نہین سمجھے ورنہ الیسی لغویات کا کہنا ہرگز پسند نہ کرتے جناب مقصود شاعر یہ ہے کہ باوجود میری منتون کے ادہر جس شے کا انکار تھا المنت للہ اب یعنی بعد محنت سعی فراوان ادہر سے اقرار ہوا ہے فافہم یہ بات اب کیجگہ بات کا کہنے سے شعر مین ہرگز نہین پیدا ہو سکتے بلکہ شعر اپنی مرتبہ سے نہایت ہی پست ہو جائیگا۔

(آتش) مارا پڑا مین جنبش ابرو سے بیگناہ : رتبہ شہید کا تری شمشیر سے ہوا

(اعتراض) ہوا کے بدلے ملا فرمایا ہوتا تو شعر حسب محاورہ درست ہو جاتا

(جواب ۱۶۷) ہوا اور ہلا دونوں کا بولنا ہر جگہ پر درست ہی یہ ہمارا محاورہ ہی آپ ایسے کیا جانیں

(آتش) ہماری حلق میں دن رات ذکر پاک حضرت ہے ؛ خدا نے کی ہے

یہ تسبیح خاک پاک سے پیدا ؛

(اعتراض) حلق میں ذکر ہونا یہ کہاں کا محاورہ ہی سند چاہیئے انہیں باتوں پر

استادی کا دعوی چہ خوش سچ تو یہ ہی کہ اس شعر نے زبان لکھنو کے حلق پر چھری پھیری ہے

(جواب ۱۶۹) تمیز کا تو یہ حال کہ حلق و خلق میں فرق نہیں کر سکتے نقطہ کی

مدد سے لفظ پڑھا جاتا ہے دعوی یہ اہل زبان اپنی زبان نہیں جانتے

ہم جانتے ہیں ماشاء اللہ جناب ہمارا [illegible] ن یہ خامی سمجھ پر ہٹیئے —

(آتش) جب آتی تو قابض روح اختیار کہتا ہی ؛ در تقدیر نہیں چوبدار کہتا ہے

(اعتراض) چوبدار جو اس شعر میں بمعنی دربان آیا ہے درست نہیں

(جواب ۱۷۰) گو یہاں بھی آپ سے غلطی ہوئی مگر ہم اسکی نسبت آپکو الزام

نہ دینگے آپنے عمر بنیوں بقالوں میں بسر کی آپ کیا جانیں کہ چوبدار کا

موقعہ کہاں ہے اگر سعادت رہبری کرے اور تحقیق منظور ہو تو

اس گئے وقت میں بھی ہماری سرکار یعنی شاہ اودھ مدظلہ العالی

کے در دولت کی زیارت کیجئے وہاں آپکو چوبدار کے موقعہ کی تحقیق

حاصل ہو جائیگی شاید وہانتک نہ رسائی ہو تو ایک شعر مین ذیل مین
عرض کرتا ہون اسے ملاحظہ کیجئے یہ بہی تنبیہہ کیواسطے کافی ہو (قلندر)
روشناس گر نیست تو گفتن مشکل است ۔ چہ حسن تو شہرہ ہزار سخن

(آتش) یار کی تصویر کہچواؤن تو کہتا ہو وہ شوخ ۔ قالب بیجان کی شوخی بہلا تصویر مین ہی
(اعتراض) یار اور شوخ اگر ایک ہی شخص سے مراد ہے تو دونون لفظون
کے لانیکی ضرورت نہ تہی پس اس سے عجز طبیعت کا حال معلوم ہوتا ہے
(جواب) مصرعۂ ثانی کا مضمون مقتضی اس امر کا تہا کہ یار کے شوخ ہونیکا
اظہار کیا جاے یہ باتین انکے سمجہنے کی ہین جو لوگ محل شناس
اور واقف از مقامات صرف الفاظ ہین وہی خوب جانتے ہین ۔

(آتش) اب اپنی پستی کو گردش ہو جام ساقی کی ۔ ہمارا پیٹ نہین ہی شراب کا مٹکا
(اعتراض) ماشاء اللہ کیا اچہی تشبیہ ہے کیا کہنا پیٹ ہوے کہ کمال کیا ہے
(جواب) تشبیہ کی جدت مین شک نہین بجو شراب خوار ہین اس سے بہتر
کیون تشبیہ ہوسکتی ہی اور اگر آپ اسوجہ سے جدت تشبیہ کے قائل نہین کہ یہ اگلی
نظر سے گذشتہ ہوگی اگلے کلام مین گذر چکی ہی تو یہ آپکی دریافت کی خطا ہی
آپ بخوبی دریافت کرینگے تو وہان سرقہ ٹہریگی یہی شعر پر سارق نے ہاتہ صاف کیا ہوگا

(آتش) دفتر عشق بھی کیا دفتر خوش طالع ہو نظری فرد نہیں جس میں کوئی صاد نہیں

(اعتراض) دفتر کو خوش طالع کہنا درست نہیں سند لائیے۔

(جواب) پہلے آپ یہ تو فرمایئے کہ آپکا مخاطب کون ہے سند کس سے آپ مانگتے ہیں۔ اللہ اللہ یہ گھبراہٹ ایسی گھبرائی باتیں آپکی بہت سی ہیں خیر جواب لیجئے یہ تو فرمایئے کہ وہ کون سی شے ہے جسکو طالع سے تعلق نہیں یہ خامی اور زبان اپنے قابو میں نہیں پھر تفضیح کیوں نہ چھپی (مقیمای قمی) (فقرہ) شان تخت فیروز بخش بلند کہ سایہ اش تا بعرش ... بکرسی نشست ملاحظہ کیجئے جب تخت کو فیروز بخت کہنا درست ہے تو دفتر کو خوش طالع کہنا کیوں درست نہیں۔

(آتش) اک سالمیں ان بھی جسے غم نہیں ہوتا وہ شہر ہی جس میں کہ محرم نہیں ہوتا

(اعتراض) یہ شعر مہمل ہے دونوں مصرعوں میں ربط نہیں مصنف کا جو مطلب ہے وہ اس سے نہیں نکلتا اسطرحکا عیب تو مبتدی اور جاہل کے کلام میں بھی نہیں ہوتا۔

(جواب) بجز مبتدی کے اور کوئی اس شعر کے مصرعوں کو بے ربط لیگا

ہرگز نہ کہیگا مطلب مصنف اس سے بہت صاف طور پر ظاہر ہے وہ یہ
کہ جس شخص کو سال بھر مین دس دن غم نہین ہوتا وہ مثل اوس شہر کے
ہے جسمین محرم یعنی عشرہ محرم نہین ہوتا یہان محرم سے مراد عشرہ
محرم بسبیل مجاز ہی مجاز اگر جز کیجگہ پر کل کا بولنا درست ہے اور یہ کل تو
عام طور پر ہندوستان مین بمعنی جز بولا جاتا ہے۔ متبدیون کے کلام
مین بھی جو عیب واقع نہین ہوتا وہ یہ ہے (ناسخ) سے مومن وہی
ہے جو کہ ہوا پنجتن کا دوست: کافر ہے وہ عدو جو ہوا چار یار کا
دوسرا مصرعہ ذو جہتین ہے پہلے مصرعہ کے اعتبار سے
دوسرے مصرع کے معنی یہ بھی ہوسکتے ہین کہ جو چار یار کا ہوا وہ
عدو کا فر ہے ایسے مقام پر مصرعہ مین ایسے الفاظ جمع کرنا اور اونکا
اس بے عنوانی سے ترتیب دینا صاف ظاہر کرتا ہے کہ مصنف مبتدی
ہے اور مشق سخن سے بالکل واقف نہین اور لطف دیکھئے کہ مصرع
اول مین وہی کا لفظ مصرعہ دوم کے معنی دیگر کی تاکید اور تائید
کرتا ہے چونکہ مصنف صاحب مذہب حنفی رکھتے ہین اسواسطے صنعت کا
گمان یہان نہین ہوسکتا پھر بجز اسکے کوئی کیا سمجھ سکتا ہے کہ یہ

انکی نو آموزی اور زبان نہ جاننے کی خطا ہے

(آتش) زلف خوبان دراز لازم ہے ٭ خال کوتاہ و مختصر ہے خوب

(اعتراض) خال کی صفت کوتاہ درست نہیں کیونکہ کوتاہ ضد دراز ہے

جواب ۱۷۵) یہ آپکو کہان سے معلوم ہوا کہ کوتاہ ضد دراز ہی ہے

جامہ کوتاہ اور معنی کوتاہ بھی تو بولتے ہین اس سے ثابت ہوتا ہے

کہ آپکا قول تحقیق کے خلاف ہے جامہ کوتاہ کو چراغ ہدایت مین

دیکھیے اور معانی کوتاہ کو شہ [illegible] ملاحظہ کیجیے (سلیم) ہر معانی

کوتاہ دلپسند نباشد چو کرہ ۔۔۔۔۔۔ نباشد ٭

(آتش) پڑی ہے خال رخ یار پر نظر دیکھین ٭ اثر ہی اپنا یہ تشکین ستارہ کیا کرتا

(اعتراض) تشکین ستارہ کی ترکیب سے کیا سخن فہمان لکھنؤ کے آگے

اندھیرا نہین چھاتا ہے اور رسوائی اسکے مصرعۂ ثانی کی تعقید بھی دید نی ہے

(جواب ۱۷۶) جن لوگون کی نئی نئی آنکھین کھلی ہین انکے آگے اس استعارہ

کے دیکھنے سے البتہ اندھیرا چھا گیا ہوگا اہل بصیرت نے ایسے ہزارہا

ستارے دیکھ ڈالے (عبد القادر بیدل) خال رخش فسانہ روز تباہ بیست

این سرگین ستارۂ بخت سیاہ کیست ؛ سرگین ستارہ اور شگین ستارہ ایک ہی چیز ہی اور تعقید کی تو آپ تعریف ہی نہین جانتے نہ اوسے آپ پہچانتے ہین خواجہ صاحب کے مصرعہ مین تعقید کا نام نہین ہان تعقید لفظی ہے اور اس سے نظم کو چارہ نہین تعقید شعر ذیل مین ملاحظہ کیجئے۔

(ناسخ) یاد مین دانتون کے مین نکلا تو میری آنکھ مین ؛ دیدۂ غول بیابان چشم اختر ہوگیا ؛ مصرعۂ ثانی مین بسبب تعقید کے یہ نہین معلوم ہوتا کہ چشم اختر دیدۂ غول ہوا یا دیدۂ غول چشم اختر اور مصرعۂ اول مین یہ نہین معلوم ہوتا کہ مصنف صاحب کس کے دانتون کے یاد مین نکلے اپنی دانتون کی تلاش تھی یا غیر کے دانتون کا خیال

واہ کیا شاعری ہے

(آتش) جا کے اس بتکدہ سے یاد کرو نگا مین بھی ؛ سات دن رہنے کو تھا قصر کہن مجھکو دیا۔

(اعتراض) مصرعۂ دوم کی ترکیب کسقدر دلچسپ اور عمدہ ہے

(جواب ا) کاش ایسی ہی ترکیبین کسی دفتر پریشان مین نظر آئین
(اعتراض) گرایا دل نے لیجا کر مجھے قعر زنخدان مین ؛ لکھا تھا ڈوبنا
قسمت مین میرے چاہ گلشن کا۔
(اعتراض) قعر زنخدان کی ترکیب بھی کیا خوب ہے۔
(جواب ا) کیون اس ترکیب مین کیا قباحت ہے کہ آپنے اسے ناپسند فرمایا
(آتش) روسیہ دشمن کو یون پاپوش سے کیجئے فگار ؛ جیسے سلوٹ
کی سپہ پر زخم ہو شمشیر کا۔
(اعتراض) روسیہ دشمن کی ترکیب بے فک اضافت قابل دید ہے
(جواب ا) ترکیب مین تو کوئی نقص نہین کیا فک اضافت عیب ہے
معلوم ہوا شاید آپ اسے سخن غلا فی اور حرف پہلو دار سمجھے اسوجہ
سے یہ ترکیب آپ کے پسند نہ آئی اگر یہہ وجہ ہے تو خیر اور اگر آپکو
واقعی ترکیب مین شبہ ہے تو یہ آپکی نادانی ہے۔
(میر) روسیہ آئینہ سے تمکو فراغت ہی نہین ؛ سرمہ تیرہ درون
سے کبھی فرصت ہی نہین ؛ روسیہ آئینہ دیکھا اب تو روسیہ
دشمن کہنا درست ہے یا اب بھی نہین۔

(آتش) خاک میں بھی جو ملوں میں تو کسی صحرا میں نہ تھمے مٹی بھی نہ آئے
گبر و مسلمان مانگوں :

(اعتراض) دونوں مصرعوں میں بھی کی تکرار شاہد فصاحت ہے حالانکہ
کسی مصرعہ میں بھی کی ضرورت نہیں

(جواب) یہ تکرار مخل فصاحت نہیں شعر ذیل میں تکرار سے عیوب ملاحظہ
کیجئے اور کسی باتمیز منصف کو دونوں شعر سنائیے وہ فوراً کہہ دے گا
کہ ناگوار کون ہی (ناسخ) یہ تجھے وصل میں لعل شکرفشاں منھ میں
بنی ہے قند مکرر مری زبان منہ میں - یہ میں میں البتہ چھری کے
لائق ہے اور سنیئے (اولم) کوئی قاتل میں نہ جائے زاہد مگر کبھی کعبے
برہمن کوئی جائے مسلخ قصاب میں : یہاں بھی میں میں کی عجیب
کیفیت ہے ایک کوئی قاتل میں مبیا ہی ہے اور ایک مسلخ قصاب
میں چلاتی ہے

(آتش) جس مسئلہ میں شک ہو جسے آکے پوچھ لے : مسجد ہے وقت
صبح ہے موجود امام ہے :

(اعتراض) اس شعر کے اوپر کے شعر میں بتخانہ اور مسجد اور خدا کا

ذکر ہے اور نیچے کے شعر مین بلبل کا ذکر ہے اور اس غزل کے اور
اور شعرون مین اور اور مضمون ہین اس غزل مین اس شعر کی کون سی
ضرورت تھی معلوم نہین۔

(جواب) ظاہرا یہ شعر قطعہ کا ہے غالبا اسکے اوپر کے شعر مین دو
ابرو و مژہ و نگاہ چشم محبوب کا ذکر ہوگا غفلت مدون یا کاتب سے
وہ شعر شاید رہ گیا یہ فروگذاشت اوس شخص کی ہے جسنے بعد مصنف
مغفور کے انکا کلام جمع کیا یا کاتب مطبع کے نہ مصنف کے۔

(۸) آتش بھاگو نہ مجھکو دیکھ کے بے اختیار ہے ؛ اے کودکان ابھی تو یہ فصل بہار ہے
" رہگذر مین دفن کرنا اے عزیزان مجھے ؛ تا پہ آجائے کسیکے میرا مدفن زیر پا
" بہار آئی گل گلبرگ خزانی یاد کرتے ہین ؛ جرس کیطرح سے واماندگان فریاد کرتے ہین
" رفتگان کا بھی خیال اے اہل عالم کیجیے ؛ عالم ارواح سے صحبت کوئی دم کیجیے
" خفتگان مجکو نظر آتی ہین دو سو پڑے ؛ صبح تک کھلتی ہے چشم شب بیدار حباب
" گردن خم ہو شمع صفت گو جہان مین ؛ تن پہ سے میرے سر کو کرین الگ بار دو
" جانب شیشہ جو دیکھا تو مغان کہتے ہین ؛ آنکھون مین دختر رز کو چھپا تے ہین محتسب

(اعتراض) ان شعرون مین الفاظ کودکان و عزیزان و واماندگان و خفتگان

وخستگان وجہانیان ومغان جس طرح پر واقع ہوئے ہین اسطرح پر انکا
استعمال جایز نہین کہ یہ الفاظ نہ مضاف ہین نہ مضاف الیہ

(جواب ۱۸۲) اس تو تصنیف فتوی کے آپ ہی لوگ پابند ہونگے اساتذۂ
قدیم وجدید لکھنؤ و دہلی کے کلام مین اسی طرح پر یہ سب الفاظ اور اسی
قسم کے اور الفاظ جابجا موجود ہین —

(سوسن) طوطیان سیکھین کہان لینے نالۂ شکر آفرین ؛ ہو نہ پشت آئینہ تیری تصویر سے
(نسیم) غافل نہ رہو آہ ضعیفان سے کشان ؛ طاقت ہے اسکو یہ کہ جہان کو جلا سکے
" رونق تھی مین سے تھی جبتک کہ دلبران ؛ اب کیا رہا ہے اٹھ گئی سب اس مکان کی لوگ
" یہ تمھارے اندنون دوستان وہ جسکے غم مین ہے خون چکان ؛
وہی آفت دل عاشقان سے موت ہمارا بھی یار تھا
(غالب) زیارت کدہ ہون دل آزردگان کا (سودا) چمن چمن ہے کی کرو مین بلبلان فریاد
یہ دوستونکی ہے دوری یہ دشمنان فسماد (نسیم) گئے گرد و پیش اسکے وارفتگان
(استاد ایرانی) بستان کروانہ انگور آب یا زد ؛ ستارہ میشکند آفتاب یا زد
(آتش) شرط ہے رتبہ مردان خدا کا اٹھا ؛ ڈوبا فرعون ہے عیسیٰ ہین پایاب اترا
تل کیسا بنایا ہے رومی صبیح پر ؛ فرعون کو تخت عاج کے اوپر بٹھا دیا

(اعتراض) فرعون کے واو کے ماقبل اگر عین مضموم ہوتا تو فرعون کو بروزن فعلان استعمال کر سکتے چونکہ عین مفتوح ہے اس لیے فرعون کو بروزن فعلان لانا جائز نہیں سند لائیے۔

(جواب) فرعون کو بروزن فعلن ناجائز تصور کرنا عین خطا بلکہ خلاف عین ہی کیونکہ اگر آپ نظر رکھتے ہوتے تو ایسا نہ فرماتے نظر ملاحظہ کیجیے (نظامی) صفت بزم خسرو اور شاپور کے آنے میں فرماتے ہیں) سخن زار غنون آورد ز پردہ سحر فرعون ساز داده + نظامی کی مثنوی خسرو و شیرین ملاحظہ کیجیے پہلا حضرت جواب تو ملاحظہ ہو چکا اب میں دوستانہ خدمت عالی میں گذارش کرتا ہوں کہ   ہیں جو فی الحقیقت آپ کے علم و فضل کا ایک آئینہ ہے اسقدر بیفائدہ خامہ فرسائی فرمائی یہ کیا بات ذہن شریف میں آئی اگر آپ نے اساتذہ کے کلام بلاغت و فصاحت نظام پر اعتراضات کرنے کو ذریعہ اپنی شہرت کا قرار دیا ہے تو کچھ سمجھ بوجھ کر وہ اعتراضات فرماتے جنکا اوٹھانا مشکل کیا بلکہ ممکن نہ ہوتا اور ناظرین با تمکین آپ کو سرمایہ علم و ہنر جانکر آپ کی محنت و شفقت کی داد دیتے یہ کام صاحب طبع سلیم اور ذہن مستقیم کا

ہے سچ تو یہ ہے۔ ؎ شعر فہمیدن زگفتن مشکل ست ناظم
براین علم و فراست جوہر شناسان منصف مزاج جب آپکے
اعتراضات کو بدیدۂ انصاف ملاحظہ فرمائینگے ہین کیا عرض
کرون او نکا ما فی الضمیر آپ خود سمجھ جائینگے۔ ع؎ سخن شناس
نۂ دلبرا خطا این ست ٭

(آتش) اے آسمان دکھائینگے آ آ جو بام پر۔ پیدا کیا ہی
ہمنے بہی شمس و قمر کی چوٹ ٭

(اعتراض) شمس و قمر کی چوٹ کیا معنی اور جب چوٹ مونث ہی تو کی
کیجگہ کیا کیونکر مستعمل ہوسکتا ہے۔

(جواب) جب آپ زبان اردو سے محض ناواقف ہی تھے تو اعتراض
کرنیکی کیا ضرورت تھی یہان محض چوٹ سے کچھ سروکار نہین۔
شمس و قمر کی چوٹ یعنی شمس و قمر کا مقابل مذکر ہے اسواسطے اسکا
فعل پیدا کیا بہی مذکر آیا فافہم۔

(آتش) نیچے نہ کہین رہتے ہین قاتل کی گلی مین ٭ روزن سے ملاکی ہوئی ہین گنبد کی آنکھ

(اعتراض) یہ شعر مہمل ہے۔

(جواب ۱۵۵) شعر تو بامعنی ہی مگر آپ مین صحیح پڑھنے کا مادہ نہین کھینچ
کی جگہ کھینچ پڑھیے اور غلطی کاتب پر اعتراض کرنا گو آپکے استاد کا
شیوہ ہی مگر آپ اسے چھوڑیے آدمی کو ہنر کا اکتساب لازم ہو نہ عیب کا
(آتش) اُتارنا ساقی جو شیشہ طاق سے ہی: لبون پر آئی میری جان اشتیاق سے ہی
(اعتراض) مصرعہ اول کی ترکیب بندش محض غلط ہی جو شیشہ طاق سے ہے
کی ترکیب کا راز طشت از بام ہو گیا
(جواب ۱۵۶) ترکیب بندش مین کچھ غلطی نہین (امیر) اوسی سے دور ہا
اصل مدعا جو تھا: گئی یہ عمر عزیز . . . . . میری: اگر یہان بھی مصرعہ
ثانی سے (آہ رائگان میری) اتنے ٹکڑے کو الگ کر کے دیکھیے تو وہی
کیفیت اسمین بھی پائی جاتی ہے جو (جو شیشہ طاق سے ہی) مین پائی
جاتی ہے حق یہ ہی کہ آپ ابھی ترکیب بندش کے حسن و قبح سے بھی
واقف نہین ۔
(آتش) جمال چہرۂ خورشید بھی ہی کیا نعمت: کرورون ذرہ ہوا ہے
اک طباق سے ہے۔
(اعتراض) کرورون ذرہ ہوا کی ترکیب بھی دید نی ہی اور طباق

اوسیطرہ شاید کہ خواجہ صاحب نے یہ شعر اپنے دانست مین صنعت
طباق مین کہا ہے اور ہوئی کیجگہ ہوا اور ہین کیجگہ ہی غلط ہی
(جواب ۱۸) ترکیب حقیقت مین آپکے دیکھنے کے لائق ہے اسواسطے کہ آپنے
ابھی کچھ دیکھا نہین جواب نمبری ۸۰ دیکھئے اوسسے آپ کا
تردد بیجا رفع ہو جائے گا اور جی اگر آپ ناآشنا ہون تو
مقام تعجب نہین کیونکہ پوربیون مین اکثر طباق کی جگہ پتیریون اور
کیلے کے پتون کا رواج ہی پلیٹ اور ڈش بھی ہی مگر یہ ہر کس و ناکس کے
واسطے نہین خاص لوگون کیواسطے ہے —
(آتش) سالک کو بھی جادہ سے آواز ہی آتی ؛ پامال جو ہو راہ وہ منزل کی نکالی
(اعتراض) آواز ہی آتی بھی کیا خوب ترکیب ہے —
(جواب ۱۹) وہ کوئی استاد بتلا ہے جسکے کلام مین ایسی ترکیبے واقع
ہوئی ہو (ناسخ) سلیمان دیو بن سکتا نہین ہے لے کے خاتم کو
کیا (آواز ہی آتی) کی ترکیب (دیو بن سکتا نہین ہی) کی ترکیب سے
بھی بڑی ہے استغفر اللہ آپکو اعتراض کرتے ہوئے شرم بھی نہین آتی
(آتش) دھو دن کی زلف یار کی پائی نہ سمیت ؛ کف لا کے

زہر اگل کے ہوئے شرمسار سانپ ؎

(اعتراض) اس شعر کی ترکیب بھی بہت عمدہ ہے اسپر تکرار لفظ طرہ ہاں صنعت لزوم ہوسکتی ہے مصرعۂ اول میں دو کی اور مصرعۂ دوم میں دو کے واقع ہیں۔

(جواب ۱۵۹) اگر یہی جانتے کہ تکرار مردود کون ہے اور محبوب کون تو پھر کیا پوچھنا تھا دفتر بے شمال چراگاہ مولشیان کیوں بنتا۔

(مومن) بھلا ایسے صنم کو خاک دل دے کوئی اے مومن ؎ جسکو کچھ مروّت ہو نہ خاطر ہو نہ الفت ہو ؎ اگر اس شعر میں تکرار معیوب ہے تو شعر آتش ... ... ب سمجھی جائے۔

(آتش) روئے صبیح پر نہیں لہرا رہی وہ زلف ؎ بو باکو یاسمن کے ہی ذاختیار سانپ

(اعتراض) مصرعۂ اول کی ترکیب بری ہے اگر یوں کہتے تو اچھا تھا روئے صبیح پر نہیں لہرا رہی ہے زلف ؎

(جواب ۱۶۰) واہ غیر کے واسطے تو تکرار عیب ہے خواہ معیوب ہو یا نہو اور اپنے واسطے ہنر سبحان اللہ شعر میں یہاں ہر مکرر ہوا جاتا ہے اسکی خبر ہی نہیں خیر یہ تو آپکی اظہار لیاقت کا نقص تھا اسکا کیا ذکر

اب مین آپ سے پوچھتا ہون کہ لہرا رہے مین کیا نقص ہے جب لہرا رہی
صحیح اور فصیح ہی اور بولا جاتا ہی تو پھر ہم کیون لہرا رہے نہ کہین لہرا رہی
ہی کہین۔

(آتش) سبدل صبر بیتابی سے ہوجائے ✿ اگر دیکھین تری ایوب صورت

(اعتراض) تیری ایوب صورت کیا خوب ترکیب ہے

(جواب ۱۹۱) ہنر بچشم عداوت بزرگ عیب است ✿ گلست سعدی و در چشم دشمنان
خار است ✿ مضاف و مضاف الیہ کا فصل نظم تو در کنار نثر مین شائع
ہی اس فصل کی نسبت اوپر بھی جواب دیا گیا ہی اور مین نظائر ملاحظہ کیجیے

(آتش) اوڑیگا شوق سے پیدا کریگا ✿ کبوتر کے سے پراکتوب صورت

(اعتراض) یہ شعر بھی اوسی طرح واقع ہوا ہے اسکی ترکیب بھی بری
سی بری ہے۔

(جواب ۱۹۲) یہ اعتراض اعتراض اولی سے زیادہ تر مہمل ہی اسکا جواب بھی
وہی ہے جو اعتراض بالا کی نسبت دیا گیا۔

(آتش) خدا دے دولت قارون تو کیجیے ✿ نہ حاتم نے کیا ہو جسقدر خرچ

(اعتراض) حاتم نے تو کچھ زیادہ خرچ نہین کیا ہی حاتم موصوف تو

ساتھ صفت سخاوت کی اور سخاوت کے معنی کچھ زیادہ خرچ کرنیکے
نہین ہین اور اسکی ترکیب بھی اچھی نہین ہے

(جواب ۱۹۳) سخاوت کے معنی اگر زیادہ خرچ کرنے کے نہین ہین
تو کم خرچ کرنیکے بھی نہین انتہی دولت سے خلق کو اسقدر نفع پہونچانا
کہ جو اپنی ذات کو عقلاً یا شرعاً ضرر نہو سخاوت ہے اس سے ثابت
ہے کہ سخی کا خرچ اسکی دولت کی مقدار سے نسبت رکھتا ہے جسقدر سخی زیادہ
دولتمند ہوگا اوسیقدر اوسکا خرچ بھی زیادہ ہوگا اور انسان کی خلقت
مین یہ بات واقع ہوئی ہے کہ جسکو دوست رکھتا ہے ہمیشہ اسکی
ترقی اور افزایش کا خواہان رہتا ہے پس اگر کوئی شخص جسکی آمدنی کسی
دوسرے سخاوت دوست سے کم ہو اس بات کی خواہش کرے کہ اگر میری
دولت بڑھ جاے تو مین فلان سخی سے زیادہ بپابندی سخاوت صرف کرون
تو اسمین کیا قباحت لازم آتی ہے واہ کیا خوب اعتراض کیا ہے سبحان اللہ
اور یہ بھی آپکا قول غلط ہے کہ حاتم نے زیادہ نہین صرف کیا اوسکے
صرف کی مقدار کو سلاطین کے مقابلہ مین نہین دیکھنا چاہیے بلکہ اوسکی
دولت اور آمدنی کے آدمیون کے مقابلہ مین اندازہ کرنا چاہیے جو دولت

اور آمدنی کا حاتم آدمی تھا جب اس طرح اوسکے صرف کو دیکھیے تو ضرور یہ کہنا پڑے گا کہ اوسنے بہت کچھ صرف کیا ترکیب پر بھی آپکا اعتراض بیجا ہی کچھ ہی اگر آپ کے نزدیک کوئی نقص تھا تو اوسے بیان کیا ہوتا۔

آتش یہ خوش چشمون کی سودے مین ہو لہو سوکھا ٭ ہرن کی بھی سوکھی اسقدر شاخ

اعتراض اس شعر کی ترکیب کو دیکھکر خون فصاحت خشک ہو گیا۔

(جواب ۱۹۴) اگر یہ قول آپکا فصاحت بنگالہ کی نسبت ہی تو بیجا نہین شعر ہی ایسا ہی۔ واہ رے اعتراض۔

(آتش) وزری ہماری خاک کی برباد تو سہی ٭ ہونگی کسی تو روزن دیوار کے لیے

(اعتراض) تو کی تکرار بہت خوب اور مصرعۂ ثانی کے تو نے تو ایسی مقام اعلی پر جگہ پائی ہے کہ کیا کہنا۔

(جواب ۱۹۵) یہ تکرار اہل ذوق کیواسطے قند مکرر اور نا فہمان محروم از حلاوت سخن کے لیے مانند سودۂ الماس خراشندہ جگر ہے افسوس آپ ان دونون لفظون کے معنی کا فرق بھی نہین سمجھ سکتے دیکھیے اسی اختلاف معنی کیوجہ سے جرأت نے بھی اس لفظ کو مکرر صرف کیا ہی ولہ

کیا لکھیے ہمین تیرے تغافل نے تو مارا ٭ لے ایتو خبر ہے بیمار ہماری

اہل ذوق شعر خواجہ صاحب مین جو تکرار واقع ہوئی اُسے بہ نسبت
شعر جرات کی تکرار کے زیادہ پسند کرینگے آپکا ذوق تو معلوم ہوا اور
تمیز کی کیفیت ظاہر ہو چکی۔

(آتش) مہندی ہمارے قتل کی خاطر ہو لگی ہے : خون حنا کا ہم سے
انہیں انتقام ہے

(اعتراض) مصرعہ کے اول مین مہندی اور آخر مین لگی ہے یہ وہ بندش
ہے کہ نہ دیدہ نہ شنیدہ شاید مصنف نے اول و آخر نسبتی وارد کو دیکھکر
اس مصرعہ کو موزون کیا۔

(جواب ۱۹۶) دیدا و رشنیدہ کا تو قصور ہے کہ ہر جگہ آپ کڑی ٹھوکر
کھاتے ہین تکبر اور تعصب بہت کچھ اُبھاتا ہے مگر عادت کے موافق
ہر موقع پر حضور نیچے ہی آتے ہین یہان بھی وہی صورت ہو ٔی حسبیہ
آپ معترض ہین یہ آپنے کس کے کلام مین نہین پایا اوسکا نام بتلائیے
پہلے تو آپ اپنے استاد ہی کا کلام دیکھئے ولے ہے اگر شور قیامت
ترے چالون سے پا : نقش پا بھی آفتاب روز محشر ہو گیا
دیکھئے شور قیامت کہان ہے اور پا کس جگہ (اگر) بھی پہلے مصرعہ مین

خلاف محاورہ ہی یون کہنا چاہیئے تھا مصرعہ تیری چالون سے
نہین شور قیامت ہو بپا ؛ اور اول و آخر کی نسبت جو سچ پوچھیے تو
شعر ذیل سے بخوبی ظاہر ہی (النسخ) محبوب وہ ہوئین اگر کسی بغل مین شب
تب زندگی کا ہے مزا ایک اس طرف اوسطرف ملاحظہ کیا آپنے یہان
مقدم اور تالی دونو ایک اسطرف اور ایک اوسطرف موجود ہین اور
خواجہ صاحب تو جناب حیدری جوان تھے انکے نزدیک اول کو آخر سے
کچھ بھی نسبت نہ تھی -

(آتش) خم مین جوش مے سے یہ صدا ہے آرہی ؛ ظرف مستی ہو تو
کیفیت اُٹھایا چاہیئے -

(اعتراض) مصرعہ اول کی ترکیب بہت بری ہی اگر یون کہتے
تو مصرعہ درست ہوتا - مصرعہ خم مین جوش مے سے صداآرہی ہی یہ صدا

(جواب ۱۹) جملہ فعلیہ مین فعل کا جملہ کے آخر مین واقع ہونا افصح ہی اور
آپکے مصرعہ مین یہ بات نہین ابھی آپ زبان اردو مین خام ہین بہیدا کیجیے

(آتش) منزل گور مین دیوانون کے ؛ سینہ پر سنگ ہا کرتا ہے

(اعتراض) مصرعہ اول کے آخر مین دیوانون کے مصرعہ دوم کے

اول ہین سینہ پر شاید مصنف نے اس ترکیب کو شعر عربی سے اخذ کیا ہے ـ

(جواب ۱۹۸) اس قسم کی ترکیبین اردو فارسی ہین بکثرت ہین نظر چاہیے

(مومن) ہائے رے چھیڑ چھپا ٹر سن سکے ۔ حال میرا کہا کہ کیا صاحب ؛

(ذوق) برنگ سبحہ تو روز توڑے دل اسنے ۔ ہزارون ایک بچارا ہی کس قطار مین دل

(سعدی) حکیمم باکہ توان گفت کہ او ؛ در کمتارست و من مہجورم ؛

ولہ شب پراگندہ خسپد آنکہ پدید ؛ نہ بود وجہ بامداد انشش ؛

جو ترکیبین اردو فارسی عربی کا ... ناہین مثلین وہ ذیل ہین جو صرف سیکھاتی ہین ملاحظہ کیجئے ـ

(ناسخ) جوشش وحشت مین ہو جاسے باہر ہے یقین ؛ ترک کروے فصل گل مین پیرا دیوانہ لباس ؛ دل ہوا خون دیکھکر دست حنائی مین ترے ۔ پشت خارا ہو شوخ پنجہ بن گیا قصاب کا ـ ؛

شعر اول مین جو یقین اپنے ماقبل کی عبارت سے بھی متعلق ہوا ہے اور مصرعہ دوم سے بھی ـ شعر دوم مین عجیب لطف ہی مصرعہ اول سے یہ نہین معلوم ہوتا ہے کہ دست حنائی مین کیا دیکھکر دل خون ہوا

کہ پشت خار جو دوسرے مصرعہ میں واقع ہے مصرع اول سے متعلق ہے اور
نثر یون کیجیے کہ دل ہوا خون دیکھکر دست حنائی میں تیرے پشت خار
تو اے شوخ پنجہ بنگیا قصاب کا ؛ یہہ کیا مہمل جملہ ہے اور اسکے معنی کیا
ہو سکتے ہیں اور اگر فرمایئے کہ پہلے مصرعہ میں پشت خار معنوی ہے تو آپ
میری جانب سے اونسے پوچھیئے کہ یہ ترکیب آپنے کس سے سیکھی ہے آیا
اردو گویون سے آپنے یہ طرز تقریر اوڑایا ہے یا اور کسی زبان والون سے
ذرا ہمین بھی سنؤن کہ کیا جواب دیتے ہین۔

(آتش) بوسہ جو لعل لب کا لیا یار نے کہا ؛ اس تل کا تیل ہی کی ہو چلنے گھڑی ہوئے

اعتراض) جزاک اللہ کیا عمدہ مضمون پیدا کیا ہے ہو چکنے گھڑے کی ترکیب
بھی ایسی ہے کہ اگر ذرا غیرت ہو تو سیکڑون گھڑے پانی سے پڑ جائین۔

جواب ۱۹۹) اجی توبہ غیرت کا تو نام بھی نہ لیجیئے اوسے آپ کے نام لینے سے
غیرت آتی ہے سرقات ظاہر ہوے اور آپ لوگون کو غیرت نہ آئی تصنیف بھی
ذرا تیور نہ میلے ہوئے اغلاط کے انبار لگا دیے گئے آنکھ نہ نیچی ہوئی غیرت
کا تو اودھر گذر ہی نہین ہوا اگر ہوتا تو پھر پھر اہل زبان کے سامنے بات نہ کرتے
یہی تو نہین ہے کہ پھر جسارت کی اور ہمکو جواب کی تکلیف دی غیرت

چھو بھی گئی ہوتی تو جواب انتخاب نقص و نگینے کے بعد پھر آپ ایسے لغو اعتراضات لکھتے
بھلا یہ بھی تو فرمایا ہوتا کہ اس ترکیب میں کیا نقص ہے تا کہ جواب دندان شکن دیا جاتا

(آتش) نقش پائے رفتگان سے یہ صدا ہے آرہی ۔ دو قدم میں راہ طے ہو شوق منزل چاہیے

(اعتراض) مصرع اول کی ترکیب ابیات ہی یوں کہتے تو اچھا تھا (مصرعہ) نقش
پائے رفتگان سے آرہی ہے یہ صدا ۔

(جواب) فعل کا جملہ کے آخر میں ہونا زیادہ فصیح ہے ابھی کچھ دن اور زبان سیکھیے ۔

(آتش) کس پری رشک کا دیوانہ ہے تو اے آتش ۔ چاک رہتا ہے میرے یار گریبان تیرا

(اعتراض) پری رشک کی ترکیب نے فصاحت کے پر لگا دیے کہ اڑ بھاگی

(جواب) مرغ فصاحت فصحا کے دام تقریر سے اڑ بھاگے کیا مجال ہے اس دام
سے تو جیسے پر کی اوڑاتے ہیں اون مرغوں کا بھاگ بچنا ہی محال ہے ۔

پری رشک کی فصاحت میں آپکو تامل کیوں ہوا کیا آپ نے ایسی ترکیبیں
فصحا کے کلام میں کبھی ملاحظہ نہیں کیں (میر) ہم بیکسوں کا کون ہے
ہجران میں غم شریک ۔ تنہائی ایک ہے سو ہے اسکے ستم شریک
یہاں غم شریک اور ستم شریک کو ملاحظہ کیجئے ایسی ترکیبیں فصحا کے کلام میں
واقع ہیں ۔

(آتش) عشق مین اللہ کے ہون ہوگیا دیوانہ مین ؛ کعبہ کے نقشہ کا مجھ مجنون کو زندان چاہئے

(اعتراض) ہون ہوگیا خوب مصرعۂ اول کو یون کہا ہوتا۔ (مصرع)

ہوگیا ہون عشق مین اللہ کے دیوانہ مین۔

جواب) روابط کا خبر کے بعد واقع ہونا افصح ہے اور جب مقدم آوین تو جسقدر خبر سے قریب ہون اوسیقدر وہ مقرون لفصاحت ہون گے آپ کے مصرعہ مین حرف ربط کو خبر سے انتہا کا بعد حاصل ہوا ہی اور خواجہ صاحب کے مصرعہ مین قربت بہ نسبت آپکے مصرعہ کے ظاہر اور اگر آپکا یہ مقصد ہے کہ ہون۔ ہوگیا سے پہلے آیا ہے اور یہ نہ چاہیے یہ بھی غلط یہ تقدیم و تاخیر نظم مین معیوب نہین۔ (مومن) اوڑتی ہے رنگ رخ مرا نظرون سے تھا پنہان ؛ اس مرغ پر شکستہ کی پرواز دیکھنا ؛ یہان۔ تھا۔ اور پنہان مین جیسے تقدیم و تاخیر واقع ہوی ہے ویسی ہی ہون ہوگیا مین بھی ہے۔

(آتش) موسم گل کی ہوا ہی یہ اشارہ کر رہی ؛ ان دنون جامہ سے باہر انسان چاہئے

(اعتراض) مصرعۂ اول کی ترکیب خراب ہے اگر یون موزون کرتے تو اچھا تھا (مصرعہ) کر رہی ہے یہ اشارہ موسم گل کی ہوا۔ ؛

جواب ۲۰) فاعل کا جملہ فعلیہ مین سر جملہ ہونا اور فعل کا آخر مین آنا فصیح تر ہے
یہ بات آپکے مصرعہ مین نہین اسواسطے آپکا مصرعہ مردود اور خواجہ صاحب کا
مصرع مقبول ہے دیکھئے یہی ترکیب ذوق کے شعر کے مصرعۂ اول مین واقع
ہوئی ہے ع صبح صادق کہ ہی گو سر مین سفیدی آگئی ؛ لیکن اس پیری
مین بھی صادق ہے ایسی اشتہا ؛ یہ بہی ترکیب آپکے نزدیک خراب
ہوگی شر ست باد -

آتش) حسرت آب بقا کا نقش دلپر ہے سدا ؛ گور مین ایسا نہو معلوم ہو سکندر خشک لب
اعتراض) یہ فضول ہے -

جواب ۲۱) یہ علامت ظرف ہے بیکار نہین بلکہ جہان یہ نہ آے وہان
اسے محذوف سمجھو (بیکار کی) نظیر (نساخ) کیون ہو مشہور اب چار ونطرف
نساخ سے ؛ وصف بوبکر و عمر عثمان و حیدر ہوگیا ؛ اب یہان
بدتر از صد بیکار اور ردیف خلاف محاورہ نظم ہوئی ہے

آتش) مرغ دل سیکڑون ہی لٹکے ہوے پاتا ہون ؛ پیچش دام ہین گیسوے پیچان کسکے
اعتراض) پیچش دام نے فصاحت کو ایسے پیچ مین ڈالا ہے کہ معاذ اللہ
مصرعۂ ثانی کی بندش و ترکیب جو استادانہ ہے اوسکو بلفظ ذیل بیان

خوب سمجھ سکتا ہے اگر مصرعہ دوم کو یون موزون کرتے تو شعر ایک طور پر
یون درست ہو جاتا - دام کے پیچ ہین وہ گیسو پیچان کرتے -
(جواب ۲۰۵) پیچش دام کی فصاحت کے واسطے یہی دلیل کافی ہے -
یہہ ترکیب خواجہ آتش صاحب کے استعمال مین ہے اور خواجہ آتش صاحب
کی فصاحت اور استادی مسلم اور دام کے پیچ کرنا خلاف محاورہ ہے
دام کے واسطے پیچ کرنا نہین بولتے -
(آتش) حلقۂ ناف سے یہہ عقدہ کھلا اے آتش ؛ کمر یار کو بھی پیچش ہو آتی ہے
اعتراض) پیچش ہو کی ترکیب بھی کیا صاف اور خوب ہے -
جواب ۲۰۶ نور گیتی فروز چشمہ ہور ؛ زشت باشد بچشم موشک کور ؛ یہ
سعدی کا قول ہے مین کچھ نہین کہتا مگر اسقدر کہ آپ اپنی اوجھن کا
علاج کیجئے ترکیب بہت صاف ہے -
(آتش) حسینون نے بھی خوب آتش کو لوٹا ؛ رہا فربالیشون سے جنج بہ جنج
(اعتراض) بھی کا لفظ بیکار ہے اس شعر سے معلوم ہوتا ہے کہ حسینون کے
سوا اور لوگون نے بھی لوٹا مگر اونکا ذکر نہین -
(جواب ۲۰۷) یہہ بھی تو حرف عطف ہے اور نہ بیکار بلکہ واسطے تحسین کلام کے آیا ہے

اور اگر آپ کی سمجھ کے موافق حرف عطف بھی سمجھا جاے تاہم کوئی قباحت نہین عطف اکثر محذوف بھی رہتا ہی اوسکا ذکر ضروری نہین معلوم ہوتا ہے کہ آپ کسی زبان کے حرف و نحو سے واقف نہین ورنہ آپ ایسا ہرگز نہ فرماتے (مصرع) دنیا بھی عجب اک سرا ہے + اس مصرع مین کیا غلطی ہے اور معطوف یہان کہان ہے - ایک شعر مین آپ کے استاد جناب مولوی عبد الغفور خانصاحب بہادر کا لکھا ہوں اوسمین معطوف کا پتا نہ پاوٗ گے (شعر) قیامت مین بھی گر وحشت جنون زور و نہ بڑہ جاے ؛ یقین ہی چاک کر دے صبح محشر کے گریبان کو زورون پہ بڑھجانا بیشک خلاف محاورہ ہے (ولہ) ہر مکان خاص مین لازم ہے چیز خاص ہی ؛ محفل میخوار مین کرتا ہے کا جام (شعر) یہان البتہ ہر آور بھی دونو بیکار ہین اور محفل میخوار کا ذکر تو سننا ہی کہین ہو چکا ہے

(آتش) غنچہ شگفتہ ہوتے ہین آتی ہے فصل گل ؛ کپڑون کے پھاڑنے کی بہار آج کل مین ہے ؛

(اعتراض) ردیف کے مین نے فصاحت کی بہار کو بڑھا دیا -

(جواب ۲۰۸) سبحان اللہ فصاحت شناسی اور آپ دعوی امامت واہل افریقیہ ادعائے صباحت واہل بنگالہ بہتر دیکھئے آپ کے مقتدا میان جرات کا یہ شعر ہے (شعر) دیکھو محو خاصی جرات سے مت بولو کوئی ؛ جیب بیچ کچھ اندنون مین اوسکا عالم اور ہے ولہ (مصرعہ) اندنون مین دل تو بہت بیقرار ہے ولہ (مصرعہ) آجکل مین اب نیا سوجھا ہے مضمون مجھے ؛ بھلا یہان بھی آپکو کچھ عذر ہے یا نہین ؛

(آتش) حضوری نگاہون کو دیدار کی تھی ؛ کھلا تھا وہ پردہ کہ جو درمیان تھا

(اعتراض) کہ فضول ہے۔

جواب ۲۰۹) یہ کاف صلہ کا ہے زائد نہین ابھی آپ کو کاف زائد وغیر زائد مین بھی تمیز نہین ماشاءاللہ زائد ملاحظہ کیجئے ناسخ سے ایک جہان گو کہ ہوا ہے سر لقا شیدائی ؛ لیک کم ہون گے عاشق تیری ہمسے پیدا (ولہ) مصرعہ بوجھ گو ہوتا ہے کمل سے بہت کم شال کا۔ دیکھئے شعر اول کے مصرعۂ اول مین کہ زاید ہے اور جو مصرعہ کہ بعد اوس شعر کے لکھا گیا ہے یہ اوس کاف کے زائد ہونیکو ثابت کرتا ہے اگر پہلے شعر مین کاف زائد نہوتا تو مصرعۂ ثانی مین بھی گو کے بعد آتا ؛

(آتش) خوشنویسی مین بھی کی اُس طفل نے مشق ستم ؛ خون سے بلبل کے لکھا قطعۂ گلزار کو

کونسا حلقہ ہے جسمین ایکدل عاشق نہین ؛ طرۂ گیسو اُس گل کو گران بالای سر

رتا بکی سمین نہان کھون مین سیہ وا لفت کا ؛ موی سر کے بدلے سنبل ہے عیان بالای سر

رکھے جو ایسے اُنھین کوئی تو یہ کہتے ہین ؛ ہمین بھی سمجھے ہو تم کھینچنے کو قابل کا

تصویر سے اوسکے ایوان لمبین مین لگاؤن گا ؛ صفائی پیکر یار آئینہ ہے قد آدم کا

(اعتراض) اشعار مندرجہ بالا مین مطلعون کی ایک ردیف اور غیر مطلع کی ردیف بیکار ہے

(جواب ۲۱) اشعار مندرجۂ بالا مین کوئی بھی مطلع نہین ذرا سمجھ کے بات کیا کیجئے اور ردیف بھی کوئی ایسی نہین جو لائق الزام ہو شعر اول مین سے اگر ردیف علیحدہ کیجاے تو مصرع مثل قالب بیجان کے معلوم ہوگا کیونکہ یہ علامت مفعول ہے اور اسکا اپنے مفعول کے ساتھ اوس مقام پر کہ جہان مفعول بعد فعل کے واقع ہوا ہو آنا ضروری اور فصیح ہے اور نہ آنا مجبوری سمجھا جائیگا۔ شعر دوم کی ردیف بھی بیکار نہین کیونکہ گیسو کا مقام روش بھی ہے شعر سوم سے بھی اگر ردیف کو علیحدہ کیجئے تو حسن شعر جاتا رہیگا

ردیف کیونکر بیکار ہو شعر چہارم مین آپ ردیف کو زائد سمجھے ہین یہہ
آپ کی ناواقفی زبان کا نتیجہ ہے یہہ ردیف باعث افزائش حسن شعر ہے نہ
زائد محاورہ مستورات مین اس جگہ قابل کے ساتھ کا ضرور آتا ہے یہ خاص
مستورات کا محاورہ ہے چونکہ دوسرا مصرعہ پورا نقل قول محبوب ہے اسوجہ سے
مصنف نے اس محاورہ کو یہان صرف کیا جو اہل ذوق اور اردو زبان سے
بخوبی واقف ہین اونسے اس لفظ کا لطف پوچھئے آپ کیا جانین شعر پنجم
مین بھی ردیف کو بیکار سمجھنے کا سبب نقص زبان دانی ہے قدآدم کا یہہ صفت
ہماری زبان مین آئینہ کے واسطے خاص ہے اور جگہہ اس صفت کا استعمال نہین ہوتا
جو ردیفین اشعار مین حکم شعر منقلب رکھتی ہین انھین ذیل مین ملاحظہ کیجیے
تناسخ) قم باذنی سے نہین کم تیرے پاؤن کی صدا ۞ حشر برپا ہے مردون مین کفن مین دھوم ہے
یہ تیری باتین چٹکیان لیتی ہین دل مین ۞ اے ستمگر مطربان زمزمہ زن مین دھوم ہے
شعر اول مین ردیف چسپان نہین اور یہہ زائد سے زیادہ معیوب ہے شعر دوم مین
ردیف کیسی دوسرا پورا مصرعہ بیکار ہے مطربان زمزمہ زن مین کس بات کی دھوم ہے اگر کہیے
چٹکیان لینے کی یہہ مصرعہ سے ظاہر نہین کچھ ردیفین ایسی بھی ہین جو بقول
آپ کے زائد ہین تناسخ (مصرعہ) نیند آتی ہی نہین تا سحر آنکھون مین

ترکیب حضرت مصنف پر اسوقت کیا بنی اور شاعری کا تمسخر کیا تاکہ

دکھاتا ردولہ مثل حیرانون کے الگ کر رہ گیا اولیا ہے، اس مصرعہ مین

بھی مصنف صاحب کو ضرور فکر کرنا ۔ تھا کہ کون الگ کر رہ گیا ہے یا تین

ہین جیسے مصنف نادان وناواقف شاعری مین سمجھا جاتا ہے یہ ضرور

نہین ہے کہ جو الفاظ معنی مدح و ذم دونون رکھتے ہون وہ بضرورت صحیح

نظم مین شامل نہ کیے جائین نہین آوین مگر معنی مذموم نہ پیدا کیے جاوین

اغلاط اشعار خواجہ وزیر صاحب

(وزیر) ہو گیا وحشی گھر دیکھیے جو ۔ کیا گئی گرد بیٹھی و ردیعہ پیدا ہو گیا

(اعتراض) گھر کا وحشی ہونا سنی بات ہے

(جواب ۲۰) جب گھر کا استعارہ شخص کے ساتھ کیا گیا تو کوئی نئی بات نہین

اور ناواقف کیواسطے تو ہر بات نئی ہے ۔

(وزیر) بل کھائے نہ کس طرح سے تو کمر یار ۔ شعلہ ہے قدم گرم ہو رفتار مین گرمی

(اعتراض) قدم گرم کی ترکیب بھی نئی ہے سلف سے آجتک کسی نے قدم

کی صفت گرم نہین لکھی ۔

(جواب ۲۱) جب ایسی سمجھ حصہ مین آئی ہو تو پھر کیون نہ کلام شعراے اہل

اعتراض بیجا کئے جاتے ہیں واہ کیا خوب سمجھے سبحان اللہ شعبدہ
جو شعر میں قدم کی صفت گرم نہیں ہے بلکہ گرمی رفتار کی صفت ہے
اگر آپکو یہ اعتراض کیجئے ہیں نہیں آتا تھا تو پہلے کسی لائق اور صاحب شعور
سے آپ اشعار کے سمجھنے کی لیاقت حاصل کر لی ہوتی تاکہ آج شرمندگی
سے محفوظ رہتے۔

(شعر) ہاتھ میں لیا تن الغزالہ کیساتھہ: ورنہ اوقات سکہ چھوتی ہیں انگلیاں
(اعتراض) چھ انگلیاں اکثر نہیں ہوتیں بلکہ شاذ و نادر چھ انگلیاں اگر لکھو ہیں
اگر ہوتی ہوں تو کچھ گفتگو نہیں۔

(جواب الجواب) اردو میں یہ لفظ اکثر بمعنی کثرت بھی بولا جاتا ہے مگر ہر جگہ نہیں
جیسا کہ آپکے استاد سمجھتے ہیں اور اسوجہ سے انہوں نے اس لفظ کے استعمال
میں اکثر غلطی کی ہے تصحیح دیکھئے۔

(شعر) اوکھ نکیں جان سے قیامت زا کیا: نوروزی شخص سے غضب لیفت اٹھا
(اعتراض) قیامت زالی ترکیب غضب کا حشو داخل ہو مصرعہ اول مہمل ہے
(جواب الجواب) قیامت زا بمعنی زائیدہ قیامت بہت صحیح ہے ترکیب میں کچھ
نقص نہیں یہ آپکی سمجھ کا قصور ہے۔ اساتذہ کے کلام میں ایسی ترکیبیں اکثر

اور چمن با وصف شادابی میری نظر مین بسبب یبوست دماغ کے
جو جنون کو لازم ہے حکم گلشن تصویر قالی رکھتا ہے اور گلشن تصویر قالی کا
شاداب ہونا ظاہر ہے فقط

(ودیعہ) جسم کیا یہان لباس جسم آوارہ ہو گیا ۞ جامہ تن گھٹ گیا ایسا کہ نیما ہو گیا

(اعتراض) یہ شعر مہمل ہے —

(جواب) جو شخص سمجھنے کی لیاقت نہین رکھتا وہ نکتہ اُسکو ہر شعر مہمل ہے
خیال معترض عجیب ہے کہ آپکو طلاوت سخن شناسی کی بھی نہین۔ اس شعر مین جامہ
جو ایک خاص صورت کے قطع لباس کا نام ہے اور مطلب شعر یہ ہے کہ
جسم کا عشق مین لاغر ہونا تو عام ہے اور لاغری جسم کا اثر لباس
تن پر کچھ نہین پڑتا مگر مین وہ لاغر ہون کہ میرے جسم کی لاغری نے
لباس تن مین بھی اثر کیا اور وہ اسقدر گھٹا کہ نیمہ ہو گیا اور لفظ نیمہ مین
جو لطف ہے وہ اہل فہم پر ظاہر

(ودیعہ) یہان جو چاہے وہی نئی دکھلائی نیرنگی ۞ بسر آنکھون مین گویا
زبان مین دل مین جان ہو کر ۞

(اعتراض) جان کو جو فقط دل کے واسطے خاص کیا ہے محض غلط ہے

(جواب ۲۲۴) شعر مین ایسی کوئی لفظ نہین جس سے ثابت ہو کہ جان دل کے واسطے خاص ہی آپ غلطی پہ ہین ہان دل بھی جان کا ایک مقام ہی اسمین شک نہین -

(وزیر) موتی ہین دانت گوشت صدف چہرہ سحر حسن * کچھ کم نہین ہی گیسوے پُر خم نہنگ سے -

(اعتراض) زلف سے اور نہنگ سے وہ خوبصورت تشبیہ ہی کہ جسنے نہنگ کو دیکھا ہے وہ سمجھ سکتا ہے -

(جواب ۲۲۵) یہ کچھ ضرورت مشبہ [illegible] تشبیہ ہو بہو یکسان ہون ادنی مشابہت بھی تشبیہ کو کافی ہے

(وزیر) ملکے مستی وہ جائیگا لکھوٹا پان کا * آگ لگ جائیگی بعد اول دھوان ہو جائیگا

(اعتراض) اس شعر مین بعد اول کے ترکیب ایسی ہی کہ ماشاء اللہ کیون نہو خواجہ وزیر صاحب اپنے استاد کے پورے مقلد ہین معاونشندی اسکو کہتے ہین -

(جواب ۲۲۶) بعد اول مین یہان ترکیب ہی واقع نہین ہوئی معلوم ہوا کہ آپ ترکیب بھی خوب جانتے ہین ذرا ہوش کے ناخن لیجیے -

(وزیر) رونگٹے کب ہین ان آنکھون ہین پن گئے بال ٭ ہاتھ زانوپہ کبھی یارنے دے مارا ہی

(اعتراض) واہ رے صفائی بندش واہ -

(جواب) نہین جناب یہان صفائی بندش کہان اشعار ذیل البتہ بہت

صاف ہین اور اونکی بندش کا نام بندش ہے -

(نساخ) پریشان ہوش جمع عاشق مضطر کو کرتے ہین ٭ برابر گیسوؤن کے

وہ جو بالون کو کترتے ہین -

(اور) سینے گرم رووہ ہون اور آتش قدم ایسا ہوین ٭ خشک ہوجائے اگر دیکھلے

کاشانہ تیکو -

(وزیر) دل چاہ ذقن مین تیری زلفونکو نہ بھولا ٭ افتادہ چہ یاد کرے جیسے رسن کو

(اعتراض) افتادہ چہ کے کیا عمدہ فارسی ترکیب ہے -

(جواب) کیا فارسی ترکیب کا استعمال کرنا ممنوع ہے یا لفظ چہ فارسی مین

آپ کے نزدیک مستعمل نہین -

(خسرو) تا چنکلنند کہ دہدم ٭ تارہ نہ روند کہ شود گم ٭

(وزیر) صاف کہدیجیے کہ دل مین جلوہ جانانہ ہے ٭ لامکان جو شوخ تھا

اب وہ بھی صاحب خانہ ہے -

(اعتراض) لامکان شوخ اور لامکان یار کی ترکیب ایک ہی ہے ۔

(جواب ۲۲۹) اردو مین یہ ترکیب درست ہی اسمین کچھ نقص نہین ۔

(وزیر) کہون جب مین کہ بیتی ہون مرتا ؛ تو کہتا ہی وہ بت مرضی خدا کی

(اعتراض) یہ شعر حکیم محمد مومن خان دہلوی کا ہی (مومن) کہا اوس بت سے مرتا ہون تو مومن ؛ کہا مین کیا کرون مرضی خدا کی ۔

اب ذرا بغض و تعصب اور حسد کو چھوڑ کر دیکھیے کہ دونون شعرون مین کسکی ترکیب کیسی ہی راقم الحروف کے نزدیک خواجہ وزیر صاحب کے مصرعہ اول کی ترکیب سے کوئی تکسابری نہین ہوسکتی ۔ اسمین مشاق اور غیر مشاق خوب پہچانا جاتا ہے

(جواب ۲۳۰) یہ دونون شخص مومن تھے ہم انمین سے کسیکی نسبت بدگمان نہین کر سکتے ترکیب کے اچھے برے ہونیکی تمیز کو سخن شناسون پر چھوڑیے آپ کو تو اس مقام پر دم بھی مارنا نچاہیے کیونکہ ترجمہ اور سرقہ تو آپکے یہان ہنر ہے نہ عیب ؎

(وزیر) زلف سی ہم او لجھتے ای رخ یار ؛ کیا کرین درمیان مین تو ہی
اسقدر ضعف ترقی پہ ہی ان روزون مین ؛ لکھے سرخی سی سرانام تو ہو جاے سفید

(اعتراض) ان دونون شعرون مین مین کا لفظ بیکار اور فضول ہے

(جواب۲۳) لفظ درمیان عام طور پر علامت ظرفیت کے ساتھ مستعمل ہوتا ہے بلکہ تنہا ایسے مقام پر فصیح نہین سمجھا جاتا۔

(وزیر) کیون انگشت شہادت ہے پئے بسمل قاتل ؛ تیز دستی مین نہین ترے انامل قاتل

دل ترا قتل پہ کیونکر ہو مائل قاتل ؛ آب شمشیر غبار مین ہوا حائل قاتل

پہلے مین چاہتا ہون مری تصویر بھی شکل جیسی ؛ کہربا کے رنگ سے کھینچو مری تصویر کو

آسمان کیا پار گذری دل سے ایسی جو کی ؛ اپنے ترکش نے کمان کی طرح پھینکا تیر کو

اسو پر بھی تو نے ہاتھ مین جنتی کیا اچھا کیا ؛ اب کوئی ہم چھوڑتے ہین زلف کی زنجیر کو

پھر سوال آئین جو سمجھا تو ان کے پاس ؛ وہ تو ہاتھ مین فرشتے لیکے چراغ مزار کو

مرتا ہے جہان تجھ پہ اسے قاتل عالم ؛ اب زندہ بھی سپرد ہوئی پھر قبر ہین کفن کو

جب ہوا لانو آنے پر لوی زلف یار کو ؛ تاکہ مشکین بنایا روزن دیوار کو

دل مین اپنے اب تصویر کھینچے آوسکا ابرو ان ؛ عرش پر لٹکا ہے زنجیر زلف یار کو

باندھے ہین مضمون جو سنتے واسطے دلدار کے ؛ عالم بالا مین پڑھتے ہین میر اشعار کو

کون غیر از آبلہ و سعدم سپرداری کرے ؛ اے جنون صحرا جو کھینچے جسم پر تیغ خار کو

مرچھپان ماری نگہ نے ہر مژہ نے لاکھ تیر ؛ ابرو خونریز تو بھی باندھ لے تلوار کو

" غنچہ گل سے شگفتہ ہو گئے اے عندلیب ؛ جب صبا لائی چمن مین بوی زلف یار کو
" اوس صنم کو خدا کہون نہ کہون ؛ ہے سخن گو مگو خدا حافظ
(اعتراض) اشعار مندرجہ بالا مین مطلعون کی ایک ردیف اور غیر مطلعون
کی ردیف بیکار ہے
(جواب) ردیف زائد کی تعریف سے آپ مطلق واقف نہین زاید اور
معیوب ردیفون کی مثالین جواب نمبری ۲۰۴ مین ملاحظہ کیجئے اور یہ
ردیفین آپ کے نزدیک بیکار ہین تو پہلے آپ اپنے استاد پر اعتراض
کرین اونکا سارا دیوان ایسی ردیفون سے سیاہ ہے جو وہ جواب دین
وہی ہمارا بھی جواب ہے (قولہ) مصرع بڑھائے گیسوئے شکین نے فروغ
حسن جانان کو (ایضاً) مسلمان سب عزیز جان و دل رکھتے ہین قران کو
" کہ گردش چرخ کی کردے جدا انسان سے انسان کو ؛ ایضاً - کرونگا گل سے رنگین تر ایک
خار مغیلان کو " ایضاً - بناؤنگا سحر قمری دار ہر شجر گلستان کو ؛ " یاد کرتا ہے جو بیچ میں کسی آنکھ
" لعل کر دیتا ہون سنگ آستان یار کو " کھینچتا ہون جب میں دل سے آہ آتش بار کو
" کوئی عاقل پا لیتا ہے آستین مین مار کو " بہرہ ور عالم ہوا پڑھکر میرے اشعار کو
" سیل اکثر توڑ دیتا ہے کہن تعمیر کو " کیمیا گر کھین پنہان نسخہ اکسیر کو

رر پڑھ نہین سکتا کوئی پیشانی کی تحریر کو ؛ آب کر دیتا ہی زائل جوہر شمشیر کو

یہ ردیفین تو بقول آپکے بیکار ہین اور دنیا کے نزدیک جو ردیفین معیوب

ہین وہ مین ذیل مین عرض کرتا ہون

(ناسخ) پڑ رہی عکس لعل ساقی پی شیشہ مین ؛ مئی گلفام کی ایسی نہین تنویر شیشہ مین

دوسری ردیف محض بیکار ہی

رر اوس پری کے مردم آبی بھی لوا ہوئے ؛ ہو گئے گرداب مثل طوق آہن آب مین

گرداب چاک مین نہین ہوتا

رر ہوئے جو منعکس صیاد تیری بال پانی مین ؛ ہوا غل مچھلیون مین کسنے ڈالا جال پانی مین

ردیف بیکار

رر تیری تیز نگہ سے روکنے کو مردم آبی ؛ حبابون کے لیے ہین اپنے سر پر ڈھال پانی مین

ردیف محض بیکار

رر تو وہ شیرین دہن ہی گر کرے کلّی لب دریا ؛ لب ہر مردم آبی سے ٹپکے رال پانی مین

لب سے رال ٹپکنا خلاف محاورہ اور ردیف بیکار ہی

رر [illegible] ہوا منعکس شور کا ٹیکا ؛ زبان ہر مردم آبی کے ہوئے لال پانی مین

مردم آبی [illegible] اور اگر لال بمعنی [illegible] تو مردم آبی کی زبان کو

خصوصیت کیا ہے۔

(وزیر) بدن میں میرے جتنے زخم ہیں پانی چراتے ہیں ؛ نہ پوچھو کسقدر پیاسا ہوا ہے تیغ قاتل کا
سیراب کر مجھے ترے خنجر میں آب ہی ؛ گر ہو سکے تو کام بڑا ہے ثواب کا
سپاہی آج تو رکھ سر پہ اپنے داغ جنون ؛ وزیر آج تجھے بادشاہ کرتے ہیں

(اعتراض) ان شعرون مین جو عیوب مخفی ہین رمز شناسان سخن سے پوشیدہ نہین یعنی ان شعرون مین بہت سے الفاظ اس طرح پر استعمال کیے گئے ہین کہ کوئی شاعر کامل ان الفاظ کو اس طرح پر استعمال نہ کریگا

(جواب ۲۲۱) جواب نمبری ۱۱۲ دیکھیے ان اشعار مین کوئی لفظ اس طرح پر مستعمل نہین ہوا ہے کہ جس سے معنی غیر مطلوب پیدا ہوتے ہون۔

اغلاط اشعار فارسی خواجہ وزیر صاحب وزیر

(وزیر) عدو غرق خون زآب شمشیر او بیند ؛ حسودان تشنہ بتیر او بیند

(اعتراض) عدو لفظ واحد او بیند جمع چہ معنی دارد اگر قطعاً جمع کا لفظ لایا گیا ہے تو بے محل ہے اور قطع نظر اسکے فصاحت و بلاغت بھی قابل دید ہے اور بے کی لفظ کے معنی کیا ہین۔

(جواب ۲۲۳) فارسی زبان مین بعض الفاظ حالت وحدت و جمعیت مین کبھی

متغیر نہین بھی ہوتے ہین انکی جمع اور صورتون سے ظاہر کیجاتی ہی ازانجملہ لفظ عدو بھی ہے۔

(ہاتفی) القصہ نزاع شان فزون شد ؛ حیانہا ز تن عدو برون شد

جان کی حالت جمعیت سے ظاہر ہی کہ یہان عدو بمعنی اعدا صرف کیا گیا۔

(نظامی) ہنوزم ہندوان آتش پرستند ؛ ہنوزم چشم چون نرگان مستند

دیکھو چشم اور ضمیر اند کو جو چشم سے متعلق ہی اور لفظ (پی) بمعنی برلے ایسا عام لفظ ہے کہ محتاج نظیر نہین مگر آپ کی تشفی کے واسطے ایک مصرع مین عرض کرتا ہون (مصرع) کہ یا پی دل یا پے دین مے آید

یہ مصرع عارف کا ہی جو معنی یہان پے کے ہین وہی وزیر کے مصرعہ مین بھی ہین رہی فصاحت و بلاغت اسمین یہ مین نہین کہسکتا کہ یہ شعر اشعار فصحاے عجم کے مقابلہ مین فصیح و بلیغ ہے مگر حضرت ناسخ کے اشعار سے تو ہزار درجہ بہتر او رفصیح ہے اسمین شک نہین۔

(وزیر) زحمت تو چنان اعتدال رست مدارہ ہمی شوند کنون چشم دلبران بیمار

(اعتراض) یہ شعر ترکیب سند کا ہے چشم واحد نے شوند جمع کیا غضب

(جواب ۲۳۴) حضور کو ہنوز فارسی الفاظ کا طریقہ استعمال تک معلوم نہیں اور
فارسی دانی کا اسقدر غرہ خدا رحم کرے جواب نمبری ۲۴۴ میں شعر
نظامی ملاحظہ کیجیے دیکھیے وہاں اوسنے چشم کا استعمال کس طرح کیا ہے
جب آپ کی تحقیق کی اسقدر قلت ہے تو پھر آپکو اعتراض کرنیکی کیا ضرورت
تھی حق تو یہ ہے کہ آپ کے ان اعتراضات بیجا سے آپ لوگوں کی فارسی
دانی کی بھی قلعی کھل گئی اور یہ ثابت ہو گیا کہ لکھنؤ کے شعرا کو فارسی
زبان میں ہمہ دانی کے دعویدار نہیں اور نہ اونکو یہ خلل دماغ ہے
کہ وہ لوگ اپنے تئین شعرائے عجم کا مقابل تصور کریں تاہم ایسے
نہیں کہ بنگالہ کے مبتدی اور ہیچ ان سے جو دعوی بیجا ہمہ دانی
بھی انکو ٹوک سکیں —

اغلاط اشعار میر وزیر صاحب صبا

(صبا) شیرین لبو کے عشق میں ایسی گردش نصیب ہو کولھو میں بیٹھ کے پھر
سے کولھو میں گردش نگاہ سے لیا ÷ تل بیل ہو کے پھر گیا چشم غزال کا
(اعتراض) آپکے شعر میں کولھو کا لفظ سہو ہے اسکی وجہ معلوم ہوئی
دونوں شعر کو روغن دار کہوں یا حسب محاورہ جہال مرغن —

(جواب ۲۳۱) جناب اب ذہن کند ہوتا ہے گستاخی معاف یہ وہی مثل ہے
تیلی کا تیل جلے الخ کیا الفاظ نظم محدود ہیں یا یہ کوئی غریب اور غیر فصیح
لفظ ہے اور ذرا آپ اپنے اعتراض کی عبارت تو ملاحظہ کیجیے (آپکے
شعر میں کولھو کا لفظ بہت ہے) اسکے کیا معنی ہیت کو ثابت کیجیے
یا اپنی جہالت کے قائل ہوجیے واہ یا انہیں اپنے تئیں خیر جہال سے بھی
جانتے ہیں آپکو شرم نہیں آتی—

(صبا) یہ ہم مجلسیں ہمارہ ہیں بزم ہستی تک :: لحد میں کوئی کسیکا شریک حال نہیں
(اعتراض) مجلسیں غلط ہے مسند چاہیے—
(جواب ۲۳۲) یہ غلط العام ہے اسکے استعمال میں کوئی قباحت نہیں
(صبا) ہوئی اسقدر تجکو منظور دید :: رخ یار کا مردمک تل ہوئے
(اعتراض) مصرعہ دوم کی کیا خوب ترکیب ہے سبحان اللہ
(جواب ۲۳۳) ہم ایسی تعریف کو پسند نہیں کرتے ہیں جو تحسین ناشناس قابل
اعتبار نہیں کوئی فصیح لکھنو اگر سبحان اللہ کہے تو البتہ جواب دینے کے
لائق ہے یا حسن و قبح کی تصریح ہو کسی بات کی—
(صبا) عشق یوسف نے یہ کی خانہ خرابی برپا :: ٹھوکریں کھاتی زلیخا سر بازار پھری

(اعتراض) خانہ خرابی برپا کرنا کہاں کا محاورہ ہے سند لائیے۔

(جواب ۲۳۹) خانہ خرابی برپا کرنا لکھنؤ کا محاورہ ہے اور یہی شعر سند ہے اہل زبان سے محاورہ کی نسبت زبان دان کا سند مانگنا عجیب ہے۔

(صبا) موجد گلشن ہے تاثیر بیان عندلیب ؛ ہے نمونہ نخل گل نوک زبان عندلیب

(اعتراض) تاثیر بیان عندلیب موجد گلشن کیونکر ہو سکتی ہے لفظ موجد سے سصرعہ اول مہمل ہو گیا۔

(جواب ۲۴۰) سامعین کے دلوں کا باغ باغ کرنا تاثیر بیان عندلیب کا کام ہے یہ صفت تاثیر بیان بلبل کی غیر مستحسن نہیں مسلم عام ہے یہی گلشن کی ایجاد ہے مگر اس بات کو وہی سمجھیگا جسے علم بیان کچھ یاد ہے

(صبا) خط بیان تک لکھوا سکا کہ کروں کیا گفتگو قلم ؛ ہاتھ لگا ہی اگر دشت نیستان مجکو

(اعتراض) اس شعر میں دشت کی کون سی ضرورت تھی واہ ری استادی۔

(جواب ۲۴۱) دشت نیستان نہیں اصل میں دست و نیستان ہے آپ کے پاس جو دیوان ہے اسمیں واو غلطی کاتب سے رہ گیا ہوگا اور مقصود مصنف یہ کہ اشجار دشت اور نیستان کی سب سے قلم کروا لوں

(صبا) قرار الدم سنیں ہے دیدۂ غم بین ہیں آنسو کو ٭ نہیں آرام گہوارہ
میں بہی اس طفل بدخو کو ٭

(اعتراض) دیدۂ غم بین کی ترکیب بہی دیدنی ہے –

(جواب ۲۴۲) جسنے کچھہ دیکھا ہو اُسکے واسطے دیدنی ہے دمبدم کیا میں ہی
پریشانی خاطر سے قرین تھا ٭ آنکھیں تو کہیں تھیں دل غم بین کہیں تھا
دیکھا آپنے یہ ترکیب کسقدر اچھی ہوئی ہے ذرا سوچ سمجھکر بات کیا کیجئے
جس بات کا انجام خجالت ہو وہ اچھی نہیں مرد آخر بین مبارک بندہ ایست

(صبا) خدا کو انتہا لینے تھی ایذا کی ٭ وگرنہ کب عدم سے
سہا آفت کو ش آتا ہے –

(اعتراض) مصرعۂ اول مہمل ہے اگر انتہا کے بدلے امتحان کہتے تو صفا ئی کا
نہ ہوتا –

(جواب ۲۴۳) کسی چیز کی انتہا لینے اوس چیز کا اندازہ کرنا خاص اہل لکہنو کا
محاورہ ہے اور بہت فصیح محاورہ ہے یہ کیا ضرورت ہے کہ جن
محاورات سے آپ واقف نہوں اُنکا استعمال نہ کیا جاسکے یا وہ درست نہوں

(صبا) روزن ہیں ہمہ دیکھنے کو داکو وہ بلا ٭ آنکہیں کا سینہ میں مرے ہر گھر میں

(اعتراض) مصرعۂ ثانی کی ترکیب بھی تشبیہ ہے اور گرہوں کی فصاحت
بھی ویدنی ہے۔

(جواب ۱۴۲) اہل بصیرت کے نزدیک تو ترکیب میں کوئی نقص نہیں تشبیہ
اگر بنی ترکیب ہے تو مضائقہ کیا ہے اور گرہوں کی فصاحت میں بھی
آپ کو شبہہ ہو تو ہو لکھنؤ کے کس فصیح کے زبان پر یہ لفظ نہیں ہے
آپکا ہماری زبان کے لفظ کو نہ فصیح جاننا اوسے پایۂ فصاحت سے
نہیں گرا سکتا۔

(صبا) مانگو بوسہ تو کہتا ہو وہ ترک بد مزاج ۔ منھ سنبھالو بیچ ہو جائیگا اس تقریر میں

(اعتراض) ترک بدمزاج کی ترکیب بھی کیا خوب ہے اگر ترک تند خو
کہتے تو فصاحت میں کیا خلل پڑتا

(جواب ۱۴۳) فصاحت میں اب کیا خلل آیا اور تند خو کو بدمزاج پر کس وجہ
سے آپنے ترجیح دی۔

(صبا) سر محفل بٹھا کر چاہنے والوں کو دلوایا ۔ نیا گانا نکالا آپنے بے تال
بے سر کا۔

(اعتراض) بے تال و بے سر کے درمیان واو عطف کیوں ہے کہ تال کا

لفظ ہندی ہے اور بے کا لفظ فارسی ہے۔

(جواب ۲۴۶) اپنے اعتراض کا تا ل سر درست کیجیے شعر مین حرف عطف کی کہین
ضرورت ہی نہین اور نہ اصل مین ہے آپنے کسی غلط دیوان مین یہ شعر دیکھا ہوگا

(صبا) سرکشی پر جو وہ سرو ستم ایجاد آیا ؛ پاس رہ کے گھستا ہوا شمشاد آیا

(اعتراض) گھستا ہوا کے فصاحت کی تعریف نہ زبان کو یارا کہ بیان کرے
اور نہ قلم کو توانائی کہ لکھے

(جواب ۲۴۷) بندہ پرور گھسٹا ہوا کی عدم فصاحت پر دلیل کیا ہے صرف آپ کا دعوی
یہ ہرگز معتبر نہین ہے تو ہمارے واسطے سند ہین وہ فصیح ہے اور جس لفظ کو ہم
غیر فصیح کہین وہ فصیح نہین تا وقتیکہ زبان دان ہمارے مقابلہ پر نظیر نہ لاوے

(صبا) شاید کہ وہ پری ہے کہین مسکرا دیا ؛ بجلی چمک رہی ہے بہت آسمان پر

(اعتراض) مصرع دوم کی ترکیب بہت بری ہے۔

(جواب ۲۴۸) آپ غلط کہتے ہین مصرع مذکور اس الزام سے بری ہے کونسا شاعر ہے
جسکے کلام مین یہ ترکیب داخل نہین اسمین برائی کیا ہے

(صبا) دو ڈھائی راہ الفت ہے کب ایسا پیچ ؛ رفتہ رفتہ چاہیے منزل چاہیے

(اعتراض) مصرع اول کو مصرع دوم سے کچھ ربط نہین یہ شعر مہمل ہے مصنف نے

اپنے زعم میں جو معنی ٹھہرائے ہیں وہ اس ترکیب بندش سے نہیں نکلتے

(جواب ۲۴۹) معنی شعر اور دونوں مصرعوں کا ربط تو ظاہر ہی مگر آپ زبان اردو سے بخوبی واقف نہیں اسوجہ سے آپ سمجھ نہیں سکتے چلنا یہ فعل آخر مصرع دوم سے محذوف ہی اور معنی یہ کہ اے دل راہ الفت میں دوڑ کر چلنا نہ چاہئے بلکہ آہستہ آہستہ اور منزل بمنزل چلنا چاہئے ۔

(صبا) پی گلگشت جو وہ طفل دبستان ہو جائے ۔ بوستان غیرت زلف پریشان ہو جائے

(اعتراض) پی گلگشت ہو جائے بھی نیا محاورہ ہے ۔

(جواب ۲۵۰) اگر نیا محاورہ ہے تو کیا قباحت ہے جبکہ اہل زبان ہی کا محاورہ ہے زبان دان کو اسمیں عذر کرنیکا کیا حق پہونچتا ہے

(صبا) آنکے یار نے مجھ سے حال دل پوچھا ۔ صبح صبح سے آیا مری خبر کے لیے

(اعتراض) کیا مضمون عالی ہی اسکی بندش نرالی ہے ۔

(جواب ۲۵۱) جواب اعتراض کے لائق فقط ایک قافیہ (عالی) ہی الفاظ مناسب سے جواب پورا کرنے کے لیے ناظرین صحیح الدماغ کی عقلمندی اور نازک خیالی ہی استغفر اللہ یہ بھی اعتراض ہیں ۔

(صبا) صبا ہر اسکا ہی موجود وہ اسکا موجد ہے ۔ بشر ہے غم کے لیے اور غم بشر کے لیے ۔

(اعتراض) موجب غم بشر حاصل اور غم موجب بشر حاصل معلوم نہیں کہ مصنف نے اپنے نظم میں موجب کے کیا معنی ٹھہرائے ہیں

(جواب ۲۵۲) یہاں موجب سے مجاز آیا عشق ہے اور یہی شعر قبل میں بلفظ قاتل استعمال کیا ہے

شعر: گفتم مرو بکوی بتان دل رمیدہ وار :: آخر چنین شد و ظلم قاتل من است

دیکھیے یہاں بھی قاتل بمعنی سبب قتل ہے

(صبا) اگر تجھے شہر چھٹے سارا زمانہ چھوٹے :: ایک وہ شب وچیدہ ومفرد لکھا ہے

(اعتراض) مفرد کی فصاحت بھی دیدنی ہے

(جواب ۲۵۳) مفرد کی فصاحت سے کوئی شاعر منکر نہ ہوگا۔

(صبا) تجھے ہم طور جو صحبت ہی رہے ساتھ :: ملے نہیں نہ صفائی دل اس کدر کے ساتھ

(اعتراض) لفظ دل بھی کس صفائی کے ساتھ استعمال کیا گیا ہے

(جواب ۲۵۴) صفائی میں تو کچھ نقصان نہیں آپکا دل ہی کچھ مکدر سا ہے

(صبا) نہیں ہیں ایک طرح سے طرح ترشیل :: اندھیرا رہتا ہے پائے چراغ کے نزدیک

(اعتراض) اس شعر کی ترکیب نہایت معقول ہے پائے چراغ کے نزدیک اندھیرا رہنا عمدہ اور ایک طرح کا لفظ بھی قابل دید ہے

(جواب ۲۵۵) ترکیب شعر معقول تو ہے مگر معقول کے نزدیک اور پاے چراغ کے نزدیک

اندھیرا رہتا ہی کوئی نئی بات نہیں یہ تو ایک بدیہی امر ہے جسکو خدا نے لطف بصارت دی ہی وہ روز دیکھتا ہی اور وہ لفظ کون ہی جو ایک طرح کا قابل دید ہی شعر تو شعر خدا کے فضل سے آپ کی تقریر بھی ایسی ہے جس سے مطلب کا پتہ نہیں چلتا

(صبا) شغل ہوا نہ بہت تھا ہر آبی کلنگ لالے ؛ وہ پری سیر کو جب ہم لب دریا آیا

(اعتراض) نہیں معلوم تھا ہر آبی کس جانور کا نام ہی انگوٹھی میں کوئی جانور آبی پیدا ہوتا ہو اور اوسکو تھا ہر آبی کہتے ہوں تو کچھ گفتگو نہیں اگر تھا ہر کے بدلے مرغ آبی کہتے تو شعر درست ہو جاتا۔

(جواب) صبا مرحوم آبی کو انگشت بہ آبی کہ ۔ تو کیا بیجا کیا اور آپ کے مقام کو بہت سے تعجب ہی کہ آپ واقف نہیں کہ یہی چھوٹا سا دریا کا جو پرندہ ہی جانور کہ ان دریاے شور کے ساحل پر اکثر دکھائی دیتے ہیں اور یہ جانور ہماری زبان سے مطلق نہیں جانتے

(صبا) کس یاس سے کہتا ہوں میں آئینے و مرد خستہ ؛ لو جاؤ تم الله نگہدار تمہارا

(اعتراض) الله نگہدار تمہارا کیا فصیح محاورہ ہی نگہدار کی جگہ نگہبان کہا ہوتا مگر کیا کیجئے ضرورت قافیہ نے مجبور کیا استادی کے یہی معنی ہیں اور مصرع اول میں یاس کا لفظ بھی چسپاں نہیں۔

(اعتراض) دور میں جلوۂ طاؤس سے کیا حاصل اگر رقص طاؤس کہتے تو
مضائقہ نہ تھا۔

(جواب ۲۵۸) دور سے میں رقص طاؤس سے جو حاصل ہو وہی جلوہ طاؤس سے
ہے یہاں مصنف کی غرض جام زرین مینا کار کے تشبیہ تھی ہنگام دور جلوۂ
طاؤس کے ساتھ اس تشبیہ کو اور مصنف نے بہت اچھی طرح سے بیان کیا اور کل جملہ
لوازمات بزم مے خواری کے بیان کرنے کی ضرورت کیا تھی۔

(مصرع) عوض اللہ کا مجھ سے پر حشر کے لیگا کریگا جو سیاست حاکم ظالم رعیت پر

(اعتراض) معلوم ہوتا ہے کہ مصنف سیاست کے معنی سے واقف نہ تھے سیاست
تو واسطے حاکم عادل کے ہے بغیر سیاست سلطنت قائم نہیں رہ سکتی چنانچہ حضرت
مخدوم شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے گلستان کے باب ہشتم میں فرمایا ہے
سہ چیز پائدار نماند مال بے تجارت و علم بے بحث و ملک بے سیاست
اور سیاست کے معنی کتب لغت میں پاس داشتن و حکم راندن بر رعیت
و تنبیہ کردن و محفوظ داشتن خلق از گناہ ہیں۔

(جواب ۲۵۹) تحقیق شعر کے واسطے صرف گلستان کا پڑھ لینا اور غیاث اللغات
کا ادنی پوسنے حصہ دیکر طاق پر رکھ چھوڑنا کافی نہیں اس فن کے واسطے

بہت کچھ دیکھئے اور سیکھنے کی ضرورت ہے سیاست کے معنی غورہ و تاتوان بھی ہین اور خیازہ
یعنی کشتن و لبستن بھی یہ لفظ آیا ہے بہار عجم ملاحظہ کیجیے اور اصطلاح مین
سیاست گر خونریز اور سفاک کو بھی کہتے ہین بایں پایۂ تحقیق اپنے تئین محقق
ظاہر کرنا ایسا ہی ہے جیسے میان سبز علی پنجرے مین بیٹھے اپنے تئین بیاع
سمجھو کہا کرتے ہین آپ کی تحقیق اور صبا کی ناواقفیت کا حال ایسے اعتراض
سے بخوبی ظاہر ہو سکتا ہے

(صبا) اک ترک تیری باد بہاری ہے جلو مین ٭ اوڑتا ہوا جاتا ہے وہ گلگون تمران ہے

(اعتراض) مصرعہ اول کی ترکیب و بندش ناقص ہے اگر یون کہتے تو اچھا تھا
ع اک ترک جلو مین ہے ترے باد ۔۔۔

(جواب ۲۶۰) اظہار تعجب کے واسطے وہی ترتیب الفاظ چاہیے تھی جو صبا نے
اختیار کی ذوق فہم سخن حاصل کیجیے

(صبا) نزع مین ہون سیر یا الٰہی نہ اٹھے ٭ آپ کس وقت مین بیمار کو دعا دیتے ہین
ر اندنون مین وہ ہوتا ہے جو مین جوش جنون ٭ بھاگتا ہے چھوڑ کر مجنون بیابان آج کل

(اعتراض) ان شعرون مین مین کا لفظ بیکار ہے۔

(جواب ۲۶۱) کہین مین کا لفظ بیکار نہین چونکہ آپ زبان اردو سے بخوبی واقف

نہین ہین اسوجہ سے یہ لفظ آپ کو ان شعرون مین بیکار معلوم ہوتا ہی شعر
اول مین مصرعۂ اول سے اگر مین کو علیحدہ کیجیے تو تنزع ہوان باقی رہیگا تنزع
ہوان (اتنزع مین ہوان کی جگہہ شاید بنگالہ مین بولا جاتا ہی باقی ہندوستان
مین اسمین نہین بولا جاتا مصرعۂ دوم مین ہین کا لفظ اسغرض سے آیا ہی کہ
سامع کو استفہام کا شبہ نہو آپ کسوقت بندے کو دغا دیتے ہین یہ جملہ
معنی مقصود مصنف پر ہرگز اس طرح پر دلالت نہین کرتا جس طرح مصرعہ مصنف
دلالت کرتا ہی شعر دوم مین ہین کا لفظ خاص دنون کے وقوع جوش ظاہر
کرتا ہی کہ گذشتہ مہینون کے واسطے بھی ہی جو وہ صورت مین مصرعہ کے یہ معنی ہین کہ
ہر سال ان دنون مین ہمین روز جوش جنون ہوتا ہی اور اگر مین کو مصرعے سے
علیحدہ کر کے دیکھین تو یہ معنی پیدا ہوتے ہین کہ آج کل یعنی سال موجود کے فقط
حصہ مین ہمین روز جوش جنون ہوتا ہی او یہ معنی مقصود مصنف نہین
جناب من زبان اردو ابھی آپ اچھی طرح نہین جانتے کچھ دن اور سیکھیے
(صبا) نقد دل اسے چرا کر تب پر فن گیا ؛ چپکے بیٹھا ہی جھکائے ہوئے گردن کیسا
رہ دیکھکر رنگین ترا رخسار قیصر باغ مین ؛ گل سے بلبل ہو گئی بیزار قیصر باغ مین
دے دیتے ہین جان ہم لب لعلین یار پر ؛ یاقوت کا تمام شب کا فراسہ رخ

(اعتراض) اشعار مندرجۂ بالا میں مطلعوں کی ایک ردیف اور غیر مطلع کی ردیف
بیکار ہے
(جواب ۲۶۲) مطلع اول میں ردیفین مختلف المعنی ہیں اول کے معنی کس عیاری سے
اور دوم کے معنی کس چھوٹے پن سے ہیں کوئی ردیف بیکار نہیں ہے شعر دوم میں
ایک جگہ قید خطاب ہے اور دوسری جگہ قید باغ تا ہم مکان شعر سوم میں
بھی ردیفین بیکار نہیں اسواسطے کہ یہ قافیے مختلف الالوان ہوگئے ہیں کاسو جیسے
رنگ کی تصریح کی گئی ردیف بیکار کی مثال یہ ہے تسلیح سے زمرد بھی ہری
سرمے جواے آئینہ رو نہ جہاں ۔ ۔ تیغ میں مرغ خوش الحان سبز ہو
یہاں سبز ہو محض برائے بیت ہے یہاں سبز ہو کے معنی ہی کیا ہیں اگر کہیے کہ
فارسی اصطلاح سبز شدن کا ترجمہ ہے تا ہم یہاں بے معنی ہیں۔
(صبا) کشتی بکا و یہاں سے زاہد چوں آیا ہے   ہم ایسے مست ہیں یہاں کہ ہوش آتا ہے
(اعتراض) زاہد چوں کی ترکیب تو ایسی ہے کہ دیکھی نہ سنی۔
جواب ۲۶۳) اگر یہ ترکیب آپ نے نہیں دیکھی تو اب دیکھیے اس میں جو قباحت معنوی
تو اوس سے بیان کیا ہوتا صرف آپکا نہ دیکھنا اس ترکیب کو پایۂ اعتبار سے
نہیں گرا سکتا۔

اغلاط اشعار جناب منشی اسمعیل حسین صاحب منیر

(شعر) فصل گل آتی ہے قریب ہوئی ایسی شب ۔ قیس خفاش کے الفت میں نہ آجائے خلل

(اعتراض) جب مصنف صاحب جدت مضمون کی طرف آجاتے ہیں تو ایسا ہی کہتے ہیں چنانچہ اس طرح کے ہزاروں مہمل شعر اونکے دیوان میں بھرے ہوئے ہیں جسکی نسبت البیان لکھنؤ کو طرز شوکت بخاری کا گمان ہے

(جواب ۲۶۴) مجھے سنا ہے کہ رامپور میں آپنے منشی صاحب سے مباحثہ میں کئی بار نیچا دیکھا شاید وہی دل کے پھپھولے آپنے یہاں پھوڑے ورنہ شعر تو ایسا ہے کہ سیکڑوں وقت الٹ والٹ ایک بھی نکلیگا آپکے انکار سے شعر کا مرتبہ اعلیٰ پائیگا کہ نظر میں کم نہیں ہوسکتا شعر گر نہ بیند بسوئے مہر عالم آرا شپرہ ۔ گو ببین چشم جہانے روشن است از نور او

(شعر) ہو اشارہ حضرت سے چاند دو ٹکڑے ہو ۔ ہوا سنئے کو جو شق القمر میں کی رفتار

(اعتراض) ہوا کا کوچہ شق القمر میں رفتار کرنا کیا معنی دو مصرع مہمل ہیں

(جواب ۲۶۵) رفتار ہوا جرم قمر کے اندر دلیل اوسکی شق ہو چکی ہے معترض دوم کو مہمل بھی مہمل نہ کہیگا۔

(شعر) آہو چین و چرین سبزۂ شبنم آلود ۔ نافۂ مشک بھرا آب گہر سے چھاگل

(اعتراض) مصرعۂ اول مہمل ہے اگر واو عطف کا نکال لیا جاوے تو معنی بن سکتے ہیں

(جواب ۲۶۶) یہاں واو اصل میں نہیں ہے واو کی جگہ جو پڑھیے

(شعر) قند ممنوع سے ہو زہر عداوت شیریں ۔ باغباں میٹھی چھری سے جو تراشے حنظل

(اعتراض) شاید قند غیر ممنوع بھی ہوتا ہے ورنہ ممنوع کی خصوصیت کیوں ہے

(جواب ۲۶۷) ممنوع کہنے سے غیر ممنوع کا وجود نہیں لازم آگیا خدا کے
قہار کہنے سے یہ لازم آتا ہے کہ کوئی خدا جبار اور ہے (سعدی) آتش
سوزاں نکند با سپند ۔ آنچہ کند دود دل دردمند ۔ کیا آتش غیر سوزاں
بھی ہوتی ہے۔

(شعر) یہ بلندی ہے اگر طاق سے شیشہ گر جائے ۔ پہونچے بالائے زمیں حشر میں شیشہ بے خلل

(اعتراض) ایسی بلندی پر سے شیشہ کے بے عیب و خلل گرنے کی کوئی وجہ
نہ معلوم ہوئی۔

(جواب ۲۶۸) وجہ نہ معلوم ہونیکا سبب بجز عدم لیاقت کے اور کیا سمجھا جاوے
یہاں شیشہ و خلل سے بھی ضمناً عیب ہے مطلب یہ کہ اوس بلندی سے
اگر شیشہ گرے تو بے شائبۂ شبہ روز حشر میں زمیں پہ پہونچے۔

(شعر) ہیچ ہیں حوصلے ہیں دیدۂ شہید و فلک ۔ طاق نسیاں پہ تو رکھدے زندگانی کی کتاب

(اعتراض) اس شعر کے دونوں مصرعوں میں کسی طرح کا ربط نہیں ہے یہ شعر حضرت علی
کرم اللہ وجہہ کی تلوار کی تعریف میں ہے تکلف یہ ہے کہ مصرعۂ اول کے معنی سے یہ بات ثابت
ہوتی ہے کہ آپ کی تلوار کے کشتے شہدا میں محسوب ہیں حالانکہ مصنف کا یہ مطلب نہیں

(جواب ۲۶۹) یہ شعر ولحنت ہے اور چونکہ ذوالفقار کی تعریف میں ہے اس واسطے اسکا ولحنت ہونا خالی از
نزاکت و لطف نہیں لیکن شعر سے یہ ہرگز ثابت نہیں کہ حضرت کی تلوار کے کشتے شہید ہیں بلکہ یہ
کبھی سپاہی کو نماز پڑھتے ہوئے میدان کارزار میں نہیں دیکھا سپاہی میدان کارزار میں جاکے وقت
نماز پڑھتے ہیں تو تلوار کو اکثر روبرو رکھ لیتے ہیں پس ہی محراب ہے اور شاعر کی مراد یہاں اسی صورت سے ہے

(شعر) دیکھے آپ کو جس سال اس نے حج میں ۞ سیاہ پوش ہے کعبہ کمر شکستہ حطیم

(اعتراض) کعبہ تو ہمیشہ سیاہ پوش رہتا ہے

(جواب ۲۷۰) یہاں سیاہ پوش بمعنی ماتمدار آیا ہے۔

(شعر) رکھتے ہیں اور صفتوں میں بھی ۞ عماری آغا علی ہمواری

(اعتراض) ہمواری رکھنا کہاں کا محاورہ ہے سند چاہیے

(جواب ۲۷۱) یہ لکھنؤ کا محاورہ ہے اور اسی شعر کو سند سمجھیے اس واسطے کہ منیر اہل زبان
تھے زبان وان کے واسطے اہل زبان کا شعر سنداً کافی ہے۔

(شعر) حسین ایسے ہیں سجتے کہ وقت آئینہ ۞ فروغ عکس سے یوسف نشیں بنا پھول

(اعتراض) یوسف نشین کی ترکیب اچھا وصف نہیں ہوسکتا چاہئے —

(جواب ۲۷) ترکیب تو صحیح ہے یوسف الثہ نیا ہو سلمان ساوجی سے جا کہتا ہے نسبت

یارب خرم و فرخندہ بادہ جاودان بر پادشاہ شہ نشان این شہ نشین ازین نشین کو

ملاحظہ کیجیے جو اسکی ترکیب ہے وہی یوسف نشین کی بھی ترکیب ہے

(شعر) موجودات وفق ہیں بالاعشق ہیں گرم و سرد ٭ حامل آفتاب ہو اور آب ہوا جیسا غذا

(اعتراض) گرم و سرد کیا صفت ہے گرم و سرد کو مثل سیاہ و سپید رطب و یابس

تر و خشک کے استعمال کیا ہے یہ درست نہیں ہونا چاہئے —

(جواب ۲۸) یہاں تقسیم باعتبار نسبت کے گرم و سرد حقیقی رطب و یابس نہیں بلکہ گرم سے مراد آفتاب

ہے اور سرد سے ماہتاب اور یہ مراد مصنف کے دوسرے مصرعہ سے بخوبی ظاہر ہوتی ہے

(شعر) عیدیوں قربان جو تیرے تماشائیوں پر ہوئی ٭ ہوتی ہیں قربانیاں جیسے فدای صبح عید

(اعتراض) قربانی فدای صبح عید نہیں ہوتی بلکہ قربانی کرنیوالے کے فدا ہوتے ہیں

(جواب ۲۹) جناب یہاں تشبیہ قربان ہونے میں ہے اور فدای صبح عید میں اضافت تخصیصی ہے مطلب

کہ جسطرح قربانیاں صبح عید کو فدا ہوتی ہیں اسطرح عید تمہارے جشن ہمایوں پر قربان ہے

(شعر) گل داغ جگر بہ شگفتہ طبع دنیا میں ٭ بجز زخم جبین کوئی نہیں ہے خندہ پیشانی

(اعتراض) مصرعہ ثانی مہمل ہے

(جواب ۱۷۸) ہر جگہ لفظ پاک اپنے محل پر ہے کہین بے محل نہین چند شعر تو مجھکو اسوقت بھی یاد ہین جنسے آپ کے اعتراض کی تردید ہوسکتی ہے (نصیر ہمدانی) ایکہ جلد

شاعران در عہد پاکت کامیاب ؛ ساز ز الطاف و کرم بیتہا سے من نگاہ

بلبل شیر گرد وعظ و نصایح بود ؛ پاک ز اطوار قبایح بود

صحیفہای ہمین نفس پاک تو قانون شفا ؛ وز مقدم تو صاحب ہر خستہ روا باد

ز اوج شرع پاک از وجود تو افتخار ؛ این یافتہ ز راے رفیع تو اقتدار

فائق مرتبہ لیاقت بجز نام پاکت ؛ معصومہ مصطفی بتول عذرا

صحیفہای او ہمہ ہم پاک تو فردوس مثل ؛ گردی از خاک درت تاج سر حور العین

اشعار مذکور مین بعض محل تو وہی ہین جہان نصیر نے لفظ پاک کا استعمال کیا ہے اور بعض مشابہ اون مقامات کے ہین جہان مصنف نے لفظ مذکور کو صرف کیا ہے شیخ ناسخ صاحب کے کلام پر جو آپنے اعتراض کیے ہین اونکے جواب دیکھیے وہان بھی آپکو نظائر ملین گے

(شعر) عرض کرتے ہین ہر غوث کا پیر ؛ محتسب بھی چاہیے ہو دل سے بھی منت دار

(اعتراض) منت دار کی ترکیب ایجاد مصنف ہے سند چاہیے —

(جواب ۱۷۹) آپ جانتے ہین تو صرف اسقدر کہ یہ ترکیب ایجاد مصنف ہے یا یہ

کہ سند چاہیے جناب آپ کے واسطے تو دنیا میں جو کچھ آج تک کیا گیا ہے وہ سب
سند ہے آپ کی تقریر سے معلوم ہوتا ہے کہ آپکو ابھی بہت کچھ جاننا باقی ہے
اور جو کچھ آپ نہیں جانتے اوسکے واسطے آپ سند ضرور مانگینگا کوئی کہاں تک
آپکو سند دے مہلا سنت دار ایسا لفظ ہے جسکے واسطے سند کی ضرورت ہی نہیں [illegible]
(سوال) فلاسفی اوسکو ملا کیے آکر وہاں میں نصیب اوس دیار کو جا رہے بکش سوختہ دل
اور سند مانگ کر سرخرو ہوجیے۔

(مضمون) آدمی کا بچپن میں عرش کے تلے سوئیں ؏ اوجھل ہوا آلی جسم سایہ جو اس شکار
(اعتراض) سایہ جو اس شکار کے کیا معنی مصرعہ ثانی مہمل ہے
(جواب) جو اس میں آگے بات کیجیے مصرعہ مہمل کیوں ہے پہلے ہما کی
صفت میں ہے اور جو اس شکار اوسکا سایہ کی صفت ہے یعنی ہما کا سایہ
ایسا تھا کہ جو اس کو شکار کرتا تھا یعنی جو اس اوسکی ہیبت کے [illegible]
عاجز و مغلوب تھے آپکو قوت مدرکہ سے تو عداوت اور مہمل کہنے کا شوق
نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آپ جو مہمل کو ثابت کرتے ہیں ذرا [illegible]
(مضمون) ضیا ہے پیش مقدس جہرۂ انور کنار رحل میں قرآن کا جب طرح [illegible]
(اعتراض) اظہار کا استعمال اس طرح غلط ہے شاید مقصود [illegible] ہو گا

مرزا دبیر کی تقلید کی ـ

(جواب ۲۰) المنار کے اس طرح استعمال کرنے مین ازروی لغت کوئی غلطی نہین ہان یہ البتہ ہے کہ اس طرح فصحاے ہند نے بہ ندرت اس لفظ کا استعمال کیا ہے ـ

(شعر) سال میلاد عرض کرتا ہی سپہر ٭ شمشیر بہادر سوم ماہ حبان

(اعتراض) اگر شمشیر بہادر نام ہی تو بہی مصرعہ ثانی مہمل ہے ـ

(جواب ۲۱) کیا خوب باوجودیکہ مصنف نے اپنی تاریخون مین اس نام کی توضیح کی ہے یا اینہمہ آپکو معلوم نہین کہ شمشیر بہادر نام ہے شعر مہمل ہو تو ایسا ہو اور معترض بہی ایسا کوئی سلف سے آجتک نہوا ہوگا بے سمجہے اعتراض کرنا آپ ہی کا کام ہے جناب اگر شمشیر بہادر نام ہے تو مصرعہ ثانی مہمل کسواسطے ہے کیا معنی نہین رکہتا اگر آپ شمشیر بہادر سوم کے معنی نہ سمجہے ہون تو مین سمجہا دون یہ خطاب ہی اور صاحب خطاب اپنے خاندان کے تیسرے شخص ہین جنہون نے یہ خطاب حاصل کیا ـ

(شعر) تیر اسکی اسیری کی کہی تاریخ بہ نیم ٭ اسیر مرگ مجبور ابد رنجور دوا ہے

(اعتراض) مجبور ابد کی ترکیب واہیات ہے ـ

(جواب ۲۸۳) کیون اسمین بری کون بات ہی۔

(سنیر) اقبال الدولہ خان و مظفر حسین خان — دونون درمحیط عطا آہ آہ ہاے

(اعتراض) اس شعر مین آہ آہ ہاے بے محل واقع ہوا ہے۔

(جواب ۲۸۴) اندوہناک واقعہ کی تاریخ ہے اگر اسمین الفاظ ندبہ کا استعمال نہین کیا جاتا تو پھر کس مقام پر یہ صرف کئے جاتے ہین یہی ان الفاظ کا محل ہے اور ایسے ہی مقامات پر شعراے نامی نے انکا استعمال کیا ہے دیکھو ناسخ کے کلام مین اس اعتراض کی نسبت جواب اور نظائر۔

(سنیر) کمال فارسی انگریزی واردو — عروض و قافیہ و فن شعر سے ماہر

(اعتراض) لفظ انگریزی بروزن فاعلاتن درست نہین مصنف نے شاید اپنے بڑے استاد شیخ ناسخ کی تقلید کی ہے

(جواب ۲۸۵) جب شعر ناسخ کا آپ پتا دیتے ہین اوسی کے جواب مین نظائر ملاحظہ کیجئے۔

(سنیر) در آئینہ پر ہے فرہاد زنگ — سلیمان سے ہے نالشی مورلنگ

(اعتراض) نالشی بمعنی مستغیث دیکھا نہین سند چاہیئے۔

(جواب ۲۸۶) آپنے اور کیا دیکھا ہے جہان دیکھیے وہان آپکا یہی سوال ہے

نالشی کوئی ایسا لفظ نہین جسکے واسطے سند کی ضرورت ہو اسمین یائی معروف واسطے افادہ معنی فاعلی کے ہی جس طرح خدمتی اور بادامی اور جنگی وغیرہ مین بہی الفاظ نالشی کے صحت کیواسطے سند نہین —

(سنیہ) خدا فرزند با اقبال بخشے میری آقا کو : کرے فرمانروائی ساری عالم کی حکومت سے

(اعتراض) اس شعر مین قافیہ ورد یف دونون بیکار ہین اور حکومت سے فرمانروائی کرنا خلاف محاورہ ہے —

(جواب) بندہ پرور محاورہ کا تو آپ نام نہ لیجیے رہا قافیہ وردیف کا بیکار ہونا یہ بہی غلط ہے اسواسطے کہ لفظ فرمانروائی یہان بمعنی بادشاہی آیا ہی اور بادشاہ بے حکومت وبا حکومت دونون کا پتا کتب تواریخ سے بخوبی ملتا ہے خلفاے عباسیہ مین کئی آخری خلیفہ ایسے ہوے کہ صرف نام کے بادشاہ تہے مگر شاہ عالم کہلاتے تہے دہلی کے تخت پر کئی بادشاہ ایسے بیٹھے کہ کہنے کو ہندوستان کے بادشاہ تہے مگر اپنے گہر پر بہی بخوبی حکومت اونکو حاصل نہ تہی چنانچہ منجملہ اون بادشاہون کے بہادر شاہ تہے جو انگریزون کی قید مین مرے پس اس صورت مین اگر مصنف نے حکومت کی قید لگائی تو کیا برا کیا اور قافیہ وردیف دونون کیونکر بیکار ٹہرے —

(منیر) مولوی احمد حسنخان تاجدار ملک علم ؛ کشور شعر و سخن کو واسطے زیبا ہی تخت

(اعتراض) لفظ حسین کا استعمال بنون غنہ غلط ہی سند چاہیے اگر لفظ مذکور مین یاے تحتانی نہین ہی تو مضائقہ نہین -

(جواب ۲۷) مصنف نے اپنے دیوان مین جابجا احمد حسنخان بی یاے تحتانی بھی لکھا ہی اور کہین احمد حسینخان بھی مرقوم ہے معلوم ہوتا ہی کہ احمد حسنخان اور احمد حسین خان دونون اونکے ممدوح تھی ریا یہ کہ یہ قطعہ کسکی شان مین ہی اسکی تحقیق بخوبی مصنف سے ہوسکتی ہے لیکن یہ جستجو تاک ممکن نہین

(منیر) ہوگئی تاریخ کی فکر اے منیر ؛ قدسیون کی سنکے آب و تاب غسل ؛

(اعتراض) آب و تاب غسل کے کیا معنی مصرعہ ثانی مہمل ہے

(جواب ۲۸) آب و تاب بمعنی رونق و زینت مستعمل ہے اور آب و تاب کو جو غسل سے مناسبت ہے وہ ظاہر مہمل گوئی مین آپ بہت چالاک ہین یہ نہ چاہیئے -

(منیر) کہی منیر نے صوری و معنوی تاریخ ؛ دوشنبہ اول شنبہ صیام نیک اقبال

(اعتراض) نیک اقبال کے کیا معنی اور کہان کی زبان ہے مصرعہ ثانی مہمل ہی

(جواب ۲۹) پھر وہی چالاکی ذرا سنبھلے ہوے قدما نے تو الفاظ بے معنی سے بھی مطلوب کو تاریخ مین حاصل کیا ہے اگر انھون نے الفاظ بامعنی سے مطلوب

کیا تو کیا صبر کیا۔

(سنیر) مرجع روح ملک ثانی عقل اول ؛ زائر حضرت شاہ شہدا ہی ہو واسے

(اعتراض) حضرت کی جگہ روضہ فرمایا ہوتا۔

(جواب ۲۹۱) آپکو مصنف کا تعظیم سے کام لینا برا معلوم ہوا ہو گا جناب لغت مین حضرت کے معنی درگاہ کے بھی ہین شاید یہ آپ نہین جانتے

(سنیر) اونکی تصنیف ہین کیا کیا کتب مبسوطہ ؛ باقیات الصلحا شمس ضحا ہے ہر واسے

(اعتراض) ہے ہے واسے فضول۔

(جواب ۲۹۲) ایسے مقام پر ہے ہے واسے بہت درست ہے ایسے ہی مقامات پر اساتذہ نے الفاظ ندبہ کا استعمال کیا ہے شیخ ناسخ صاحب کے کلام کی نسبت جو جواب دیئے گئے ہین انہین اسی قسم کے اعتراض کے جوابات ملاحظہ کیجئے۔

(سنیر) تاریخ و دعا سنیر کی سن یارب ؛ یہ قحط وبا ہے ابر رحمت برسا

(اعتراض) غالبًا یہ پہلی تاریخ ہے جو خداوند کریم کو سنائی گئی ہے

(جواب ۲۹۳) چہ خوش لوگ تو خداوند کریم کو ٹھمریاں اور غزلین سناتے ہین وہ تو صواب کیا بلکہ ثواب اور تاریخ سنانا عیب و گناہ واہ جناب سبحان اللہ کیا خوب اعتراض ارشاد کیا ہے۔

(سپہر) جب دلیر الدولہ آغا حید عالی مقام ؛ ہوگئے دنیا سے عازم سوے جنت آہ آہ
مین نے رو رو کر کہی تاریخ رحلت اے سپہر ؛ پاک گوہر آہ نواب فلک آرا سگاہ

(اعتراض) ان شعرون مین عازم جنت کے ساتھ لفظ آہ آہ خلاف شرع و بلاغت و محاورہ استعمال ہوا ہے اس غلطی کو کچھ مصنف کی ذات سے خصوصیت نہین ہے بلکہ اکثر لکھنو والے اس باریکی کو نہ سمجھنے کی وجہ سے مغالطہ مین پڑ گئے اور مصنف صاحب نے اسبارہ مین شاید اپنے بڑے استاد شیخ امام بخش ناسخ کی تقلید کی ہے۔

(جواب ۲۹۴) دیکھو اوسی شعر کا جواب جسکا یہان پتا دیتے ہو۔

(سپہر) سپہر نے کہی تاریخ غسل صحت کی ؛ شفا کمال ہی زیبا عطا خدا نے کی

(اعتراض) شفا کی صفت زیبا الیسی نازیبا ہے کہ اوسکی نظیر نقش شہپر عنقا ہے

(جواب ۲۹۵) شفا کی صفت زیبا نہین عطا کی صفت کہیے اور عطا بمعنی انعام فارسیون کے زبان مین مستعمل ہے (خسرو) ایزد بدل تو جاد ہا دوش ؛ مقبولی خود عطا وہا دوش ؛ اور جسطرح پر کہ انعام کرنا انعام دینا کی جگہ پر بولا گیا ہے اسی طرح ایسے مقام پر عطا کرنا بمعنی عطا دینا بھی بولا جاتا ہے مگر کم (اسیر) مصرع جبہ حسن ذکرتا ٹوپی سستی مین انعام کیا۔

(صنیر) صنیر اسکی تاریخ مین فی رقم کی ؛ تنج زر مہر اوج آمم سب ہین

(اعتراض) معنی مصرعۂ ثانی فی بطن قائل

(جواب ۲۹۶) معنی تو بہت صاف ہین مگر حسد آپکو سمجھنے نہ دے یا خدا نے سمجھ ہی

نہ دی ہو اوسکی بات اور ہے مہر اوج تنج زر کی صفت واقع ہوئی اور تنج

زر مہر اوج مشبہ ہے آمم مشبہ ۔

(صنیر) صنیر اسکی خبر تاریخ مین دی مجکو ہاتف نے ؛ ہمایون رتبہ کامل ملا شہم سپہر ہین

(اعتراض) ہمایون رتبہ کامل کی ترکیب بہی نئی ہے ۔

(جواب ۲۹۷) جسنے کچھ نہین دیکھا ہو اوسکے نزدیک سب کچھ نیا ہے (زلالی)

ع جہان جوی شاہ رعیت نواز ؛ دعا کرد و حضرت بے نیاز

جو ترکیب اس شعر مین پہلے مصرعہ کی ہے وہی ہمایون رتبہ کامل کی ترکیب ہے

(صنیر) نذر کی اس عید فرخندہ کی تاریخ اے منیر آج کیا حسن ہے زہرہ سے قران قمر کا

(اعتراض) قران شمس و زہرہ سعد ہے نہ احسن ۔

(جواب) یہ تو ہمین معلوم ہو کہ آپ مثل اپنے استادوں کے اس فن نجوم مین بہی بہرہ کے

کامل ہین اظہار کی کیا ضرورت تہی حضرت نساخ نے بہی ایک ایسا ہی اعتراض

لغو اپنے رسالہ انتخاب نقص مین لکہا تہا جناب میان تو سعادت و نحوست تہی

کچھہ سخت ہی نہین تشبیہ صورت و ہئیت مین ہے (مومن) لکھدے اسکے
مومن ستارہ شناس ؛ سال عقد اجتماع شمس و قمر شمش و قمر کا اجتماع
تو محض ہے آپ سکے نزدیک مومن سے بہی خطا ہوئی اسپر بہی ایک اعتراض
چاہیئے واہ کیا کیا خوش فہم آدمی دنیا مین موجود ہین
(منیر) تاریخ مہ و مہر اسمین ہے (سپہر) اکو ؛ بدرنگ برنگ ثمر خام ہوے ہین
(اعتراض) ثمر خام بدرنگ نہین ہوتا۔
(جواب ۲۹۹) پختہ سنترہ سیدہ کے مقابلہ مین ثمر خام کو بدرنگ ہی کہینگے خام کلام
شمار مین نہین۔
(منیر) تاریخ تری پیرو کے کہتا ہو منیر ؛ فیاض زمان اسیر زیبا ہے ہے
(اعتراض) اسیر کی صفت زیبا شہادت نازیبا ہے
(جواب ۳۰۰) (سعدی) بنشت با دیقی و دیبا ؛ کہ بود بر عروس نازیبا ؛ اگر آپ ہیں سکین
تو بہی شعرا کے جواب کیواسطے کافی ہے کیا امراکو زیبائش کی ضرورت نہین یا
نازیبا ہونا اس گروہ کے واسطے لازم ہے۔
(منیر) صفت ماتم کبہی ادا کہین   کہتا کے بدلے اب ہے نوحہ خوانی
(ولہ) کہین کبہی ہمی آل کشتہ کی صف ماتم ؛ کہین نکلتے تہے تابوت ہای صبر قرار

(منیر) تیری نصیب مین ہی بوریا صف ماتم ؛ مجھے خدا نے دیا بادشاہون کا دربار

(اعتراض) ان کے اشعار مین صف ماتم کا لفظ جا بجا آیا ہے اور صف بمعنی بوریا لفظ ہندی ہے اسلیئے ماتم کی طرف مضاف ہو نہین سکتا شاید اس لفظ کو انھون نے اپنے استاد مرزا دبیر سے اخذ کیا ۔

(جواب ۲۰) یہ ترکیب عام طور پر لکھنؤ کے روزمرہ مین شامل ہی اور جو لفظ و ترکیب عام کی زبان پر ہو اوسے غلط نہین کہہ سکتے ۔

(منیر) ہی حسینہ فوائد سے زمانہ مستفیض ؛ وہ مفید ہر دو ان ملک عقبی کیا ہوا

(اعتراض) اگر حسینہ فوائد کی صفت ہی تو کیا ہوا کے کیا معنی ۔

(جواب ۲۱) سید حسین نام ہی مصنف فواید حسنہ کا یہان حسینہ فوائد بمعنی فوائد حسینہ بترکیب مقلوب مستعمل ہے غالباً آپ ایسی ترکیبون سے بھی ابھی ناواقف ہین

اغلاط اشعار فارسی منشی محمد اسمعیل صاحب منیر

(منیر) بخضر دولت اعجاز مسیحا چہ دہی ؛ باش اے عمر کسے در بر بیجانی چند

(اعتراض) اس شعر کی فارسی ایسی ہے کہ اہل زبان سنکے داد دین

(جواب ۲۲) واقعی بے زبانون نے داد دی تو کیا اور نہ دے تو کیا ۔

(منیر) عاشقانہ بود آبروے شبنم بے مہر ؛ تا چند کسے چشم تری دا شتہ باشد

(اعتراض) اس شعر مین اگر جدائی معشوق کا ذکر ہوتا تو معنی شعر درست ہوتے

(جواب) ابی ہری تو بجوبی فراق پر دلالت کرتی ہی آپکو نہین معلوم ہوتا تو بجو یکہ

(شعر) سال رحلت از سن محزون چو پرسی گو بشو ٭ با دو چشم اشکبار و با سر و دل بیچ آہ حیف

(اعتراض) واسطے ویلا مصرعہ ثانی کی ترکیب آہ حیف ۔

(جواب) جان معنی اور ناقصون کی تعذیب آہ حیف جناب شیخ ناسخ صاحب کی

تاریخ وفات پر جو اپنے اعتراضات کئے ہین اونکے جواب ہین جو قدما کی تاریخین نظیر

کے طور پر لکھی ہین یا وہین ملاحظہ کیجئے تو آنکھین کھلین ۔

(شعر) گوہر تاریخ چنین گفت سپہر ٭ طالب جائے ارم گشت محمد فائق

(اعتراض) جائے ارم کیا چیز ہے فرمائیے ۔

(جواب) سعدی سے گر بہ دکان خانہ در گردی ٭ ہرگز اے خام آدمی نشوی ٭

یہان دکان خانہ کیا چیز ہے بتلائیے جسطرح یہان دکان خانہ سے وہ دکان

مراد ہے جو گھر ہی میں ہے اسیطرح جائے ارم سے وہ جگہ مقصود ہے جو محمد فائق کے

واسطے ارم مین ہے ۔

(شعر) تاریخ وفات او چنین گفت سپہر ٭ گلگشت ارم بکو نمودہ سید ٭

(اعتراض) مصرعہ ثانی بسبب لفظ بکو کے خلاف محاورہ ہو گیا ۔

(جواب) اردو ہی کی محاورہ دانی سے واضح ہو کہ آپ فارسی کے بھی محاورہ دان ضرور ہونگے نکو مین کیا برائی ہے شاید آپ اس لفظ کے معنی سے واقف نہین ورنہ ایسا نہ فرماتے بندہ پرور نکو کا مترادف اردو مین خوب ہے قاسم دیوانہ

رباعی ہر روز کہ امید بشی وسالش ؛ کردم چو نکو تفحص احوالش
ہر گیست کہ میرسد بہ تسلیم وجود ؛ عمر است کہ میرود باستقبالش

یہان بھی نکو اوسی معنی مین آیا ہے جسمین ہمنے اونکا استعمال کیا۔

(شعر) عیسی نفس حکیم محمد حسین طبیب ؛ یکتاے عصر اوست بحکمت بہا بہین
گر دید او کفیل علاج خدایگان ؛ فکر و دوا و محنت او انتہا بہین
در چند روز صحت کلی نصیب شد ؛ تا ایزدی حصول شفا بہین

(اعتراض) ان شعروں کی فصاحت و بلاغت اور حسن بندش اور خوبی ترکیب اور ربط الفاظ و معانی اور صفائی زبان کی تعریف مین زبان قاصر ہے

(جواب) آپ ایسے فصیح و بلیغ اور محاورہ دان و سخن فہم سے کینہ و حسد یہ بھی غنیمت ہے جواب ترکی بترکی۔

(شعر) جناب محمد رضا خان برق ؛ کہ بودند استاد و لخواہ دا...
بہر علم و در شعر یکتاے عصر ؛ ز رمز کمالات آگاہ واے

بہ تہذیب اخلاق و تکمیل و فنع ؛ بعز و شرف صاحب جاہ واسے

بہا در چو رستم و لا ور چو سام ؛ مقرب ترین شہنشاہ واسے

سخا او رخا ص حسین صاحب ؛ غلام جناب یداللہ واسے

(اعتراض) ان شعرون مین واسے بے ربطی الفاظ و معانی واسے کا

لفظ کسی مقام پر چسپان نہین اور اول شعر مین استاد کی صفت و لخواہ

نہایت عجیب ہے —

(جواب) کاش ایک ہی شعر مین آپنے بے ربطی الفاظ و معانی کی تصریح کی ہوتی

تو جواب دندان شکن دیا جاتا یون تو ہم بھی کہہ سکتے ہین کہ آپکی تقریر مہمل ہے

رہی استاد کی صفت و لخواہ یہ اون دولتمندان علم و فضل سے پوچھیے جنھون

نے بشوق تحصیل علم کی ہو اور صاحب فہم و فراست ہین جو کو ون دیکھے پڑھے

ہین انھون نے تو واقعی کبھی سنا بھی ہنو گا کہ استاد دلخواہ کیسا ہوتا ہے —

ردیفون کی نسبت بھی آپکا اعتراض محض بیجا ہے آپنے اگر شعرا کے کلام مین

الفاظ ندبہ کا استعمال کبھی دیکھا ہوتا تو جانتے (سودا) ای امام ہان واویلا

سید دو جہان و اویلا ؛ تجھہ بغیر از مدینہ خالی ہے ؛ ای محمد کی جان واویلا

سنہ پہ اوس طفل کے برستی تھی ؛ کیا یتیمی کی شان واویلا — دیکھا آپنے یہان

ردیفیں کسطرح پر واقع ہوئی ہین -

(شعر) سنہ گفت دو سال مسیحی و ہجری ٭ ضیاء مشتری نیک اوج بخت رسا

(اعتراض) مصرعۂ ثانی مین نیک کا لفظ نہایت بری طرح سے مستعمل ہوا ہے

شاید مشتری کے سعد اکبر ہونیکے سبب سے لفظ نیک لکھا گیا -

(جواب) کیون جناب کیا نیک کو نیک کہنا بد ہے یا اختر کی صفت نیک نازیبا ہے

(شعر) چنین گفت تاریخ نصرت سپہر ٭ خدا فتح عالی بہ نواب داد

(اعتراض) یہ فتح کی صفت عالی ہی خاص ایجاد مصنف ہے -

(جواب) فتح بلند اور فتح بزرگ بلفظہ سیکڑون جگہہ اساتذہ کے

کلام مین واقع ہے اگر مصنف نے فتح عالی کہا تو کیا برا کیا عالی ایسا

لفظ ہے کہ اسکے استعمال کے مقامات محدود نہین جام اور دسترخوان تک

کی صفت مین تو اساتذہ نے اسکا استعمال کیا ہے - (نعمت خان عالی)

فرنگی صفت جام عالی بدہ ٭ اگر سیدی بنگالی بدہ (سلمان) چون فلک گستردہ عالی سفرہ

در شرق و غرب ٭ کاش جان را بر سر آن سفرہ رحمت صلاست پھر یہ

فارسی ہے اگر اسمین انکو کہین لغزش ہو تو کیا تعجب ہے -

(شعر) چون شاہ محمد حسن عارف و کامل ٭ درویش نکو مطلع انوار کرامات

(اعتراض) درویش کی صفت نکو سطلع مصنف کی کرامات سے ہے

(جواب ۱۳۱) چو بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطاست ؛ سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجاست

مصنف نے صفت اول درویش صرف نکو لکھی ہے اور سطلع انوار کرامات اوسکی دوسری صفت ہے اور آپ اوسکی صفت نکو سطلع سمجھے بیٹھے ہین سبحان اللہ

باین نافہمی کلام بلغا پر جرات اعتراض۔

(ضمیمہ) تاریخ رقم کرد منیر از کرم حق ؛ نادر گل پاکیزہ گلزار کرامات

(اعتراض) مصرعہ ثانی کی فارسی بسبب لفظ نادر و پاکیزہ کے خرق عادات سے کم نہین۔

(جواب ۱۳۲) ہان فارسی نافہمون کے واسطے خارق تو ہے مگر یہان آپنے عبث غل مچایا یہ فارسی تو خارق نہین ایسے نادر اور پاکیزہ لفظون کو فصحا سے بجز آپ کے کوئی انکار نہ کریگا۔

(ضمیمہ) منیر این مصرعہ تاریخ بثبوت   بناے صاف بیت اللہ ثانی ؛

(اعتراض) بناے صاف کی بھی کیا پاکیزہ ترکیب ہے

(جواب ۱۳۳) (عرفی) زہے صفاے عمارت کہ در تماشایش ؛ پدید بود نگردد نگاہ از دیوار ؛ اگر بنا کی صفت صاف درست ہے تو بہتر ترکیب ہین

کیا نقص باقی رہا۔

(متن) صاحب علم و عمل پاکیزہ دین ۞ شاعر ذی جرات و عالی مقام

یہ شعر ایک شہید کی تاریخ میں ہے۔

(اعتراض) شاعر کی صفت ذی جرات نئی ترکیب ہے

(جواب ۱۴۳) اگر شاعر کی صفت ذی جرات غلط ہے تو جبین اور بزدلی آپ کی صفت ہوگی بندہ پرور آپسے شاعر بنگالہ کو مبارک ادہر نامرد و بزدل شاعر نہین ہوتے مصنف نے جس شخص کی یہ تاریخ لکہی ہے اوسکی جرات اوسکی شہادت سے ظاہر ہے تھا اور ایسے مقام پر جرات کا ذکر ضرور تھا آپ اپنے اعتراض کو تو ملاحظہ کیجئے یہان ترکیب کے کیا معنی ہین۔

(متن) اسیر باذل و دریا دل و محیط کمال ۞ طبیب و شاعر و یوسف جمال و خوش جناب

(اعتراض) اس شعر کے الفاظ و بندش کو دیکہکر کسی لکہنوی شاعر کا شعر یاد آیا ہے لعل و کوہ و اختر و قند و شکر لطف و کرم ۞ جوڑ اسکا سیل سمجہے وہ سخنور کب ہوا

(جواب ۱۴۴) واہ کیا اچہے مقام پر آپ کو یہ شعر یاد آیا ہے ؎ لاف دانش گر زند بیچ ستہ نادان و دونست ۞ خفتہ دائم خویش را بیدار می بیند بخواب جو اوصاف شعر میں منیر نے نظم کیے ہین کیا وہ ایک شخص مین جمع نہین ہو سکتے

کیا انہین ایسے وصف بھی ہین جو ایکدوسرے کے ضد ہون غرض آپکو عمر بھر
مین ایک شعر یاد آیا اوس سے بھی یہ ثابت ہو کہ بیتکی بولنا آپ لوگون کا
حصہ ہے -

(سنیم) سال میلاد چنین گفت مبشر : مہر برج شرف و صد اقبال

(اعتراض) ثانی مصرع کس زبان مین ہے اور صد اقبال کے کیا معنی -

(جواب) مصرعہ ثانی اوس زبان مین ہے جسکے سمجھنے کے واسطے لیاقت چاہیئے
اور لفظ صد واسطے ترقی اور مبالغہ کے آتا ہے

(غالب) صد رہ دران حرم بلباس کنیزگان : نوشابہ را بہ وردی زیور گرفتہ اند

(حدیقہ سنجی) باستقبال و فیروزی و فتح : بصد اقبال دائم چشم در راہ

(سنیم) شکست خار الم در دل صغیر و کبیر : گل از ریاض بہشت آہ چیدہ حضرت

" رفت از باغ جہان جانب گلزار جنان : سرو بستان ہدا آہ جناب فرخ

" بہوائی چمن خلد پروبال کشاد : ز جہان ہیچ ہا آہ جناب فرخ

" آہ فرزند علیخان ملائک اوصاف : جامہ بگذاشت پئے حلہ جنت ہو یافت

(اعتراض) یہ شعر جن لوگون کے مرنیکی تاریخون مین داخل ہے اونکی نسبت
گل از ریاض بہشت چیدہ اور جانب گلزار جنان رفت اور بہوای خلد

سر و بال کشادہ اور بے حد حبت جامہ بگذشت کہا گیا ہے سا تھو اوسکے
آہ اور رہے سہے کا استعمال خلاف شرع و بلاغت کیا گیا ہے ان لفظون کو
اساتذہ فارس نے ایسے محل مین استعمال نہین کیا -

(جواب ۱۲) شیخ ناسخ صاحب کے کلام پر جو اسی قسم کا اعتراض ہی اوسکا جواب
دیکھئے وہان نظائر بہی موجود ہین -

(شعر) مصرع تاریخ در وفاتش گفت ÷ اسیر وحاجی و زائر و زیر کیفتور پاک
" تاریخ در فضائل او گفتم ای سخنور ÷ حامی خاص نائب پاک امام عصر
" گل یاسمن مراد جناب پاک دبیر ÷ کہ قفل باب سخن را زبان او کلید
" کلیم طور معانی ست والد پاک ÷ است این شرف نام و عزت جاوید
" بادہ مانند سلیمان حشمت سلطان پاک ÷ سکہ اش ہمپایہ با نقش جبین مہر و ماہ

(اعتراض) ان شعرون مین لفظ پاک نہایت بے محل مستعمل ہوا ہے ایسے
موقع مین استعمال اس لفظ کا کلام اساتذہ فارسی مین دیکھا نہین -

(جواب ۱۹) کلام اساتذہ فارسی مین آپنے ابہی دیکھا ہی کیا ہے جو آپ بار بار
اسکے دیکھنے کا ذکر کرتے ہین ایسے اعتراض سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ
اس زبان سے محض ناواقف ہین -

(سعدی) تولای مردان آن پاک بوم ❊ برانگیختم خاطر از شام و روم

(ابن یمین) بحق تولای داور آب و خاک ❊ بدان چاردہ نام معصوم پاک

(سعدی) خدا جوی و خوشخوی و صاحب ہنر ❊ پدر بر پدر پاک و والا گہر

(صحیفۂ شاہی) ای حریم حرم پاک تو فردوس برین ❊ گردی از خاک درت تاج سر حور العین

(خسرو) از ازدواج وفا کبوتر پاک ❊ ہم کاوس من ز برج افلاک

کیون جناب پاک بوم اور معصوم پاک اور پدر بر پدر پاک اور حریم پاک اور کبوتر پاک
آپنے ملاحظہ فرمایا جب ان مقامات پر لفظ پاک درست ہے تو کشور پاک اور نام
پاک امام اور جناب پاک اور والد پاک مین لفظ پاک کیا بے موقع ہوا اور جب کبوتر
کی صفت لفظ پاک صحیح ہے تو سلطان کی صفت مین آپکو کیا عذر ہو سکتا ہے

(سنیئے) صاحب ایمان کامل افسر ارباب ضبع ❊ پاکدل محتاط پابند شریعت ای ماہ بہ

(اعتراض) ارباب وضع کی سند چاہیے

(جواب ۳۳) وضع کے معنی لغت مین درست کرنا اور ترتیب اور رکھنا ہین اور
اصطلاح مین طرز و روش یہان بھی یہ لفظ معنی اصطلاحی مین مستعمل ہے بہار عجم
دیکھیے اور دو ایک شعر ذیل مین عرض کرتا ہون۔

(کلیم) وضع زمانہ قابل دیدن دوبارہ نیست ❊ رو پس نکرد ہر کہ ازین خاکدان گذشت

(روحی) السبکہ وضع اہل دنیا سہر بسر باد نیست ؛ عین بینائی ازین مردم نظر پوشیدن ست

(شعر مشہور) مرا ز وضع جہان بس ہمین پسندیدہ ؛ کہ خوب و زشت و بد و نیک درگذر باشد

جاہل یہان یہ سوال کرسکتا ہی کہ وضع بمعنی روش ہی اور ہر شخص ایک روش رکھتا ہے

ارباب وضع کو خصوصیت کس بات مین ہے اوسکا جواب یہ کہ جسطرح ارباب محفل سے

مراد صاحبان عقل سلیم ہین اوسیطرح ارباب وضع سے مراد صاحبان روش نیک ہین

(منیر) سال قتل این اسیر نوجوان گفتم منیر ؛ اے اہل دل جوان محمد علیخان شہید

(اعتراض) مصرعۂ ثانی کی ترکیب محض بیہودہ ہے یہ کہان کی فارسی ہے

(جواب) ترکیب مین کوئی نقص اگر تو تصریح کی ہوتی اعتراض کرنیکو

سلیقہ چاہیئے۔

(منیر) سال ہندی موزون نمودم این تاریخ ؛ لیے کتاب سنی رام دل پذیر آمد

(اعتراض) لیے ایسا خلاف محاورہ نظم ہوا ہے کہ زبان فارسی سے نکل گیا۔

(جواب) جس زبان کا آپ ذکر کرتے وہ شاید بنگالہ کی زبان فارسی ہو گی

مصنف نے ایرانی زبان مین یہ شعر کہا ہی اور اس زبان مین لیے اسطرح آتا ہی

(حافظ) چو خواہد شدن عالم از ما تہی ؛ گدائی لیے بہ ز تاج شہی ؛؛

(سعدی) در اقصای عالم بگشتم لیے ؛ بسر بردم ایام با ہر کسے

(شعر) سال مرگش بقلم داد شہر الم آگین ؛ مردہ از رنج اسیری سن آن دلبر علیا

(اعتراض) دلبر کی صفت علیا کیسی اس علیا نے فصاحت و بلاغت کی قبا ہا تمام کر دی

(جواب ۲۲۲) کیوں علیا عورت با عصمت کی صفت نہیں کیا برا لفظ ہے اگر آپکو اس لفظ کی

فصاحت میں شک ہو تو یہ شعر سلمان ساوجی کا ملاحظہ کیجیے ؎ خاقان زمان

شیخ اویس آنکہ ز تعظیم + شاہان جہان راست درش کعبہ علیا۔ یہ خوب آپنے

ارشاد فرمایا مذکر کی صفت تو اعلی فصیح اور مونث کی صفت علیا فصیح نہیں واہ

(شعر) بزیر خاک سپردند مہر تابان را ؛ جہان ز بین بنی شد ز دیدہ بے نور

(اعتراض) مصرعہ ثانی مہمل ہے ۔

(جواب ۲۲۳) مہمل نہیں مگر کسی مہمل نے غلط لکھا ہے (مصرعہ) یوں پڑھیئے۔ جہان

دین بنی شد چو دیدہ بے نور +

(شعر) سال تعمیر شش اے شہر بگو ؛ منزل حق مثال بیت اللہ

(اعتراض) مصرعہ دوم میں صفت مسجد منزل حق قابل دید ہے

(جواب ۲۲۴) اگر خانہ خدا کو منزل حق کہا تو کیا برا ہے

(شعر) حور جنت دو دیدہ قربان شد ؛ رحمت حق در جنان بکشود

(اعتراض) دو دیدہ قربان شد کی فصاحت ایسی ہے کہ جو اہل عقل سنیگا وہ قربان

ہو جائیگا —

(جواب ۲۲۶) آپکی سخن فہمی لائق تعریف ہی اسواسطے کہ آپنے فصاحت کو قربانیون مین خود کو نہین شامل کیا اور اس شعر کی فصاحت و بلاغت کا فیصلہ اہل عقل پر موقوف رکھا بہتر اس صورت مین بہی ہمین امید ہی کہ اعتراض لغو سمجہا جائیگا —

(شعر) خاک از پای نازنینش نسیم ؛ رفت و از عنبر و عبیر آلود —

(اعتراض) یہ شعر جناب شاہ عبد الرشید قدس سرہ کے انتقال کی تاریخ کے قطعہ کا ہی لیس مصرعہ اول مین پاے نازنین سے حضرت کا پانون مراد ہی حالانکہ ایسے محل مین ایسے حضرت کے پا ۔۔۔ ت لفظ نازنین کا استعمال کسی استاد نے کیا نہین اس شعر سے اور بعض اسمین حرفون سے معلوم ہوتا ہی کہ مصنف آداب تحریر سے کچہہ واقف نہین ہین اور مطابق محاورہ کے از عنبر آلود کی جگہ بہ عنبر آلود ہونا چاہیے

(جواب ۲۲۷) نازنین کچہہ طایفہ محبوبان اور نسوان ہی کیواسطے خاص نہین عام ہے

(سودا) یون پڑا ہی خاک پہ تیغ ستم سے بیشمار ۔ اوس تن نازک پہ کہا کر وا است کر لہو

یہ شعر سودا کے مرثیہ کا ہی جو انہون نے امام حسین علیہ السلام کے حال مین نظم کیا جب امام علیہ السلام کے جسم مبارک کی صفت مین نازک کا استعمال اساتذہ نے کیا ہی تو اولیا کے واسطے نازک و نازنین کا استعمال کیون نہ کیا جای اور دوسری جگہ

آپ غلطی پر ہین از عنبر آلودن یا بہ عنبر آلودن دونون صحیح ہین۔

(حافظ) گفتم ای جان جہان دفتر گل عیبی نیست ؛ کہ شود وقت بہار از می ناب آلودہ

دل سعدی۔ تا نگردد ز تو این دیر خراب آلودہ ؛ حافظ کے شعر اور مصرعہ سے بخوبی

ثابت ہے ہوا از خلاف محاورہ نہین۔

(سیف) بیان و معانی و الفاظ و مضمون ؛ ہمہ بندۂ طبع اعجاز ناکش ؛

(اعتراض) لفظ اعجاز ناک نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا ہے سند چاہیے

(جواب) جناب من کیا یہ ترکیب صحیح نہین ہے آرزو ناک۔ انبازناک۔ دغدغہ ناک

ذوق ناک۔ ریشہ ناک۔ زخم ناک۔ زہر ناک۔ رنگ ناک۔ روزناک۔ سرناک

گل ناک ذرا ان لفظون کو سہارا سمجھ مین ملاحظہ فرمایئے اب استعمال پہ کیا ضروری ہے

کہ جس لفظ کا استعمال بسبیل شذ و ذ واقع ہو یا نہو اور از روی قاعدہ ترکیب

صحیح ہو وہ غلط سمجھی جاوے اب اگر مصنف نے اعجاز ناک کہا تو کیا قباحت ہے

(سیف) سوگ نشین نظم کردتا بخشش ؛ ابند قلم سفید۔ ایمہ سخن آ ہ

(اعتراض) لفظ سوگ نشین زبان فارسی مین نہین آیا ہے اور معنیداً اثمہ

سم عنا فی مین خلاف محاورہ ہے۔

(جواب ۳۶۹) واقعی سوگ نشین کی سند نہین لیکن یہ ترکیب ہندوستان مین

تو کہیں مستعمل ہے مگر اسکے سو عید نہین اور سعید السخن بہت صحیح ترکیب ہے

سعید خلق اور سعید عام خلاف محاورہ نہین تو یہ کیون خلاف محاورہ ہے

(شعر) مصرع ہست خشش تعلیم داد منیر ؛ طرفہ تاریخ مہاراجہ نایاب جہان

(اعتراض) مصرعہ اول ترکیباً اور معناً غلط اور مصرعہ ثانی کی ترکیب نہایت پوچ ہے

(جواب) اگر مصرعہ اول مین آپکے نزدیک کوئی غلطی تھی تو تصریح تاریخ کی ہوتی

اکہ جواب دیا جاتا مصرعہ ثانی کی ترکیب مین بھی کوئی نقص نہین پوچ گوئی

تو آپ کی عادت ہے اسکا کیا اعتبار —

(شعر) الحق و خلاق مضمون ... آسمان ہرگز نخواہد دید در

دوران نظیر

(اعتراض) اس شعر کی فارسی خدا جانے کس ملک کی ہے اور لفظ جون او اور نظیر

دونون کو الگ کرنیکی ضرورت کیا تھی —

(جواب) جہان انشا کی جگہ الگ لکھا جاتا ہے وہان اگر یہ فارسی نہ بولی جاتی

یا اس سے کوئی واقف نہو تو عجب نہین یہان نظیر مجازاً مثال کے معنی مین مستعمل

ہے مطلب یہ کہ آسمان الیا مثل اوسکا نہ دیکھیگا جو دوران مین نظیر ہو

(شعر) دلنواز اوج ہست سرور اقلیم دین ؛ اک ملک تعلی زینت تاج و کلاہ

عالم و دیان و شیخ عاشق نام علی ❊ جا و دان مست سلیمان سکندر بارگاہ

(اعتراض) یہ دونون شعر ترکیباً اور معناً غلط اور مہمل ہین ۔

(جواب ۳۳) آپنی غلطی کی تصریح کیون نہ کی کہ جواب دیا جاتا ایسی صورت مین ہم کہہ سکتے ہین کہ ہمارے نزدیک دونون شعر صحیح ہین آپکا اعتراض غلط جب جواب دینا تہا تو تصریح اغلاط بہی ضرور چاہیے تہی ۔

(سنیہ) سنہ سال و سہ و روز و وقت تاریخش ❊ بیگاہ سلخ و سہ شنبہ سہ غرا لہ وہ

(اعتراض) اس شعر کے کیا معنی ہین اور یہ شعر کس زبان کا ہے ۔

(جواب ۳۴) زبان تو وہی ہے جو آپ جانتے ہین معنی مجہسے سنیے معنی یہ کہ متوفی کا سال وفات اعداد حروف مصرعہ ثانی اور ماہ وفات ماہ غرا اور یوم وفات سہ شنبہ اور وقت وفات بیگاہ اور تاریخ وفات سلخ محرم ہے فافہم

(سنیہ) سنہ تا چہ سان در فارسی حرفی تواند زد ❊ سہ سندی ہم کلامش بادہ و بیہودہ را ماند

رر در فارسی چہ بیہودہ سرائی کنی سنہ ❊ کین مہر زسا غر تو ملک رفتہ و چہ لد

(اعتراض) راقم الحروف نے مصنف صاحب کی تہوڑی سے شعرونکی نسبت جو کچہ لکہا ہے غالباً سخن فہم اور سخن سنج میرے قول کو صحیح سمجہینگے کہ مصنف صاحب کے شعر بہی میرے قول کی تائید کرتے ہین ۔

جواب ۱۴۴ جناب اگر کسی مرد سخن فہم و سخن سنج نے آپکے رسالہ مین خصوصاً اس مقام کو دیکھا ہوگا
تو ضرور سمجھے گا کہ اس انکسار کے مقابلہ پر آپکے اعتراضات بیجا ہے اوسنے آپکی ظرف عالی کا اندازہ ضرور
کر لیا ہوگا آپکی التجا اور التماس کی کچھ حاجت نہین آپ کسی عالی ظرف اور با خود سے ہرگز یہ
امید نرکھین کہ وہ آپکے اقوال لغو کے تائید کریگا جو شخص اسقدر انکسار ظاہر کرے اوسکے کلام پر
اعتراض کرنا آپ ہی سے عالی ظرف کا کام تھا — این کار از تو آید و مردان چنین کنند
اور واضح رہے کہ آپکی اس تحریر نیاز مند نے رسالہ کو اس مقام پر اس نظر سے ختم کیا کہ جن حضرات
کے کلام کی نسبت جوابات دینے کو باقی رہگئے ہین وہ جناب منشی امیر احمد صاحب امیر بفضل خدا
زندہ و سلامت ہین لہذا اونکے کلام کی نسبت وہ آپکو خود جواب دینگے اونکی موجودگی مین
اونکی جانب سے جوابات لکھنا نسبت کے مین مناسب نہین سمجھا ورنہ وہ بھی
لکھدیئے جاتے میرے نزدیک آپنے تو اونسے بالکل ہی عداوت ظاہر کی اور آپکے بعض کلمات
سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ اونسے خصوصاً بغض و عداوت و حسد رکھتے ہین اور شاید وہ آپکو
جواب نہ دین تو آپ یہ سمجھیے گا کہ اونہون نے آپکو جواب دینے کے لائق نہین سمجھا نہ یہ کہ
جواب دینا مشکل تھا مین انصافاً کہتا ہون کہ اونکے کلام پر جو اعتراضات آپنے کیئے ہین وہ اسقدر
پوچ و لغو ہین کہ ایک مبتدی بھی اونکی نسبت آپکو جواب نہین دے سکتا ہی اور جاہل سے
جاہل کو بھی آپکے اعتراضات کے مہملیت مین شبہ اور تردد نہوگا ٭
فقط